اشاعت کا ۴۷ واں سال

روزنامہ آفاق سرینگر

Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

Visit us at: www.dailyafaaq.com

3 ہندوستانی زبانیں اظہار کا وسیلہ اور حکومت ان زبانوں کے تحفظ کے لیے پر عزم

7 سڈنی ٹیسٹ: ہیڈ اور اسمتھ کی سنچریوں سے آسٹریلیا کی پوزیشن مضبوط

8 میں بے گناہ اور شریف انسان ہوں

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq

07 جنوری 2026ء بمطابق 17 رجب 1447ھ بدھ وار، جلد نمبر 47، شمارہ نمبر 06، صفحات 8، قیمت 3 روپے

ESTABLISHED IN 1985

RNI NO: 43732/85 Wednesday 07 January 2026

وزیر اعظم کا دورہ لداخ سال رواں کے ماہ اپریل میں متوقع

لیہہ ہوائی اڈے پر نئی ٹرمینل عمارت کا افتتاح کریں گے

کئی دیگر اہم منصوبوں کو بھی ہری جھنڈی ملنے کا امکان

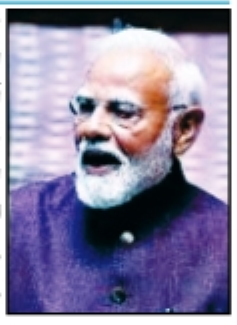

سرینگر /٦ جنوری / ایس این این / وزیر اعظم نریندر مودی سال رواں کے ماہ اپریل میں ممکنہ طور پر لداخ کا دورہ کرنے والے ہیں جس دوران وہ لیہہ ہوائی اڈے پر نئی ٹرمینل عمارت کا افتتاح کریں گے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی کے اپریل میں لیہہ ہوائی اڈے پر نئی ٹرمینل عمارت کا افتتاح کرنے کے لیے لیہہ کا دورہ کرنے کی توقع ہے، اس کے ساتھ ساتھ لداخ کے مرکزی علاقے میں بڑے اسٹریٹجک اور شہری بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی ایک سیریز ہے۔ نیا ٹرمینل، جس کا سنگ بنیاد وزیر اعظم نے فروری 2019 میں رکھا تھا، اپریل تک مکمل ہونے کے راستے پر ہے اور اونچائی والے علاقے سے ہوائی رابطے کو نمایاں طور پر بڑھانے کے لیے تیار ہے۔ تعمیراتی کام آسانی سے جاری ہے جبکہ ہوائی اڈے بغیر کسی رکاوٹ کے باقاعدہ کمرشل فلائٹ آپریشنز کو ہینڈل کر رہا ہے۔ اس عمارت کو پائیدار ہوا بازی کے بنیادی ڈھانچے کے لیے ایک معیار کے طور پر بھی رکھا جا رہا ہے، جس میں ہائبرڈ جیوتھرمل اور شمسی توانائی کے نظام پر کام کرنے کا منصوبہ (بقیہ ۶ پر)

وادی ہنوز ٹھٹھرتی سردیوں کی لپیٹ میں، گلمرگ سرد ترین مقام

سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 4.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ

آئندہ برف باری کی بجائے سردیوں میں مزید اضافے کا امکان

سری نگر/٦ جنوری (ایجنسیز) وادی کشمیر میں شبانہ درجہ حرارت نقطہ انجماد سے نیچے ریکارڈ ہونے کے نتیجے میں ٹھٹھرتی سردیوں کا زور تیز تر ہوا ہے جس نے لوگوں کو شدید مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ کشمیر ویدر کے مطابق وادی میں سیاحتی مقام گلمرگ سرد ترین مقام رہا ہے جہاں شبانہ درجہ حرارت منفی 8.6 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جبکہ دوسرے درجے پر ایک اور سیاحتی مقام پہلگام رہا جہاں کم سے کم درجہ حرارت منفی 6.8 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ گرمائی دارالحکومت سری نگر میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 4.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جہاں 28 نومبر کو شبانہ درجہ حرارت منفی 4.5 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہو کر رواں سیزن کی سرد ترین رات ریکارڈ ہوئی تھی۔ جنوبی کشمیر کے ضلع شوپیاں میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 6.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جبکہ اننت ناگ، پلوامہ اور کولگام اضلاع میں شبانہ درجہ حرارت بالترتیب منفی 5.6 ڈگری سینٹی گریڈ، منفی 5.4 ڈگری سینٹی گریڈ اور منفی 0.2 (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلیٰ نے پی ڈبلیو (آر اینڈ بی) ڈیپارٹمنٹ کے پروجیکٹس کا جائزہ لیا

119 کروڑ روپے کے پروجیکٹس کی بنیاد رکھی، 33 کروڑ روپے کے پروجیکٹس کا افتتاح کیا

کئی پروجیکٹس میں ٹائم لائنز سے چوک جانے پر ناراضگی کا اظہار، بروقت تکمیل اور معیاری عملدرآمد پر زور دیا

جموں/٦ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) وزیر اعلیٰ مسٹر عمر عبداللہ نے آج یہاں گاندھی نگر میں پی ڈبلیو ڈی کانفرنس ہال میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں پبلک ورکس (روڈز اینڈ بلڈنگز) ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے چلائے جا رہے پروجیکٹس کا جامع جائزہ لیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے ورچول موڈ کے ذریعے آر اینڈ بی پروجیکٹس کی 119 کروڑ روپے مالیت کی بنیاد رکھی اور 33 کروڑ روپے مالیت کے آر اینڈ بی پروجیکٹس کا ای افتتاح بھی کیا۔ اجلاس میں نائب وزیر اعلیٰ مسٹر سریندر کمار چودھری، وزیر اعلیٰ کے مشیر مسٹر ناصر اسلم وانی، چیف سیکرٹری مسٹر اٹل ڈولو، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری مسٹر دھیرج گپتا، ایڈیشنل چیف سیکرٹری پی

ڈبلیو ڈی (آر اینڈ بی) انیل کمار سنگھ، کمشنر سیکرٹری فارسٹ، ایکالوجی اینڈ انوائیرنمنٹ، چیف انجینئر پی ڈبلیو ڈی، سینئر انجینئرز، ایگزیکٹو انجینئرز اور بیکن، سمپرک، این ایچ اے آئی اور این ایچ آئی ڈی سی ایل کے نمائندوں سمیت متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ تمام ڈپٹی کمشنرز اور فیلڈ افسران نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران وزیر اعلیٰ نے مختلف ایجنسیوں بشمول بیکن، سمپرک، این ایچ اے آئی، این ایچ آئی ڈی سی ایل اور پی ڈبلیو ڈی (آر اینڈ بی) کی طرف سے جموں و کشمیر بھر میں چلائے جا رہے بڑے روڈ اور پل پروجیکٹس کا جائزہ لیا۔ روڈ کنیکٹیویٹی کی تیز رفتار بحالی، مستقل بحالی کے کاموں اور خاص طور پر کمزور (بقیہ ۶ پر)

ادھمپور میں پٹواری رنگے ہاتھوں گرفتار

اے سی بی کی بڑی کارروائی

جموں/٦ جنوری (ایجنسیز) جموں و کشمیر اینٹی کرپشن بیورو نے ادھمپور ضلع میں ایک اہم کارروائی انجام دیتے ہوئے پٹوار حلقہ لدھا کے پٹواری پردھان سنگھ کو رشوت لیتے ہوئے گرفتار کر لیا۔ بیورو نے اس معاملے میں متعلقہ گرداور کے خلاف بھی مقدمہ درج کیا ہے۔ ترجمان کے مطابق شکایت گزار نے اے سی بی کو بتایا کہ پٹواری نے وراثتی انتقال اور اس کی نقل فراہم کرنے کے بدلے دس ہزار روپے رشوت کا تقاضا کیا تھا۔ شکایت ملنے کے بعد بیورو نے خفیہ جانچ کی، جس میں رشوت طلب کرنے کی بات درست ثابت ہوئی۔ اس کے بعد اے سی بی پولیس اسٹیشن ادھمپور میں ایف آئی آر نمبر 01/2026 زیر دفعات 07 انسداد بدعنوانی ایکٹ 1988 اور سیکشن 2) 61) بی این ایس 2023 درج کی گئی۔ تفتیش آگے بڑھاتے ہوئے ڈپٹی ایس پی کی سربراہی میں ایک ٹیم تشکیل دی گئی، جس (بقیہ ۶ پر)

شمالی کشمیر میں تلاشی کے دوران اسلحہ و گولہ بارود کا ذخیرہ برآمد

سرینگر/٦ جنوری/ (آفاق نیوز) سیکورٹی فورسز نے منگل کے روز شمالی کشمیر کے کپواڑہ ضلع میں پولیس اسٹیشن سوگام کے تحت آنے والے پوتہ شاہی علاقے میں مشترکہ محاصرے اور تلاشی کی کارروائی کے دوران اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد کا ایک ذخیرہ برآمد کیا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ یہ آپریشن مشترکہ طور پر 47 راشٹریہ رائفلز، 31 بٹالین بی ایس ایف اور 08 سیکٹر راشٹریہ رائفلز کے دستوں نے مخصوص معلومات کی بنیاد پر شروع کیا تھا۔ سرچ آپریشن کے دوران سیکورٹی اہلکاروں نے بھاری مقدار میں اسلحہ اور دھماکہ خیز مواد برآمد کیا جس میں 7.62 ایم ایم گولہ بارود کے 34 راؤنڈز، 9 ایم ایم ایمونیشن کے 18 راؤنڈز، ایک پستول میگزین، ایک پاکستانی ساختہ دستی بم، چار چینی دستی بم اور ایک ایمونیشن پاؤچ شامل ہے۔ حکام نے بتایا کہ برآمدگی علاقے (بقیہ ۶ پر)

چیف سیکرٹری نے سکلنگ ایکو سسٹم کو تبدیل کرنے کے منصوبے کو حتمی شکل دی

پانچ سالہ منصوبہ میں تقریباً 14 لاکھ افراد کو با اختیار بنانے کا ہدف رکھتا ہے

جموں/٦ جنوری/ جموں و کشمیر کی آبادی کو ابھرتے ہوئے روزگار کے مواقع اور مستقبل کیلئے تیار کرنے کے مقصد سے ایک بڑے اقدام کے طور پر سکل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے آج چیف سیکرٹری مسٹر اٹل ڈولو کو یونین ٹیر (بقیہ ۶ پر)

وزارت دیہی ترقی نے ایم جی نریگا کے تحت جموں و کشمیر کیلئے

4.45 کروڑ افرادی دنوں کے نظر ثانی شدہ لیبر بجٹ کو منظوری

جموں/٦ جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) دیہی ترقی کی وزارت حکومت ہند نے، مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی اسکیم ایم جی نریگا کے تحت جموں اور کشمیر کے لیے مالی سال 26-2025 کی خاطر 4.45 کروڑ افرادی دنوں کے ایک نظر ثانی شدہ لیبر بجٹ کو منظوری دی ہے، جو وکست بھارت روزگار کے لیے گارنٹی کے ساتھ منسلک ہے۔ یہ منظوری جموں و کشمیر کے دیہی ترقی کے محکمے کی طرف سے پیش کی گئی تجویز کے بعد لیبر بجٹ میں اوپر کی طرف نظر ثانی کرنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ اجرت کے روزگار کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کیا جا سکے، خاص طور پر سیلاب سے متاثرہ، دور دراز اور کمزور دیہی علاقوں میں، اور پورے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں ذریعہ معاش کی حفاظت کو مضبوط بنایا جا سکے۔ اس سلسلے میں، دیہی ترقی کی وزارت نے مجاز کمیٹی کی ایک میٹنگ بلائی، جس کی صدارت سکریٹری، دیہی ترقی، ایم او آر ڈی، شیلیش کمار سنگھ نے کی، ورچول موڈ کے ذریعے۔ میٹنگ میں روہنی آر بھجی بھا کرے، جوائنٹ سکریٹری، مہاتما گاندھی این آر ای جی ایس سکریٹری دیہی ترقی اور پنچایتی راج محمد اعزاز اسد، اور ایڈیشنل سکریٹری، پی آر آر ڈی وسیم راجہ نے شرکت کی۔ کمیٹی نے روزگار کی بڑھتی ہوئی مانگ، سیلاب کے بعد بحالی (بقیہ ۶ پر)

نیا سال جموں و کشمیر کے لئے ریاستی درجہ بحالی کا سال ثابت ہوگا: عمر عبداللہ

حکومت مختلف سطحوں پر اس مقصد کے لئے کوشش کر رہی ہے

جموں/٦ جنوری (یو این آئی) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے منگل کو امید ظاہر کی کہ نیا سال ریاستی درجہ کی بحالی کا سال ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی درجہ کی بحالی جموں و کشمیر کے عوام کا جمہوری حق ہے اور حکومت اس سمت میں سنجیدہ کوششیں کر رہی ہے۔ جموں میں شام دیر گئے نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران عمر عبداللہ نے کہا کہ ریاستی درجہ کی بحالی محض سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ یہ عوام کی شناخت، وقار اور حق خود اختیاری سے جڑا ہوا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مختلف سطحوں پر اس مقصد کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ یومیہ اجرت پر کام کرنے والے ملازمین کے مطالبات پر بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت ان کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہے اور مستقل حل نکالنے کے لئے ٹھوس اقدامات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف انتظامی مسئلہ نہیں بلکہ ہزاروں خاندانوں کی روزی روٹی سے وابستہ معاملہ ہے۔ عمر (بقیہ ۶ پر)

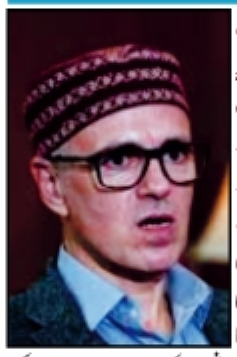

دلنہ بارہمولہ اور ٹنگمرگ علاقے میں سراسیمگی

2 نوجوانوں کی پُراسرار حالات میں موت واقعہ

نعشوں کا پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد معاملہ درج: حکام

بارہمولہ/٦ جنوری/ جے کے این ایس/ شمالی کشمیر کے دلنہ بارہمولہ اور ٹنگمرگ علاقے میں دو مختلف واقعات میں 2 نوجوانوں کو مردہ پایا گیا۔ پولیس نے دونوں کی نعشوں کا پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد معاملہ درج کر کے مزید تحقیقات اور چھان بین شروع کر دی ہے۔ جے کے این ایس کو ملی تفصیلات کے مطابق بارہمولہ ضلع کے دلنہ علاقے میں منگل کی صبح ایک نوجوان کو پُراسرار حالات میں مردہ پایا گیا۔ ذرائع نے بتایا کہ دلنہ بارہمولہ کے راتھر پورہ علاقے میں مسجد کے قریب منگل کی صبح ایک شخص پراسرار حالات میں مردہ پایا گیا۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ متوفی کی شناخت راتھر پورہ دلنہ کے رہنے والے 26 سالہ رئیس احمد میر کے طور پر کی گئی ہے اور اسے مسجد راتھر پورہ دلنہ کے قریب مردہ پایا گیا تھا۔ لاش کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور اسے طبی اور قانونی کارروائی کے لیے تحویل میں لے لیا۔ پولیس نے نعش کا پوسٹ مارٹم کرایا اور ضروری طبی وقانونی لوازمات کے بعد نعش لواحقین کے سپرد کی گئی جبکہ ایک کیس درج کر لیا گیا ہے اور موت (بقیہ ۶ پر)

جموں خطے کو الگ ریاست بنانے کے مطالبے کی کوئی بنیاد نہیں ہے

لداخ دوبارہ متحد جموں و کشمیر کا حصہ بنے گا: جاوید رانا

سری نگر/٦ جنوری (یو این آئی) جموں و کشمیر کابینہ کے سینئر وزیر جاوید رانا نے کہا ہے کہ وہ دن دور نہیں جب لداخ دوبارہ متحد جموں و کشمیر کا حصہ بنے گا، کیونکہ مرکزی حکومت کے پاس اس کے سوا کوئی اور متبادل نہیں ہے۔ وزیر موصوف قبائلی برادریوں کے ساتھ ایک پروگرام کے دوران میڈیا کے سوالات کا جواب دے رہے تھے۔ جاوید رانا، جو جل شکتی، جنگلات، ایکولوجی، ماحولیات اور قبائلی امور کے محکموں کے سربراہ ہیں، نے کہا کہ جموں خطے کو الگ ریاست بنانے کے مطالبے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ دن قریب ہے جب لداخ دوبارہ جموں و کشمیر کے ساتھ متحد ہوگا۔ حکومت ہند کے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے۔ انہوں نے ماضی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک وقت تھا جب جموں و کشمیر ایک مکمل ریاست ہوا کرتا تھا۔ 'آپ نے اس ریاست کا ایک حصہ پاکستان کو دے دیا گلگت بلتستان بھی چلا گیا۔ پھر آپ (بقیہ ۶ پر)

ٹرانسپورٹر کرایہ بڑھانے میں جلد بازی نہ کریں، حتمی فیصلے کا انتظار کریں، آر ٹی او کشمیر

مسافر اضافی کرایہ ادا نہ کریں، محکمے مطلع کریں

سرینگر/٦ جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) ریجنل ٹرانسپورٹ آفس کشمیر قاضی عرفان نے منگل ٹرانسپوٹروں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ کرایہ بڑھانے میں جلد بازی نہ کریں بلکہ سرکار کی جانب سے باضابطہ طور منظوری ملنے کے بعد ہی ریٹ لسٹ مشتہر کرنے کے بعد منظور شدہ کرایوں کو وہ مسافروں سے وصول کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ سرکاری منظوری سے قبل زیادہ کرایہ نہ دیں اور کسی مشکلات یا پریشانی کی صورتحال میں وہ ان کے ساتھ براہ راست رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) آر ٹی او کشمیر قاضی عرفان نے منگل کے روز بتایا مختلف درجوں کے گاڑیوں کے لئے کرایہ 2021 میں طے ہوا تھا تاہم ٹرانسپوٹروں کا کہنا ہے کہ مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے اس لئے پرانے طے شدہ کرایوں میں اضافہ کیا جائے۔ انہوں نے اس حوالے پر پوزل موصول ہوئے ہیں اس حوالے سے جموں اور کشمیر میں باضابطہ طور ان تجاویز کا جائزہ لیا گیا ہے اور ہم نے اپنا رپورٹ ٹرانسپوٹ کمشنر کے دفتر میں جمع کیا ہے۔ انہوں نے بتایا اب گورنمنٹ تک ہے کہ وہ کمیٹی کے رپورٹ کے مطابق کرایہ میں اضافہ کریں گے یا نہیں۔ ریجنل ٹرانسپوٹ آفسر کشمیر نے بتایا جیسے ہی گورنمنٹ کرایہ بڑھانے میں منظوری دے گا تب تک (بقیہ ۶ پر)

سرینگر کے بلبل باغ برزلہ میں خوفناک آگ

دو فیکٹریاں اور متعدد ڈھانچے تباہ، آگ بجھانے کی کارروائی جاری

سری نگر/٦ جنوری (یو این آئی) سری نگر کے بلبل باغ بنڈ برزلہ علاقے میں منگل کی شام ایک تباہ کن آتشزدگی کے واقعے نے وسیع پیمانے پر تباہی مچا دی، جس کے نتیجے میں کم از کم دو فیکٹریاں اور متعدد تجارتی ڈھانچے مکمل طور پر خاکستر ہو گئے۔ شہر بھر میں آگ کی اس بھیانک واردات نے خوف و ہراس کی لہر دوڑا دی جبکہ آسمان میں اٹھتے شعلوں اور گھنے دھوئیں نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کے ایک سینئر عہدیدار نے یو این آئی کو بتایا کہ منگل کی شام بلبل باغ برزلہ سے آگ بھڑکنے کی (بقیہ ۶ پر)

منشیات جموں و کشمیر میں دہشت گردی کے بعد سب بڑا خطرہ

منشیات کا خاتمہ صرف پولیس کا کام نہیں، کمیونٹی کی شمولیت ناگزیر

دراندازی کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنانے کیلئے جامع حفاظتی انتظامات، ڈی آئی جی شمالی کشمیر

سرینگر /٦ جنوری / (ایجنسیز) دہشت گردی کے بعد جموں و کشمیر کے سامنے منشیات کے استعمال کو سب سے بڑا اندرونی خطرہ قرار دیتے ہوئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شمالی کشمیر رینج مقصود الزماں نے کہا کہ قانون نافذ کرنے والی ایجنسیاں پوری طرح تیار اور مضبوطی اور تسلسل کے ساتھ منشیات کی لعنت کا مقابلہ کرنے کیلئے پر عزم ہیں۔ شمالی کشمیر میں میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شمالی کشمیر رینج مقصود الزماں نے حالیہ ماہ میں منشیات کے خلاف اپنی کارروائیوں میں بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں، اسمگلنگ کے متعدد ماڈیولز کو ختم کیا ہے۔ کافی مقدار میں ممنوعہ اشیاء برآمد کی ہیں اور غیر قانونی (بقیہ ۶ پر)

ممبر اسمبلی علی محمد ساگر نے پبلک انڈرٹیکنگز میٹنگ کی صدارت کی

جے کے ایم ایس سی ایل کے آڈِٹ پیراز کا جائزہ لیا، سات دِن میں نئی رِپورٹ طلب

جموں/٦ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) رُکن قانون ساز اسمبلی علی محمد ساگر کی صدارت میں آج یہاں اسمبلی کمپلیکس جموں میں کمیٹی برائے پبلک انڈرٹیکنگز (پی یو سی) کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی تا کہ 2018 کے سال کے لئے سی اے جی کی آڈٹ رپورٹ میں شامل صحت و طبی تعلیم (جموں و کشمیر میڈیکل سپلائز کارپوریشن لمیٹڈ) سے متعلق آڈٹ پیرا نمبر 5.1 کا جائزہ لیا جا سکے۔ میٹنگ میں اراکین اسمبلی سیف (بقیہ ۶ پر)

وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے باغِ باہو میں ڈاک بنگلے کا سنگ بنیاد رکھا

ڈاک بنگلہ ایک جدید سہولیت کے طور پر ڈیزائن کیا گیا

جموں/۶ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے آج یہاں باغِ باہو میں محکمہ تعمیرات عامہ (آر اینڈ بی) کے ڈاک بنگلے کا سنگِ بنیاد رکھا جو عوامی بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اور اہم قدم ہے۔ سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب میں نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری، وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، محکمہ تعمیرات عامہ کے سینئر افسران اور انجینئروں کے علاوہ دیگر معزز شخصیات نے شرکت کی۔ مجوزہ جی پلس ٹو ڈاک بنگلہ ایک جدید سہولیت کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے جس میں فعالیت کو اوّلین ترجیح دی گئی ہے۔ اس میں بہتر عمدہ سجاوٹ والے سوئٹس، ایک وی آئی پی سوئٹ روم، ڈائننگ (بقیہ ۶ پر)

نائب وزیراعلیٰ نے سکاسٹ جموں کے ساتھ سیلابی مرمت کے کاموں، ایچ اے ڈی پی

جے کے سی آئی پی اور دیگر سکیموں کی عمل آوری کا جائزہ لیا

کہا، سکاسٹ جموں علم کے ذریعے زندگی میں تبدیلی اور معیشت کو مضبوط بنا رہا ہے

جموں/۶ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے آج کہا کہ شیر کشمیر یونیورسٹی آف ایگری کلچرل سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی (ایس کے یو اے ایس ٹی) جموں زرعی، اینمل سائنس اور متعلقہ شعبوں میں علم پر مبنی اقدامات کے ذریعے جموں خطے میں زندگی میں تبدیلی اور معیشت کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہی ہے۔ انہوں نے ان باتوں کا اظہار سیکرٹریٹ جموں میں وائس چانسلر سکاسٹ جموں ڈاکٹر بی این ترپاٹھی کے ساتھ ایک میٹنگ کے دوران کیا۔ دورانِ میٹنگ نائب وزیر اعلیٰ کو اہم فلیگ شپ اقدامات کی پیش رفت اور اثرات کے بارے میں جانکاری دی گئی جن میں "جامع زرعی ترقیاتی پروگرام (ایچ اے ڈی پی)"، جے کے سی آئی پی اور دیگر مرکزی ویوٹی معاونت والی سکیمیں شامل ہیں جو جموں و کشمیر بھر کے وسیع پیمانے پر کسانوں اور شراکت داروں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو رہی ہیں۔ انہوں نے ان سکیموں کی مؤثر عمل آوری کی ضرورت پر زور دیا تاکہ زیادہ سے زیادہ رسائی اور نچلی سطح پر ٹھوس فوائد کو یقینی بنایا جا سکے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے طلباً کے داخلے کے رجحانات اور یونیورسٹی کی طرف سے پیش کئے جانے (بقیہ ۶ پر)

وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے محکمہ سیاحت اور جموں و کشمیر کیبل کار کارپوریشن

کے 2026 کے کیلنڈروں کی نقاب کشائی کی

ٹورازم کشمیر ویب سائٹ اور سکیئنگ کورسوں کا آغاز کیا

جموں/۶ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج سول سیکرٹریٹ میں محکمہ سیاحت اور جموں و کشمیر کیبل کار کارپوریشن (جے کے سی سی) کے 2026 کے کیلنڈروں کی نقاب کشائی کی۔ ان کیلنڈروں میں جموں و کشمیر کے نمایاں سیاحتی مقامات اور سیاحت سے متعلق بنیادی ڈھانچے کو اجاگر کیا گیا ہے۔ (بقیہ ۶ پر)

ستیش شرما نے بگ جے کے پی ایل کی جموں و کشمیر

میں نوجوانوں اور کھیلوں کی ثقافت کو فروغ دینے کیلئے تعریف کی

جموں/۶ جنوری/ وزیر برائے فوڈ، سول سپلائیز اینڈ کنزیومر افیئرز، انفارمیشن ٹیکنالوجی، ٹرانسپورٹ، یوتھ سروسز اینڈ سپورٹس مسٹر ستیش شرما نے آج بگ جموں و کشمیر پریمئر لیگ (بگ جے کے پی ایل 26-2025) کے منتظمین کی تعریف کی کہ انہوں نے جموں و کشمیر کے نوجوانوں کیلئے ایک متحرک اور پیشہ وارانہ کھیلوں کا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے۔ وزیر نے یہ بات یونیورسٹی آف جموں گراؤنڈ میں بگ جے کے پی ایل کے گرینڈ فائنل اور پرائز ڈسٹری بیوشن تقریب میں شرکت کے بعد کہی، جہاں رائل گڈول کرکٹ کلب نے سنسنی خیز فائنل کے بعد چیمپین کا اعزاز حاصل کیا۔ مسٹر ستیش شرما نے فاتح اور رنراپ ٹیموں کو مبارکباد پیش کی اور کھلاڑیوں کو غیر معمولی اسپورٹس مین شپ، ڈسپلن اور مقابلاتی جذبے کے مظاہرے پر سراہا۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ستیش شرما نے کہا کہ مسٹر عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت جموں و کشمیر بھر میں اسپورٹس انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے، نوجوانوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرنے اور گراس روٹ سطح پر ٹیلنٹ کو پروان چڑھانے کیلئے پرعزم ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ بگ جے کے پی ایل جیسے ٹورنامنٹس مقامی کھلاڑیوں کو بڑے پلیٹ فارم پر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں اور کھیلوں میں پیشہ وارانہ کیریئر کے دروازے کھولتے ہیں۔ وزیر نے 92.7 بگ ایف ایم اور اس (بقیہ ۶ پر)

قبائلی طبقے کی اہم شخصیات جاوید رانا سے ملاقی

قبائلی طبقے کی بہبودی سے متعلق اقدامات پر کیا تبادلہ خیال

قبائلی طبقے کو با اختیار بنانے کیلئے جامع اقدامات کرنے پر زور دیا

سری نگر/۶ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) وزیر برائے جل شکتی، جنگلات و ماحولیات اور قبائلی امور جاوید احمد رانا نے حکومت کی شراکتی اور جامع حکمرانی کے عزم کی عکاسی کرتے ہوئے ایک بڑے عوامی اقدام کے تحت سری نگر میں کشمیر ڈویژن کی قبائلی کمیونٹیوں کے ممتاز شخصیات کے ساتھ اعلیٰ سطحی استفساری سیشن کی صدارت کی۔ دن بھر کے استفساری سیشن میں قبائلی فنکاروں، مصنفین، (بقیہ ۶ پر)

شہر کی سڑکوں کو کاروبار یا طویل مدتی پارکنگ کیلئے استعمال نہیں کیا جا سکتا

ٹریفک پولیس صرف موبائل فون کی تصاویر کی

بنیاد پر چالان جاری نہیں کرتی، ایس ایس پی ٹریفک

سرینگر/۶ جنوری/ ایس این این/ کار ڈیلروں اور دکانداروں کے نام سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے سرینگر شہر کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ٹریفک اعجاز احمد بٹ نے کہا کہ سرینگر شہر کی سڑکوں کو کاروبار یا طویل مدتی پارکنگ کیلئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق سرینگر شہر کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ٹریفک اعجاز احمد بٹ نے کار ڈیلروں اور دکانداروں کو ایک سخت انتباہ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ سرینگر شہر کی سڑکوں کو کاروبار یا طویل مدتی پارکنگ کیلئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ سرینگر میں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے ایس ایس پی ٹریفک سٹی نے کہا کہ کئی کار ڈیلر غیر قانونی طور پر شہر کے مختلف حصوں میں سڑکوں پر گاڑیوں کی نمائش کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک جام اور عام لوگوں کو تکلیف ہو رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سڑکوں پر دکھائی جانے والی تمام گاڑیوں کو اٹھا لیا جائے گا اور قانون کے تحت سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا "سڑکیں ٹریفک کی ہموار نقل و حرکت کے لیے ہیں، کاروبار چلانے کیلئے نہیں"۔ انہوں نے کہا کہ دکانداروں کو اپنے کاروبار کی جگہوں تک پہنچنے کیلئے یا تو مخصوص پارکنگ ایریاز (بقیہ ۶ پر)

ڈاکٹر آندرابی نے ماڈل وقف اسکول چرارِ شریف میں

نو تعمیر شدہ پہلی منزل اور امتحانی ہال کا افتتاح کیا

2026 جموں و کشمیر میں وقف کے لیے تاریخی ترقی کا سال ہوگا: درخشاں

سرینگر/۶ جنوری/ ایک بیان کے مطابق چیئرپرسن، جموں و کشمیر وقف بورڈ، سید ڈاکٹر سید درخشاں آندرابی نے آج ماڈل وقف اسکول چرار شریف کے احاطے میں منعقدہ ایک پُروقار تقریب کے دوران نو تعمیر شدہ پہلی منزل اور امتحانی ہال کا افتتاح کیا۔ اس بنیادی ڈھانچے کے توسیعی منصوبے پر کام گزشتہ برس شروع ہوا تھا اور منظور شدہ معیارات کے مطابق اسے نہایت کم مدت میں مکمل کیا گیا۔ ڈاکٹر درخشاں نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چرار شریف میں گزشتہ تین برسوں کے دوران وقف بورڈ کی جانب سے کیے (بقیہ ۶ پر)

اننت ناگ میں کریمیکا ڈائجسٹو بسکٹ کی فروخت پر پابندی عائد

زیادہ سلفائٹ مواد کی وجہ سے استعمال کے لیے غیر محفوظ، فوڈ سیفٹی محکمہ

سرینگر/۶ جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) فوڈ سیفٹی ڈپارٹمنٹ نے منگل کو ضلع اننت ناگ میں کریمیکا ڈائجسٹو بسکٹ کی فروخت پر پابندی لگا دی جب لیبارٹری کے تجزیے میں یہ پایا گیا کہ یہ پروڈکٹ زیادہ سلفائٹ مواد کی وجہ سے استعمال کے لیے غیر محفوظ ہے۔ یہ پابندی لارنو کے فوڈ سیفٹی آفیسر کے ذریعے بسکٹ کے نمونے جمع کرنے کے بعد لگائی گئی ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ برانڈ نام کریمیکا ڈائجسٹو (لاٹ نمبر BD10K25) کے تحت فروخت ہونے والا نمونہ مسز بیکرز فوڈ اسپیشلٹیز لمیٹڈ نے تیار اور مارکیٹ کیا تھا۔ نیشنل فوڈ لیبارٹری، غازی آباد کے مطابق، نمونہ حفاظتی معیارات میں ناکام رہا۔ لیبارٹری نے اپنی رپورٹ (نمبر JK-794/JAN/26/910) مورخہ 1 جنوری 2026 میں بتایا کہ "مصنوعات کو سلفائٹ مواد کی زیادہ سے زیادہ مقررہ حد سے زیادہ ہونے کی وجہ سے غیر محفوظ قرار دیا گیا تھا۔" فوڈ سیفٹی، اننت ناگ شیخ ضمیر احمد نے کہا کہ یہ کارروائی صحت عامہ کے مفاد میں کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا، "جائز حد سے زیادہ سلفائٹ پر مشتمل کھانے کی اشیاء کا استعمال صحت کو سنگین خطرات لاحق ہو سکتا ہے، خاص طور پر حساس افراد کے لیے،" انہوں نے کہا۔ فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز ایکٹ ایکٹ 2006 کی دفعہ 36(3)(b) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے احمد نے ضلع اننت ناگ کے اندر (بقیہ ۶ پر)

وفود نے جاوید رانا سے ملاقات کی، عوامی خدمات سے متعلق مسائل اجاگر کئے

عوامی شکایات کا ازالہ موجودہ حکومت کی اولین ترجیح، رانا

سرینگر/۶ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) آج متعدد وفود اور افراد نے سرینگر میں وزیر برائے جل شکتی، جنگلات و ماحولیات اور قبائلی امور مسٹر جاوید احمد رانا سے ملاقات کی اور انہیں مختلف عوامی خدمات سے متعلق مسائل سے آگاہ کیا اور ان کے ازالے کی اپیل کی۔ آل جموں و کشمیر نان گزیٹیڈ فارسٹ آفیسرز ایسوسی ایشن کے ایک وفد نے وزیر موصوف کو ایک تفصیلی میمورنڈم پیش کیا جس میں اہم مسائل بشمول باقی ماندہ کلاس IV جنگلات ملازمین کی دوبارہ نامزدگی، جنگلات کے فیلڈ سٹاف کو درپیش تنخواہ کی بے ضابطگیوں کا ازالہ اور دیگر سروس سے متعلق مسائل کو اجاگر کیا گیا۔ ایک اور وفد جو کہ سابقہ آئی ڈبلیو ڈی پی، ہلز جموں و کشمیر کے ملازمین کی نمائندگی کر رہا تھا، نے اپنی باقی ماندہ شکایات کے تصفیے سے متعلق مسائل اٹھائے اور ان کے جلد حل کیلئے مداخلت کی درخواست کی۔ کئی دیگر وفود اور افراد نے بھی وزیر سے ملاقات کی اور ان کے سامنے عوامی مسائل جن میں بنیادی ڈھانچے کی بہتری کی ضرورت، دور دراز علاقوں میں بہتر سڑک رابطہ، پینے کے پانی (بقیہ ۶ پر)

پہلگام میں ایمانداری کی روشن مثال: کیب ڈرائیور نے غیر مقامی خاتون سیاح

کا نقدی و قیمتی سامان سے بھرا بیگ واپس کر دیا

سری نگر/۶ جنوری (یو این آئی) کشمیر کی مہمان نوازی اور دیانتداری ایک بار پھر دنیا کے سامنے اجاگر ہوئی ہے۔ جنوبی کشمیر کے مشہور سیاحتی مقام پہلگام میں ایک کیب ڈرائیور نے اپنی ایمانداری کی شاندار مثال قائم کرتے ہوئے ایک خاتون سیاح کا بیگ واپس کر دیا، جس میں لاکھوں روپیہ نقدی، ایک آئی فون اور دیگر قیمتی اشیاء موجود تھیں۔ یو این آئی نامہ نگار کے مطابق خاتون سیاح، جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ پہلگام کی سیر کے لیے آئی تھیں، ایک مقامی کیب میں سفر کرنے کے بعد بیگ بھول گئیں۔ بیگ میں قابلِ ذکر نقدی، ایک آئی فون، اہم دستاویزات اور دیگر قیمتی اشیاء موجود تھیں۔ خاتون سیاح شاید اس بات کا اندازہ بھی نہ کر رہی تھیں کہ وہ اپنا بیگ کیب میں چھوڑ چکی ہیں، لیکن جیسے ہی ڈرائیور کو گاڑی صاف کرتے وقت بیگ نظر آیا، اس نے فوراً اس کی مالک کو تلاش کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ عینی شاہدین کے مطابق ڈرائیور نے پہلے مقامی ٹرانسپورٹ یونین سے رابطہ کیا تاکہ خاتون سیاح کا سراغ مل سکے۔ بعد ازاں اس نے اپنے ساتھی ڈرائیوروں اور ٹور آپریٹرز کے ذریعے بھی کوششیں جاری رکھیں۔ کچھ ہی دیر میں خاتون سیاح کا پتہ چلا اور ڈرائیور نے انہیں فون کے ذریعے مطلع کیا کہ ان کا بیگ اس کے پاس محفوظ ہے۔ خاتون کے ہوٹل پہنچنے پر ڈرائیور نے بیگ بالکل صحیح حالت میں، بغیر کسی چیز کے غائب ہوئے، مالک کے حوالے کر دیا۔ بیگ دیکھ کر خاتون سیاح کی آنکھوں میں حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات تھے۔ انہوں نے اس نایاب (بقیہ ۶ پر)

پلوامہ میں ٹرک سے ہیروئن ضبط، ڈرائیور گرفتار: پولیس

سری نگر/۶ جنوری (ایجنسیز) منشیات کے خلاف جاری مہم کے تحت ایک بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے پلوامہ پولیس نے ناکہ چیکنگ کے دوران ایک ٹرک سے لاکھوں روپے مالیت کا ہیروئن جیسا ممنوعہ مواد برآمد کیا ہے اور ٹرک ڈرائیور کو گرفتار کیا ہے۔ ایک پولیس ترجمان نے بتایا کہ پلوامہ پولیس کی ایک ٹیم نے لتر علاقے میں ناکہ چیکنگ کے دوران ایک ٹرک زیر رجسٹریشن نمبر JK22B - 3175 کو روکا اور تلاشی کے دوران اس ٹرک سے 263 گرام ہیروئن جیسا ممنوعہ مواد برآمد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹرک ڈرائیور کی شناخت اطہر مقبول گنائی ولد مقبول احمد گنائی ساکن واگامہ بجبہاڑہ کے طور پر کی گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈرائیور کو برسر موقع ہی گرفتار کیا گیا جبکہ ٹرک کو ضبط (بقیہ ۶ پر)

24 گھنٹوں کے دوران آتشزدگی کے 12 واقعات

کئی مکانوں اور ڈھانچوں کو نقصان

سرینگر/۶ جنوری/ (ایجنسیز) وادی کشمیر میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران آگ لگنے کے 12 واقعات رونما ہوئے ہیں۔۔ بانڈی پورہ ضلع میں، اجس کے راولپورہ متی پوتا میں ایک گائے کے شیڈ میں آگ لگ گئی۔ سری نگر میں، للت گھاٹ پر رائل اسپرنگ گالف کورس کے قریب خشک گھاس میں آگ لگ گئی، جبکہ ایل ڈی باغ کے قریب وزیر باغ میں تین منزلہ رہائشی مکان کا ایک کمرہ آگ سے متاثر ہوا۔ گاندربل کے صفاپورہ علاقے میں، پہلی پورہ میں آگ لگنے سے ایک منزلہ جی سی آئی سے بنا شیڈ کو نقصان پہنچا۔ بڈگام ضلع میں دو واقعات رپورٹ ہوئے۔ چار شریف کے وازی باغ میں جنگل کے درخت آگ سے متاثر ہوئے، اور سونیگ میں گیس سلنڈر میں آگ لگنے کی اطلاع ملی۔ ضلع اننت ناگ میں آگ لگنے کے متعدد واقعات دیکھنے میں آئے۔ ڈورو میں منڈی پورہ میں چنار کے درخت میں آگ لگ گئی، (بقیہ ۶ پر)

ڈوڈہ میں پہاڑی سے پتھر گر آنے سے میٹاڈار میں سوار تین مسافر زخمی

سرینگر/۶ جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) حکام نے بتایا کہ منگل کو ڈوڈا ضلع کے کلوتھا علاقے کے قریب ایک میٹاڈور پتھر کی زد میں آنے سے تین افراد زخمی ہو گئے۔ ایک اہلکار نے بتایا کہ ایک میٹاڈور زیر رجسٹریشن نمبر JK06A-9890 کلوتھا کے قریب پہاڑی سے پتھر کے نیچے گر آنے سے گاڑی میں سوار تین افراد زخمی ہو گئے۔ انہوں نے بتایا کہ واقعے کے فوراً بعد زخمیوں کو علاج کے لیے گورنمنٹ میڈیکل کالج (جی ایم سی) ڈوڈا منتقل کیا گیا۔ اطلاع ملتے (بقیہ ۶ پر)

کٹھوعہ میں بدنام زمانہ منشیات فروش این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت گرفتار

جموں/۶ جنوری (یو این آئی) جموں و کشمیر پولیس نے منشیات کے خلاف مہم کے دوران ضلع کٹھوعہ میں ایک بدنام زمانہ منشیات فروش کو این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت گرفتار کیا ہے، جبکہ ضلع سانبہ میں دو دیگر افراد کو ہیروئن سمیت حراست میں لیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق محمد صادق عرف سکو ساکن گلاک، رام کوٹ، ایک عادی منشیات فروش ہے جس کے خلاف تھانہ بلور میں سال 2023 سے 2025 کے (بقیہ ۶ پر)

اقدام قتل معاملے میں بڑی کامیابی، چار ملزم گرفتار: جموں پولیس

جموں/۶ جنوری (یو این آئی) جموں پولیس نے اقدام قتل کے ایک معاملے میں بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے چار ملزموں کو گرفتار کیا ہے جبکہ پانچویں ملزم کی تلاش جاری ہے۔ ایک پولیس ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ قابل اعتماد ذرائع سے موصول ہونے والی مصدقہ اطلاع کی بنیاد پر ایک جان لیوا حملے کے معاملے میں، جس میں ممی ولد مشتاق مسی ساکن مکان نمبر 185 کرسچن کالونی شدید زخمی ہوا جبکہ ناہید ولد ویبک ساکن کرسچن کالونی کو بھی چوٹیں آئیں، پولیس اسٹیشن سٹی میں ایک مقدمہ زیر ایف آئی آر زیر نمبر 1/2026 درج کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مقدمہ بھارتیہ نیائے (بقیہ ۶ پر)

سری نگر اور جموں سمیت شمالی ہند کے کئی سیکٹروں میں گہری دھند

ہوائی مسافروں کیلئے ایڈوائزری جاری

صبح 10 بجے کے بعد کے وقت کیلئے فلائٹ ٹکٹ بک کرائیں

سری نگر/۶ جنوری/ جے کے این ایس/ حکام نے منگل کو ہوائی مسافروں کیلئے ایک ایڈوائزری جاری کی، جس میں مسافروں پر زور دیا گیا کہ وہ شمالی ہند کے کئی سیکٹروں میں گھنے دھند کی وجہ سے منسوخی کے خطرے کو کم کرنے کے لیے صبح 10 بجے کے بعد کے وقت کیلئے فلائٹ ٹکٹ بک کرائیں۔ جے کے این ایس کے مطابق حکام کے مطابق دہلی، جموں اور سری نگر کے ہوائی اڈوں پر جاری سردیوں کے موسم میں مسلسل دھند کی وجہ سے صبح سویرے فلائٹ آپریشن میں اکثر رکاوٹیں پڑ رہی ہیں۔ مرئیت کے خراب حالات اکثر تاخیر، موڑ اور منسوخی کا باعث بنتے ہیں، خاص طور پر دن کے پہلے نصف میں۔ حکام نے کہا کہ دھند کے حالات عام طور پر صبح دیر گئے تک بہتر ہو جاتے ہیں، اور بصارت صبح 10 بجے کے بعد مستحکم ہو جاتی ہے، جس سے ہوائی جہازوں کی کارروائیوں میں آسانی ہوتی ہے۔ اس طرز کے پیش نظر، مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ صبح 10 بجے کے بعد طے شدہ پروازوں کی بکنگ کو ترجیح دیں تاکہ تکلیف اور غیر یقینی صورتحال سے بچا جا سکے۔ (بقیہ ۶ پر)

یوم جمہوریہ 2026: ایس ایس پی گاندربل کی صدارت

میں سیکورٹی انتظامات کا جائزہ، چوکس رہنے کی ہدایت

سرینگر/۶ جنوری (آفاق نیوز) یوم جمہوریہ 2026 کی آمد کے پیش نظر ضلع گاندربل میں سیکورٹی انتظامات کو مزید مؤثر بنانے کے لیے آج ایس ایس پی گاندربل خلیل احمد پوسوال (JKPS) نے ضلع پولیس آفس میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی۔ اس جامع جائزہ اجلاس میں ضلع کی مجموعی سیکورٹی صورتحال، تعیناتی پلان اور بین الاجنسی ہم آہنگی پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ ضلع پولیس آفس کے کانفرنس ہال میں منعقد ہوئی، جس میں 13 آر آر کے کرنل بشال تھاپا، سی او ایس ایس بی 4ویں بٹالین اروند کمار، سی او ایس ایس بی 63ویں بٹالین رام کمار پرساد، اے سی آر پی ایف 49ویں بٹالین موہن سنگھ سمیت دیگر اعلیٰ افسران، ایڈیشنل ایس پی گاندربل، ڈی (بقیہ ۶ پر)

ادبی مرکز کمراز کی ایگزیکٹیو میٹنگ میں اہم فیصلے

جموں میں سہ روزہ کشمیری کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ

بارہمولہ/۶ جنوری/ جمیل انصاری/ ادبی مرکز کمراز جموں و کشمیر کی ایگزیکٹیو باڈی کی ماہانہ میٹنگ مرکز کے صدر دفتر واقع کانسپورہ بارہمولہ میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ کی صدارت تنظیم کے صدر محمد امین بٹ نے کی۔ میٹنگ کے آغاز میں گزشتہ دنوں کے دوران فوت ہوئے شخصیات جن میں معروف ادیب اور براڈکاسٹر عبدالاحد فرہاد، مرکز کے جنرل کونسل ممبر غلام حسن بیکس (صدر کوٹ بالا بانڈی پورہ) (بقیہ ۶ پر)

جے ایس ڈبلیو ایم جی موٹر انڈیا کی الیکٹرک گاڑیوں کی فروخت میں

سال 2024 کے مقابلے میں سال 2025 میں 111% کا اضافہ

گروگرام/۶ جنوری/ جے ایس ڈبلیو ایم جی موٹر انڈیا نے آج اعلان کیا ہے کہ ایم جی ونڈسر (Windsor) نے 2025 میں بھارت کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی الیکٹرک گاڑی (EV) بن کر ایک غیر معمولی سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ ایم جی ونڈسر نے اپنی بہترین قیمت اور شاندار خصوصیات کی بدولت آٹوموٹو انڈسٹری میں ایک نئی روح پھونک دی ہے اور خود کو مارکیٹ لیڈر کے طور پر منوا لیا ہے۔ صرف سال 2025 میں 46,735 یونٹس کی فروخت کے ساتھ، ایم جی ونڈسر نے ایک ایسا بے مثال معیار قائم کیا ہے جو بھارت کی فور وہیلر ای وی مارکیٹ میں آج تک کوئی دوسرا او ای ایم (بقیہ ۶ پر)

جموں و کشمیر کے سرنکوٹ بازار میں بڑے پیمانے پر انسداد تجاوزات مہم شروع

سرینگر/۶ جنوری/ کے پی ایس/ ضلع پونچھ کے مصروف سرنکوٹ بازار کے علاقے میں منگل کو ایک بڑے پیمانے پر انسداد تجاوزات مہم شروع کی گئی، جہاں دکانداروں کی جانب سے بڑے پیمانے پر سڑک اور فٹ پاتھ پر تجاوزات عام لوگوں کو تکلیف کا باعث بن رہی تھیں۔ کشمیر پریس سروس (بقیہ ۶ پر)

وزارت ثقافت حکومت ہند کے تعاون اور آزاد ڈرامٹک کلچرل کلب کے اشتراک سے

تین ہفتوں کا چلڈرن تھیٹر ورکشاپ گاندربل میں جاری

گاندربل/۶ جنوری/ شافعیہ گاغام/ گرو ششیہ پرمپرا ریپرٹری گرانٹ کے تحت وزارت ثقافت حکومت ہند کے تعاون اور آزاد ڈرامٹک کلچرل کلب ریپورہ گاندربل کے اہتمام سے تھیٹر اسٹوڈیو اے ڈی سی سی گاندربل میں تین ہفتوں کا طویل چلڈرن تھیٹر ورکشاپ جاری ہے۔ اس چلڈرن تھیٹر ورکشاپ میں وادی کے کئی ممتاز تھیٹر ماہرین اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں اور بچوں کو روایتی تھیٹر تربیت فراہم کر کے ان کی پوشیدہ تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ اس چلڈرن تھیٹر ورکشاپ کا آغاز (بقیہ ۶ پر)

ہندوستان کا 'کاسمک ڈسٹ' تجربہ کامیاب

خلائی رازوں کی تلاش میں اہم قدم: اسرو

چنئی، 06 جنوری (یو این آئی) خلائی تحقیق کے ہندوستانی ادارے (اسرو) نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان میں تیار کردہ کاسمک ڈسٹ ایکسپیریمنٹ (ڈی ای ایکس) نے بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے زمین کے مدار میں گرد کے ذرات کے ٹکراؤ سے پیدا ہونے والے سگنلز کا کامیابی سے پتہ لگایا ہے۔ یہ تجربہ پی ایس ایل وی-سی58 ایکس پی او سیٹ مشن کے تحت پی ایس ایل وی آربٹل ایکسپیریمنٹل ماڈیول (پی او ای ایم) پر یکم جنوری 2024 کو روانہ کیا گیا تھا۔ اسرو نے اسے ایک تاریخی کامیابی قرار دیا ہے۔ اس کامیابی سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ ڈی ای ایکس آلہ خلا میں موجود خوردبینی گرد کے ذرات کو پہچاننے اور ان کی پیمائش کرنے میں مکمل طور پر اہل ہے۔ اسرو کے مطابق، بین الکواکبی گرد کے ذرات دم دار ستاروں اور چھوٹے ستاروں سے نکلنے والے باریک ذرات ہوتے ہیں، جو کرہ ارض میں داخل ہوتے وقت شہابی تہہ بناتے ہیں اور رات کے وقت آسمان میں ٹوٹتے ہوئے ستاروں کی شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ ڈی ای ایکس کو زمین سے تقریباً 350 کلومیٹر کی بلندی پر نصب کیا گیا تھا۔ یہ 140 ڈگری وائڈ ویو والا ڈیٹیکٹر یکم جنوری سے 9 فروری 2024 کے درمیان فعال رہا اور اس دوران اس نے کئی بار گرد کے ذرات کے ٹکراؤ کو ریکارڈ کیا۔ اوسطاً ہر ایک ہزار سیکنڈ میں ایک ٹکراؤ درج کیا گیا۔ اسرو کے مطابق، ڈی ای ایکس نے کرہ ارض میں داخل ہونے والے گرد کے ذرات کے بارے میں تازہ ترین اور حتمی اعداد و شمار فراہم کیے ہیں، جو اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ زمین پر بیرونی خلا سے مسلسل ذرات کی بوچھاڑ ہوتی رہتی ہے۔ سائنسی تحقیق کے علاوہ، یہ ڈیٹا مستقبل کے انسانی مشنوں (چاند اور مریخ) کی حفاظت کے لیے بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ اس کی مدد سے خلائی ماحول کے خطرات کا درست اندازہ لگایا جا سکے گا۔ یہ کاسمک ڈسٹ ڈیٹیکٹر احمد آباد کی فزیکل ریسرچ لیباریٹری نے تیار کیا ہے۔

صدر نے لیفٹیننٹ گورنرز اور ایڈمنسٹریٹرز کو

لیبر قوانین پر عمل درآمد کے اختیارات دیئے

نئی دہلی، 06 جنوری (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے تمام مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں نئے مزدور قوانین کو شفافیت کے ساتھ نافذ کرنے کی راہ ہموار کرتے ہوئے نائب گورنروں اور منتظمین کو حکومتوں کے مطابق اختیارات استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ اختیارات صنعتی تعلقات ضابطہ 2020 اور آئین کے آرٹیکل 239 کی شق (1) کے مطابق ہیں اور 16 جنوری 2023 اور 22 جون 2023 کی جگہ لیں گے۔ وزارت داخلہ نے 2 جنوری کو اس سلسلے میں ایک نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے کہا کہ نئے نوٹیفکیشن سے پہلے جاری نوٹیفکیشن کے تحت لیے گئے فیصلے متاثر نہیں ہوں گے۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ قومی دارالحکومت علاقہ دہلی، انڈمان و نکوبار جزائر، دادرا و نگر حویلی اور دمن و دیو، چنڈی گڑھ، پڈوچیری، لکشدیپ، لداخ اور جموں و کشمیر کے منتظم یا لیفٹیننٹ گورنر، صدر کے کنٹرول کے تحت اور اگلے حکم تک صنعتی تعلقات ضابطہ 2020 (2020 کا 35) کے تحت ان علاقوں کے لیے، جہاں متعلقہ مرکز کے زیر انتظام علاقے کو مناسب حکومت یا ریاستی حکومت کے طور پر کام کرنا متوقع ہے، مناسب حکومت یا ریاستی حکومت کے اختیارات استعمال کریں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ لیفٹیننٹ گورنروں اور منتظمین کو یہ اختیارات اس لیے دیے گئے ہیں تاکہ مزدور اصلاحات کو پوری طرح نافذ کرنے میں کوئی دشواری نہ آئے۔ صنعتی تعلقات ضابطہ 2020 کے مطابق مزدور قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے واضح انتظامی اختیارات ہونا ضروری ہیں تاکہ کسی شبہ یا تنازع کی صورت میں مجاز افسر فوری فیصلہ کر سکے۔

ادبی وراثت کو محفوظ کیا جا رہا ہے: پردھان

ہندوستانی زبانیں اظہار کا وسیلہ ہیں اور حکومت ان زبانوں کے تحفظ کے لیے پر عزم

نئی دہلی، 06 جنوری (یو این آئی) مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے کہا کہ ہم ہندوستان کی ادبی وراثت کو مقبول بنانے اور محفوظ کرنے کی سمت میں کام کر رہے ہیں۔ مسٹر پردھان نے منگل کو یہاں کلاسیکی زبانوں - کنڑ، تیلگو، ملیالم اور اوڑیا - کیسنٹرز آف ایکسی لینس کی جانب سے تیار کردہ 41 ادبی تخلیقات کا اجرا کرنے کے بعد کہا کہ ہم ہندوستان کی ادبی وراثت کو مقبول بنانے اور محفوظ کرنے کی سمت میں کام کر رہے ہیں۔ ہندوستانی زبانیں اظہار کا وسیلہ ہیں اور حکومت ان زبانوں کے تحفظ کے لیے پر عزم ہے۔ بجٹ کی کوئی کمی نہیں ہے اور ایک ڈھانچہ تیار کیا جا رہا ہے۔" انہوں نے کہا کہ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں ہندوستانی زبان پر مبنی تعلیم کا تصور پیش کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں تعلیم ایک بہت قدیم روایت ہے۔ یہ ادب کسی ایک لفظ تک محدود نہیں تھا۔ ہندوستانی زبان انسان کے لیے سب سے پہلی سائنسی کامیابی ہے۔ تمام ہندوستانی کثیر لسانی ہیں۔ انگریزوں نے "تقسیم کرو اور راج کرو" کی میکالے اسکیم کے تحت ہندوستان میں زبان کو رکاوٹ بنایا لیکن ہماری تہذیب بتاتی ہے کہ زبان جوڑنے والی رہی ہے، زبان کبھی تقسیم کرنے والی نہیں رہی۔ ہندوستان میں چار کوس پر پانی کا ذائقہ بدل جاتا ہے اور ایک کوس پر زبان کا انداز بدل جاتا ہے۔ ہر زبان کی اپنی نرمی اور مٹھاس ہے۔ ایک ہی لفظ کے کئی معنی نکلتے ہیں اور تلفظ سے معنی بدل جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی ترجیح میں زبان ہے۔ تمام زبانوں کو عام لوگوں تک پہنچانے کا کام کیا جا رہا ہے۔ سنسکرت میں بہت کام ہو رہا ہے، اسے مزید آگے لے جانا ہے۔ ہماری زبانیں اتحاد کی طاقت ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ تمام ہندوستانی زبانیں قومی زبانیں ہیں۔ ہندوستانی زبانوں کو ختم کرنے کی کوششوں کے باوجود وہ وقت کی کسوٹی پر پوری اتری ہیں۔ ہندوستان جمہوریت کی ماں ہے اور بہت زیادہ لسانی تنوع والا ملک بھی ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہونی چاہیے کہ ہم اپنی تاریخی، ثقافتی اور ادبی دولت کو بچائیں تاکہ آنے والی نسلوں کو اس کے بارے میں علم ہو۔"

جنرل دویدی نے متحدہ عرب امارات اور

علاقائی شراکت داروں کے ساتھ دوطرفہ دفاعی تعاون پر زور

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) آرمی چیف جنرل اوپیندر دویدی نے ہندوستان، متحدہ عرب امارات اور دیگر علاقائی شراکت داروں کے درمیان مضبوط دوطرفہ اور کثیر جہتی دفاعی تعاون پر زور دیا ہے۔ ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں فوج نے کہا کہ جنرل دویدی، جو متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے دورے پر ہیں، نے منگل کو نیشنل ڈیفنس کالج (این ڈی سی) کے افسران سے خطاب کیا۔ انہوں نے عالمی سلامتی کے منظر نامے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں اور جدید تنازعات کی ابھرتی ہوئی نوعیت پر روشنی ڈالی اور جدید جنگ میں ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے کردار پر روشنی ڈالی۔ آرمی چیف نے سینئر فوجی افسران کے قائدانہ کردار پر زور دیا اور باہمی تعاون کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ہندوستان، متحدہ عرب امارات اور دیگر علاقائی شراکت داروں کے درمیان مضبوط دوطرفہ اور کثیر جہتی دفاعی تعاون پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ باہمی فائدے کے لیے ضروری ہے اور اس سے علاقائی اور عالمی امن و سلامتی کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی۔ پیر کو آرمی چیف نے یو اے ای آرمی کے کمانڈر میجر جنرل اسٹاف یوسف میوف سعید الحلمی سے ملاقات کی۔ دونوں فوجی عہدیداروں کے درمیان بات چیت کے دوران مثبت فوجی مشغولیت کو مزید مضبوط بنانے، تربیت میں تال میل کو بڑھانے اور ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان دوطرفہ دفاعی تعاون کو آگے بڑھانے پر بات چیت ہوئی۔ جنرل چوہان نے متحدہ عرب امارات کے آرمی میوزیم کا بھی دورہ کیا، جہاں انہوں نے متحدہ عرب امارات کی فوج کی بھرپور تاریخ، روایات اور فوجی ورثے کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس سے قبل جنرل دویدی نے متحدہ عرب امارات میں ہندوستان کے سفیر دیپک متل سے بھی ملاقات کی۔ آرمی چیف 8 جنوری تک متحدہ عرب امارات اور سری لنکا کا دورہ کر رہے ہیں۔ یہ دورہ ہندوستان کے دوست ممالک کے ساتھ دفاعی تعاون اور ملٹری ٹو ملٹری تعلقات کو مضبوط بنانے کے مسلسل عزم کا حصہ ہے۔

سال 2025 میں مسافر گاڑیوں کی خوردہ فروخت

9.7 فیصد بڑھ کر 44.75 لاکھ تک پہنچ گئی

نئی دہلی، 06 جنوری (یو این آئی) ملک میں مسافر گاڑیوں کی خوردہ فروخت سال 2025 میں 9.7 فیصد بڑھ کر 44.75 لاکھ تک پہنچ گئی۔ گاڑیوں کے ڈیلر تنظیموں کے وفاق فاڈا" کی جانب سے منگل کو جاری کردہ اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ سال ملک میں کل 2,81,61,228 گاڑیاں فروخت ہوئیں جو سال 2024 کے مقابلے میں 7.71 فیصد زیادہ ہے۔ اس میں مسافر گاڑیوں کی فروخت 9.7 فیصد بڑھ کر 44,75,309 یونٹ تک پہنچ گئی۔ دو پہیہ گاڑیوں کی فروخت 7.24 فیصد اضافے کے ساتھ 2,02,95,650 یونٹ رہی۔ فاڈا کے صدر سی ایس وگنیشور نے کہا کہ سال کے دوران جنوری تا اگست کی کہانی بالکل مختلف رہی جبکہ ستمبر تا دسمبر کی صورتحال الگ تھی۔ پہلے آٹھ مہینوں میں بازار میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا، لیکن اشیاء و خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) میں اگلی نسل کی اصلاحات کے اعلان کے بعد چھوٹی کاروں، 350 سی سی سے کم کے دو پہیہ گاڑیوں، تین پہیہ گاڑیوں اور اہم تجارتی گاڑیوں کی قیمتوں میں کمی سے آخری چار مہینوں میں آٹو انڈسٹری نے زبردست پرواز کی۔ خاص بات یہ رہی کہ مسافر گاڑیوں (کار، یوٹیلیٹی وہیکل اور وین) کے شعبے میں دیہی علاقوں کی خوردہ مانگ شہری علاقوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ تیزی سے بڑھی۔ شہری علاقوں کی شرح نمو 8.08 فیصد اور دیہی علاقوں کی 12.31 فیصد رہی۔ سال کے دوران تین پہیہ گاڑیوں کی فروخت 7.21 فیصد بڑھ کر 13,09,953 یونٹ اور تجارتی گاڑیوں کی فروخت 6.71 فیصد اضافے کے ساتھ 10,09,654 یونٹ تک پہنچ گئی۔ اچھے مانسون اور جی ایس ٹی میں کمی کے باعث ٹریکٹروں کی فروخت 11.52 فیصد کے مضبوط اضافے کے ساتھ 9,96,633 یونٹ رہی۔ تعمیراتی آلات کی فروخت میں 6.67 فیصد کی کمی درج کی گئی اور یہ 74,029 یونٹ رہی۔ فاڈا کے مطابق ڈیلروں کا رجحان مثبت بنا ہوا ہے اور وہ اس سال فروخت میں مزید اضافے کی امید ظاہر کر رہے ہیں۔

سی اے آئی ٹی مئی میں انڈین

ٹریڈ فیسٹیول کا انعقاد کرے گا: کھنڈیلوال

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) کنفیڈریشن آف آل انڈیا ٹریڈرز (سی اے آئی ٹی) وزیر اعظم نریندر مودی کے سودیشی کے وژن کو آگے بڑھانے اور ہندوستانی تجارت اور گھریلو سامان کو بین الاقوامی منڈی فراہم کرنے کے لیے قومی دارالحکومت کے بھارت منڈپم میں مئی میں انڈین ٹریڈ فیسٹیول (بی وی ایم) کا انعقاد کرے گا۔ سی اے آئی ٹی حکام نے منگل کو یہاں اس میلے کے حوالے سے ایک پریس کانفرنس کی، جو یکم مئی سے منعقد ہوگا۔ تقریب کے دوران کیٹ کے جنرل سکریٹری اور چاندنی چوک کے رکن پارلیمنٹ پروین کھنڈیلوال نے کہا کہ یہ میلہ مسٹر مودی کے خود کفیل ہندوستان کے مطالبے کے مطابق منعقد کیا جائے گا۔ اس کا مقصد ملک کی گھریلو تجارت کو مضبوط اور تحفظ فراہم کرنا اور بین الاقوامی مارکیٹ میں ہندوستان کی تجارتی موجودگی کو قائم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ بین الاقوامی صورتحال نے درآمدی محصولات اور عالمی تنازعات کی وجہ سے دنیا بھر میں بڑی تبدیلیاں لائی ہیں۔ کیٹ اسے ہندوستان کی اجتماعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے کے ایک اہم موقع کے طور پر دیکھتی ہے۔ اسی سلسلے میں سی اے آئی ٹی پورے ملک میں ہندوستانی تجارتی تحریک کا آغاز کر رہا ہے اور اپنی پہلی اور بڑی پہل کے طور پر سی اے آئی ٹی یکم مئی سے 4 مئی تک بی وی ایم 2026 کا اہتمام قومی دارالحکومت کے پرگتی میدان، بھارت منڈپم میں کرے گا، جو ملک میں اب تک کی سب سے بڑی قومی تجارتی نمائش ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تہوار ہندوستانی مشترکہ بازار کا جشن ہوگا اور ایک قوم، ایک بازار" کے جذبے کے تحت ہندوستانی تجارت، مینوفیکچرنگ، خدمات اور صنعت کاری کی اجتماعی طاقت، تنوع اور اتحاد کو ظاہر کرے گا اور ہندوستان کی قدیم ثقافت اور تہذیب سے تجارت کے روابط کو مؤثر طریقے سے ظاہر کرے گا۔

جے شنکر کی لکسمبرگ کے وزیر اعظم سے ملاقات

ٹیکنالوجی اور اختراع میں تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) لکسمبرگ کے سرکاری دورے پر موجود وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے منگل کے روز لکسمبرگ کے وزیر اعظم لیوک فریڈن سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور اختراع (Innovation) کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈاکٹر جے شنکر نے وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے لکسمبرگ کے وزیر اعظم کو نیک خواہشات اور تہنیتی پیغام پہنچایا۔ گفتگو کے دوران خاص طور پر مالیاتی خدمات، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی اور انوویشن کے شعبوں میں بڑھتے ہوئے باہمی تعاون پر زور دیا گیا۔ وزیر خارجہ نے ہندوستان اور یورپی یونین کے تعلقات کو مزید مستحکم کرنے کے لیے لکسمبرگ کی حمایت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر ایس جے شنکر اتوار کو فرانس اور لکسمبرگ کے سرکاری دورے پر روانہ ہوئے تھے۔ ان کا یہ دورہ یورپ کے ساتھ ہندوستان کے اسٹریٹجک اور اقتصادی تعلقات کو مزید گہرا کرنے کی کڑی ہے۔ یو این آئی۔

این ایچ اے آئی کا قومی شاہراہوں کے

ہر حصے میں موبائل سروس فراہم کرنے پر زور

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا نے قومی شاہراہوں کے دور دراز اور دیہی علاقوں میں موبائل نیٹ ورک کی عدم دستیابی پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اتھارٹی نے ٹیلی کام ڈپارٹمنٹ اور ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا سے مطالبہ کیا ہے کہ مسافروں کی حفاظت اور ہنگامی خدمات کو یقینی بنانے کے لیے ان تمام حصوں پر بہتر موبائل کنیکٹیویٹی فراہم کی جائے۔ این ایچ اے آئی نے ملک بھر میں 424 ایسے مقامات کی نشاندہی کی ہے جہاں موبائل نیٹ ورک موجود نہیں ہے۔ یہ تقریباً 1,750 کلومیٹر طویل قومی شاہراہ کا علاقہ ہے جو نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے شدید متاثر ہے۔ اتھارٹی کا موقف ہے کہ موبائل سروس نہ ہونے کی وجہ سے حادثات کے دوران بروقت مدد پہنچانا ناممکن ہو جاتا ہے، جو مسافروں کی جان کے لیے خطرہ ہے۔ ٹرائی سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ٹیلی کام کمپنیوں کو ہدایت دے کہ وہ حادثات کا شکار ہونے والے مقامات پر پہنچنے والے مسافروں کو ایڈوائزری ایس ایم ایس یا فلیش الرٹس بھیجیں۔ ان علاقوں کی فہرست بھی فراہم کی گئی ہے جہاں آوارہ مویشیوں کی وجہ سے حادثات کا خطرہ زیادہ رہتا ہے، تاکہ وہاں بھی نیٹ ورک کے ذریعے الرٹس بھیجے جا سکیں۔ ایمرجنسی سروسز نیٹ ورک نہ ہونے سے ایمبولینس یا پولیس کو بروقت اطلاع دینا مشکل ہوتا ہے۔

دہلی میں گھنے کہرے کی وجہ سے 280 سے زیادہ پروازیں تاخیر کا شکار

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) قومی دارالحکومت اور ملک کے دیگر حصوں میں منگل کی صبح گھنے کہرے کی وجہ سے دہلی کے اندرا گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر 280 سے زیادہ پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں اور کچھ منسوخ کر دی گئیں۔ دہلی ایئرپورٹ پر صبح 4 بجے کے بعد حد بصارت کم ہونا شروع ہوئی اور 150 میٹر تک گر گئی۔ صبح 4 بجے کے بعد سے ہی کیٹ-3 طریقہ کار کے تحت آلات کی مدد سے آپریشن شروع کر دیا گیا۔ امرتسر، بھوپال، چنڈی گڑھ، گوہاٹی، وارانسی، رانچی، ہنڈن (غازی آباد) اور دھرم شالہ میں کم بصارت کی وجہ سے فلائٹ آپریشن میں بھی تاخیر ہوئی۔ دہلی ہوائی اڈے کی ویب سائٹ کے مطابق، دہلی سے روانہ ہونے والی کم از کم 20 پروازیں اور دہلی پہنچنے والی کم از کم 260 پروازیں آج تاخیر کا شکار ہوئیں۔ کیٹ-3 طریقہ کار کے لیے رن وے کے ساتھ ساتھ طیارے کا بھی کیٹ-3 آلات سے لیس ہونا ضروری ہے۔ پائلٹ بھی کیٹ-3 میں لینڈنگ اور ٹیک آف کے لیے تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔

سیف عالم کو کیسے بچایا: فورٹیس گروگرام میں

جنوبی ایشیا کی پہلی پیچیدہ ہائبرڈ کارڈیک سرجری

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) گروگرام کے فورٹیس میموریل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹروں نے ایک ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔ جھارکھنڈ کے ضلع پلاموں سے تعلق رکھنے والے 29 سالہ نوجوان سیف عالم، جن کی شہ رگ (Aorta) پھٹ چکی تھی اور زندگی کی امید دم توڑ رہی تھی، انہیں ایک نایاب ہائبرڈ کارڈیک سرجری کے ذریعے نئی زندگی دی گئی ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق جنوبی ایشیا میں اس نوعیت کا یہ پہلا کامیاب آپریشن ہے۔ سیف اسلم تھوراکوابڈومینل ایورٹا (Thoracoabdominal Aorta) کے پھٹنے اور اس کے غیر معمولی پھیلاؤ کا شکار تھے۔ یہ جسم کی وہ سب سے بڑی شریان ہے جو دل سے خون لے کر اہم اعضاء تک پہنچاتی ہے۔ اس حالت میں موت کا خطرہ 100 فیصد کے قریب ہوتا ہے۔ افسوسناک بات یہ تھی کہ جھارکھنڈ کے مقامی ہسپتالوں میں غلط تشخیص کی وجہ سے ان کے سینے میں ٹیوب ڈال دی گئی جس نے اندرونی خون بہنے (Bleeding) کے عمل کو مزید تیز کر دیا اور ان کا دل محض 15 فیصد کام کرنے لگ گیا۔ مریض نے علاج کی خاطر کولکتہ، بنگلور اور شمالی ہندوستان کے کئی بڑے ہسپتالوں کے چکر لگائے لیکن کیس کی پیچیدگی اور موت کے 50 فیصد سے زائد خطرے کے پیش نظر کسی بھی سرجن نے آپریشن کی ہمت نہ کی۔ آخرکار فورٹیس گروگرام کے پرنسپل ڈائریکٹر ڈاکٹر اجیت دھیر اور ان کی ٹیم نے اس چیلنج کو ایک طبی ایمرجنسی کے طور پر قبول کیا۔ ڈاکٹر اجیت دھیر نے بتایا کہ روایتی 'اوپن سرجری' مریض کے لیے جان لیوا ثابت ہو سکتی تھی کیونکہ اس میں فالج اور اعضاء کے ناکارہ ہونے کا شدید خطرہ تھا۔ ہم نے اینڈو ویسکولر ریپیئر اور ہائبرڈ ڈیبرانچمنٹ کا طریقہ اپنایا۔ اس عمل میں شہ رگ کے پھٹے ہوئے حصے کو 'اسٹینٹ گرافٹ' کے ذریعے بند کیا گیا تاکہ گردوں، جگر اور آنتوں کو خون کی سپلائی بحال رہے اور ریڑھ کی ہڈی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ ڈاکٹر آنند کمار (سینئر ڈائریکٹر، کارڈیک اینستھیزیا) نے کہا کہ ایسے نازک مریض کو بے ہوش رکھنا اور بلڈ پریشر کو قابو میں رکھنا کسی پل صراط پر چلنے سے کم نہ تھا، لیکن جدید مانیٹرنگ سسٹم نے اس کام کو آسان بنا۔ صحت یاب ہونے کے بعد سیف عالم نے جذباتی انداز میں کہا میں نے جینے کی امید چھوڑ دی تھی اور کئی ریاستوں کے ہسپتالوں نے مجھے جواب دے دیا تھا۔ میں ڈاکٹر اجیت دھیر اور فورٹیس کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا کیا۔"

دہلی میں گھر میں آگ لگنے سے

ڈی ایم آر سی ملازم، اہلیہ اور بیٹی کی موت

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) شمال مغربی دہلی میں منگل کو علی الصبح ایک گھر میں اچانک آگ لگنے سے شوہر، اہلیہ اور ان کی بیٹی کی موت ہو گئی۔ فائر ڈپارٹمنٹ کے مطابق مکند پور میں دہلی میٹرو ریل کارپوریشن (ڈی ایم آر سی) کے فلیٹ میں آگ لگنے کے بارے میں رات 2:39 بجے ایک کال موصول ہوئی۔ فائر ڈپارٹمنٹ نے فوری طور پر 6 فائر انجنوں کو جائے وقوعہ پر روانہ کیا اور ایک گھنٹے میں آگ پر قابو پا لیا گیا اور صبح 3:30 بجے تک مکمل طور پر بجھا دیا گیا۔ فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے بعد میں گھر سے تینوں افراد کی جلی ہوئی لاشیں نکال لیں۔ حکام نے بتایا کہ مرنے والوں کی شناخت اجے ول (45)، ان کی اہلیہ نیلم (38) اور ان کی بیٹی جانوی (10) کے طور پر ہوئی ہے۔ آگ بجھانے کے دوران ایک فائر بریگیڈ کے اہلکار کو معمولی چوٹیں آئیں اور بعد میں اسے ہسپتال لے جایا گیا جہاں اسے ضروری طبی امداد دی گئی۔ آگ لگنے کی اصل وجہ فی الحال معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ ڈی ایم آر سی نے ایک بیان میں کہا کہ مکند پور میں دہلی میٹرو رہائشی کالونی کے ایک فلیٹ میں آگ لگنے کی اطلاع ملی، جس کے نتیجے میں کارپوریشن کے ملازم اجے ول، ان کی اہلیہ اور بیٹی کی موت ہو گئی۔ ڈی ایم آر سی کے مطابق یہ واقعہ تقریباً 2:34 بجے پیش آیا اور فوری رسپونس اور کوششوں کے باوجود خاندان کے افراد اپنے بیڈروم میں مردہ پائے گئے۔ ایک سینئر اہلکار نے کہا کہ پولیس اس افسوسناک واقعے کے ارد گرد کے حالات کی تحقیقات کر رہی ہے۔" ڈی ایم آر سی نے کہا کہ وہ پولیس حکام کے ساتھ مکمل تعاون کر رہا ہے اور غم کی اس گھڑی میں مرنے والوں کے اہل خانہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ ڈی ایم آر سی کے پرنسپل ایگزیکٹو ڈائریکٹر (کارپوریٹ کمیونیکیشنز) انوج دیال نے کہا کہ یہ نقصان پورے ڈی ایم آر سی خاندان کے لیے ایک دل دہلا دینے والا لمحہ ہے۔"

امیزون پے نے ہندوستان میں فکسڈ ڈپازٹ کی شروعات کی

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) ادائیگی سہولت پلیٹ فارم امیزون پے نے ہندوستان میں اپنی خدمات کو وسعت دیتے ہوئے منگل کو فکسڈ ڈپازٹ سہولت کے آغاز کا اعلان کیا۔ امیزون پے نے ایک پریس ریلیز میں بتایا کہ اس نے اس کے لیے دو بڑی غیر بینکاری مالیاتی کمپنیوں (این بی ایف سی) شری رام فائنانس اور بجاج فائنانس کے ساتھ ساتھ پانچ بینکوں - شوالک اسمال فائنانس بینک، سوریہ دے اسمال فائنانس بینک، ساؤتھ انڈین بینک، سلائس اور اتکرش اسمال فائنانس بینک کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری کی ہے۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ صارفین امیزون پے پر صرف 1,000 روپے سے فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ کھول سکتے ہیں۔ اس کے لیے انہیں متعلقہ بینک میں بچت کھاتہ کھولنے کی ضرورت بھی نہیں ہوگی۔ شراکت دار ادارے سالانہ آٹھ فیصد تک سود کی پیشکش کر رہے ہیں۔ تمام شراکت دار بزرگ شہریوں کو اضافی 0.5 فیصد سود فراہم کرتے ہیں۔ شری رام فائنانس خواتین سرمایہ کاروں کو بھی 0.5 فیصد تک اضافی سود کی پیشکش کر رہا ہے۔ امیزون پے کے چیف ایگزیکٹو آفیسر وکاس بنسل نے کہا کہ ہندوستان میں یقینی آمدنی والی کمپنی کافی مقبول ہیں، کیونکہ ان کی ساخت سادہ ہوتی ہے، منافع یقینی ہوتا ہے اور خطرہ کم ہوتا ہے۔ نئے سال کے آغاز میں ہم صارفین کے لیے اختیارات کو بڑھا رہے ہیں اور انہیں اپنی بچت پر بہتر منافع حاصل کرنے میں مدد کر رہے ہیں، تاکہ وہ 2026 کے اپنے مالیاتی اہداف کے لیے مضبوط بنیاد بنا سکیں۔ امیزون پے پہلے ہی یو پی آئی ادائیگی، قرض کی سہولت، بل ادائیگی، سفری بکنگ جیسی خدمات فراہم کرتا ہے۔ اب سرمایہ کاری کی مصنوعات بھی اس میں شامل ہو گئی ہیں۔ شراکت دار بینکوں کے ساتھ کی گئی فکسڈ ڈپازٹ پر فی جمع کنندہ فی بینک پانچ لاکھ روپے تک کی انشورنس سکیورٹی ملتی ہے۔ صارفین امیزون پے کے ذریعے براہ راست فکسڈ ڈپازٹ فیچر کا استعمال کر سکتے ہیں، جہاں وہ شراکت دار اداروں کی پیشکشوں کا موازنہ کر سکتے ہیں، اپنی پسند کا بینک یا این بی ایف سی اور مدت منتخب کر سکتے ہیں۔

چاول اور دالوں کی قیمتوں میں اضافہ، گیہوں اور چینی کی قیمتیں مستحکم

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) ملکی تھوک اجناس بازاروں میں منگل کے روز چاول کی اوسط قیمتوں میں اضافہ درج کیا گیا۔ چاول کے ساتھ ساتھ دالوں میں بھی تیزی رہی، جبکہ گیہوں اور چینی کی قیمتیں تقریباً مستحکم رہیں۔ خوردنی تیلوں کی قیمتوں میں ملا جلا رجحان دیکھنے میں آیا۔ درمیانی درجے کے چاول کی اوسط قیمت 19 روپے بڑھ کر 3,866 روپے فی کوئنٹل ہو گئی۔ گیہوں 2,849 روپے فی کوئنٹل پر تقریباً مستحکم رہا، جبکہ آٹے کی قیمت میں پانچ روپے فی کوئنٹل کی کمی درج کی گئی۔ دالوں میں مجموعی طور پر تیزی رہی۔ اُڑد دال اوسطاً 31 روپے اور مونگ دال 30 روپے فی کوئنٹل مہنگی ہو گئی۔ مسور دال کی قیمت میں 28 روپے اور تور دال میں 21 روپے فی کوئنٹل کا اضافہ ہوا، جبکہ چنا دال بھی 14 روپے فی کوئنٹل مضبوط ہوئی۔ بین الاقوامی منڈیوں میں ملیشیا کے برسا ملیشیا ڈیریویٹو ایکسچینج میں پام آئل کے مارچ فیوچر 22 رنگٹ گر کر 3,992 رنگٹ فی ٹن رہ گئے۔ امریکہ میں مارچ کے سویا تیل کے فیوچر بھی 0.10 فیصد کمی کے ساتھ 49.82 ڈالر پر بند ہوئے۔ ملکی بازاروں میں مونگ پھلی کے تیل کی اوسط قیمت میں 21 روپے کی کمی آئی۔ سرسوں کا تیل 17 روپے اور سویا تیل پانچ روپے فی کوئنٹل سستا ہوا، جبکہ وناسپتی گھی میں 26 روپے کی تیزی درج کی گئی۔

اسرو نے ہندوستانی شمسی طبیعیات کمیونٹی سے آدتیہ-ایل 1 کے مشاہداتی وقت کے لیے تحقیقی تجاویز طلب کیں

چنئی، 06 جنوری (یو این آئی) ہندوستان کے خلائی سائنس پروگرام میں آدتیہ-ایل 1 مشن ایک اہم سنگ میل ہے، جو سورج اور زمین کے درمیان ایل 1 پوائنٹ' سے سورج کا مسلسل اور جامع مشاہدہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مشن سے حاصل ہونے والا سائنسی ڈیٹا باقاعدگی سے عوامی سطح پر جاری کیا جاتا ہے تاکہ عالمی سائنسی برادری اسے استعمال کر سکے۔ اس وقت 23 ٹی بی سے زائد ڈیٹا عوامی دسترس میں دستیاب ہے اور کئی اہم سائنسی نتائج بین الاقوامی پیئر ریویوڈ جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔

سونیا گاندھی کی صحت مستحکم، علاج ٹھیک چل رہا ہے: ڈاکٹر

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) یہاں گنگا رام اسپتال میں کانگریس پارلیمانی پارٹی کی رہنما سونیا گاندھی کا علاج کرنے والی ڈاکٹروں کی ٹیم کا کہنا ہے کہ علاج ٹھیک چل رہا ہے اور ان کی صحت مستحکم ہے۔ محترمہ گاندھی کو پیر کی رات سانس لینے میں دشواری کی وجہ سے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ انہیں گزشتہ دو دنوں سے کھانسی ہو رہی تھی اور ہلکی ہلکی دوا لے رہی تھیں۔ تاہم کل شام ان کی حالت مزید بگڑ گئی اور انہیں اسپتال لایا گیا، جہاں طبی ٹیسٹوں سے معلوم ہوا کہ اسے سردی کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ موسم اور آلودگی کے اثرات سے ان کا دمہ بڑھ گیا تھا۔ وہ اب صحت یاب ہو رہی ہیں لیکن احتیاطی تدابیر کے طور پر انہیں داخل کرایا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان کا علاج جاری ہے اور صحت یاب ہو رہی ہیں، لیکن فی الحال وہ زیر نگرانی ہیں۔ کانگریس لیڈر کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں کے مطابق ان کی صحت فی الحال مستحکم ہے اور وہ علاج کے لیے اچھا رسپونس دے رہی ہیں۔ جب ان سے ہسپتال سے ڈسچارج ہونے کے بارے میں پوچھا گیا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ انہیں شدید سردی ہے، اس لیے بہتر ہوگا کہ انہیں ایک یا دو دن طبی نگرانی میں رکھا جائے۔ محترمہ گاندھی کو بدھ یا جمعرات کو ڈسچارج ہونے کی امید ہے۔ محترمہ گاندھی کو اس سے پہلے جون میں اسی اسپتال میں بھرتی کرایا گیا تھا۔ اس وقت انہیں پیٹ سے متعلق معاملوں میں تکلیف تھی۔

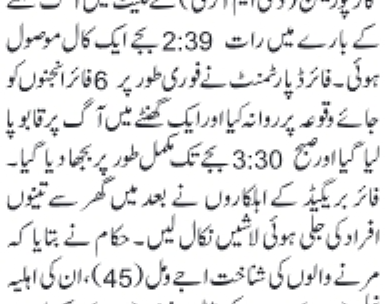

دہلی میں اے کیو آئی خراب زمرے میں برقرار

نئی دہلی، 6 جنوری (یو این آئی) نئی دہلی میں منگل کے روز گھنے کہرے کی چادر چھائی رہی، جس کے باعث شہر کے کئی حصوں میں اے کیو آئی "خراب" زمرے میں برقرار رہا۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے اعداد و شمار کے مطابق دہلی کا مجموعی اے کیو آئی 288 ریکارڈ کیا گیا، جو کہ "خراب" زمرے میں شمار ہوتا ہے۔ انتہائی آلودہ علاقوں میں صورتِ حال مزید خراب رہی، جن میں آنند وہار (343)، آر کے پورم (324)، جواہر لال نہرو اسٹیڈیم (313)، دوارکا (307)، اشوک وہار (302) اور آئی ٹی او (286) شامل ہیں۔ جہاں زیادہ تر علاقوں میں ہوا صحت کے لیے نقصان دہ رہی، وہیں کچھ جگہوں پر نسبتاً بہتر پائی گئی۔ سی پی سی بی کے مطابق بوانا میں اے کیو آئی 194 اور آئی جی آئی ہوائی اڈہ علاقے میں 185 ریکارڈ کیا گیا۔ قومی راجدھانی اور شمالی ہندوستان کے کئی حصوں میں صبح کے وقت گھنا کہرا چھایا رہا، جس سے حدِ نگاہ کم ہو گئی اور فضائی و سڑک نقل و حمل متاثر ہوئی۔ کم حدِ نگاہ کے باعث دہلی ہوائی اڈے پر علی الصبح طیاروں کی آمد و رفت کے لیے "کیٹ تھری" طریقہ کار نافذ کیا گیا۔ دہلی ایئرپورٹ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ اگرچہ کیٹ تھری حالات کے تحت پروازوں کی آمد و روانگی جاری ہے، تاہم بعض پروازوں میں تاخیر ممکن ہے۔ دہلی ہوائی اڈے نے مسافروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پروازوں کی تازہ ترین معلومات کے لیے اپنی متعلقہ ایئر لائن کمپنیوں سے رابطہ کریں۔ اس سے قبل ہندوستان کے محکمہ موسمیات نے منگل کی صبح تک مشرقی اتر پردیش، ہریانہ، چنڈی گڑھ، مدھیہ پردیش اور پنجاب سمیت کئی علاقوں کے لیے "گھنے" سے "انتہائی گھنے" کہرے کا الرٹ جاری کیا تھا۔ محکمہ موسمیات نے حدِ نگاہ میں کمی کے سبب سڑک، ریل اور فضائی سفر میں خلل پڑنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔

روزنامہ آفاق سرینگر
Daily Afaaq Kashmir
Wednesday 07 January 2026

عمان میں رہائش کیلئے نیا قانون نافذ

مسقط، 6 جنوری (یو این آئی) عمان میں کرایہ داروں اور مالکان کے حقوق ڈیجیٹل سرکاری خدمات کے دائرہ کار میں توسیع کی جانب اہم پیش رفت قرار درخواستیں کرایہ داری تنازعات کے فیصلے کی کمیٹی کو جمع کرائی جا سکیں گی، جن جائے گا۔ فیصلے کے مطابق کمیٹی کے سیکریٹری کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ درخواستوں کو کمپیوٹر ڈیٹا میں درج کرے اور جمع کرانے کے سات دن کے اندر انہیں سماعت کے لیے شیڈول مقرر کرنے کی غرض سے چیئرمین کو ارسال کرے۔ فریقین کو سماعت کی تاریخ سے متعلق اطلاع ای میل سے دی جائے گی، تاہم اگر یہ اطلاع ممکن نہ ہو تو قانون کے مطابق متبادل طریقہ کار اختیار کیا جائے گا۔ اگرچہ بنیادی طریقہ کار الیکٹرانک ہوگا، تاہم کمیٹی کے چیئرمین کو ضرورت پڑنے پر فریقین کی ذاتی حاضری طلب کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اسی طرح فریقین بھی الیکٹرانک نظام کے ذریعے ذاتی حاضری کی درخواست دے سکتے ہیں، جس پر کمیٹی سات ورکنگ دنوں کے اندر فیصلہ کرنے کی پابند ہوگی۔ ضابطے میں منظور شدہ تکنیکی اور سائبر سیکورٹی معیارات پر عمل درآمد کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے، اب یہ فیصلہ عملاً نافذ العمل ہو چکا ہے جو عمان میں ڈیجیٹل تبدیلی اور تنازعات کے موثر حل کے حکومتی اقدامات کو مزید مضبوط بناتا ہے۔

منظم کرنے کے لیے کرایہ داری سے متعلق نیا قانون نافذ کر دیا گیا ہے، جس پر تمام مالکانِ مکان کے لیے عمل کرنا لازم ہوگا۔ عمان میں کرایہ داری کے تنازعات کے حل کے لیے ایک نیا ڈیجیٹل نظام متعارف کرایا گیا ہے جس میں سرکاری فیس بھی شامل ہے اور تمام کارروائیاں کمپیوٹرائزڈ طریقے سے کی جائیں گی۔ عمان کی وزارتِ داخلہ نے کرایہ داری تنازعات کے کمپیوٹرائزڈ قواعد و ضوابط متعارف کرا دیے ہیں، جسے تنازعات کے حل کو موثر بنانے اور دیا جا رہا ہے۔ وزارتِ داخلہ کی جانب سے جاری کردہ فیصلے کے تحت رہائشی، تجارتی اور صنعتی جائیدادوں کے مالکان اور کرایہ داروں کے درمیان تنازعات کو کمپیوٹرائزڈ طریقے سے نمٹانے کے لیے باضابطہ فریم ورک قائم کیا گیا ہے۔ یہ فیصلہ کرایہ دار اور مالک مکان کے تعلقات، دیوانی و تجارتی طریقہ کار، قانونِ شہادت اور لین دین سے متعلق موجودہ قوانین کی بنیاد پر جاری کیا گیا ہے۔ نئے ضوابط کے مطابق کرایہ داری تنازعات کے فیصلے کے لیے کمپیوٹرائزڈ کے ساتھ قانون کے مطابق درکار معاون دستاویزات بھی فراہم کرنا ہوں گی۔ درخواست گزاروں کو تمام فریقین کی رابطہ معلومات، بشمول فون نمبرز اور ای میل ایڈریسز، کے ساتھ ساتھ مقررہ سرکاری فیس کی ادائیگی کا ثبوت بھی جمع کرانا ہوگا۔ کمیٹی کے چیئرمین کی اجازت کے بغیر مقدمے سے متعلق دستاویزات تک رسائی، ان کی ترسیل یا نقول بنانے کی اجازت نہیں ہوگی، جبکہ عدالتی کارروائی کو فریقین کے دستخط کے بغیر الیکٹرانک منٹس میں ریکارڈ کیا

'ایران کو دوبارہ عظیم بنائیں' سوشل میڈیا پر امریکی سینیٹر کی تصویر سے ہلچل

واشنگٹن، 6 جنوری (یو این آئی) امریکی سینیٹر لنڈسے گراہم نے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ساتھ اپنی ایک تصویر شیئر کی ہے جس میں وہ ایک دستخط شدہ ٹوپی تھامے ہوئے ہیں جس پر لکھا ہے "میک ایران گریٹ اگین"۔ اس تصویر نے ایران کے ساتھ ممکنہ نئی جنگ کے خدشات کو مزید ہوا دے دی ہے، دوسری طرف سوشل میڈیا پر اس تصویر نے آگ لگا دی ہے اور صارفین نے سینیٹر گراہم پر زبردست تنقید کی، ٹرمپ کے حوالے سے ان کے پرانے ٹویٹس شیئر کیے گئے، ایک ٹویٹ میں لکھا تھا "اگر ہم ٹرمپ کو نامزد کریں گے تو ہم تباہ ہو جائیں گے اور ہم اس کے مستحق ہوں گے۔" سینیٹر گراہم ڈونلڈ ٹرمپ کے اتحادی اور جارحانہ خارجہ پالیسی کے حامی سمجھے جاتے ہیں، انھوں نے یہ تصویر پیر کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر پوسٹ کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ٹرمپ نے امریکہ کو اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک دونوں محاذوں پر مضبوط بنایا ہے۔ ریپبلکن سینیٹر نے لکھا "خدا ہمارے کمانڈر ان چیف اور ان تمام بہادر مردوں اور عورتوں کو سلامت رکھے جو ان کے ماتحت خدمات انجام دے رہے ہیں۔" انھوں نے مزید کہا "مجھے ایک امریکی ہونے پر فخر ہے۔ خدا ایران کے ان بہادر لوگوں کو برکت دے اور تحفظ فراہم کرے جو ظلم و جبر کے خلاف کھڑے ہیں۔" واضح رہے کہ ایران سے متعلق یہ ٹوپی ٹرمپ کے نعرے "میک امریکہ گریٹ اگین" کے طرز پر تیار کی گئی ہے اور بظاہر ایران میں حکومت کی تبدیلی کی جانب اشارہ سمجھی جا رہی ہے۔ یہ تصویر ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ٹرمپ امریکہ کی جانب سے وینزویلا کے صدر نکولس مادورو (جو تہران کے اتحادی ہیں) کو اغوا کیے جانے کے بعد، ایران کو مسلسل دھمکیاں دے رہے ہیں۔ یہ تصویر اتوار کی رات لی گئی، جب گراہم فلوریڈا سے واشنگٹن ڈی سی جاتے ہوئے ایئر فورس ون میں صدر ٹرمپ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ اس سے قبل گراہم نے ایک انٹرویو میں (جس میں یہی ٹوپی بھی دکھائی گئی تھی) ایرانی حکومت کا تختہ الٹنے کے حق میں دلائل دیے تھے۔ سینیٹر کا کہنا تھا کہ ایران میں حکومت مخالف وقفے وقفے سے ہونے والے مظاہروں کے باوجود ٹرمپ نے ایرانی عوام سے منہ نہیں موڑا۔ "تو میں دعا اور امید کرتا ہوں کہ 2026 وہ سال ہو جب ہم ایران کو دوبارہ عظیم بنائیں گے۔" یاد رہے کہ گزشتہ روز، ٹرمپ نے اپنے انتباہ کا اعادہ کیا تھا کہ اگر سیکیورٹی فورسز نے مظاہرین کو مارا تو امریکہ ایرانی حکومت کے خلاف فوجی مداخلت کرے گا۔ ایرانی حکام نے ٹرمپ کی دھمکیوں کو مسترد کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ وہ اپنے ملک کے خلاف کسی بھی امریکی حملے کا مقابلہ کریں گے۔

جنوبی کوریا کے صدر نے گنجا پن کو سنگین مسئلہ قرار دے

سیئول، 6 جنوری (یو این آئی) جنوبی کوریا کے صدر نے حیران کن طور پر گنجے پن کو ملک کے لیے ایک نیا اور سنگین مسئلہ قرار دیتے ہوئے اسے 'بقا کا معاملہ' قرار دیا ہے اور اس کے لیے حکومتی معاونت پر نمٹنے کے لیے سرکاری سطح پر مدد، تحقیق اور ممکنہ سبسڈی کی تجاویز بھی پیش کی ہیں۔ صدر کے اس بیان کے بعد ملک بھر میں ایک نئی بحث چھڑ گئی ہے، جس نے عوامی رائے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

زور دیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق صدر لی جے میونگ کا کہنا ہے کہ بالوں کا جھڑنا محض ظاہری مسئلہ نہیں بلکہ یہ ذہنی دباؤ، خود اعتمادی میں کمی اور سماجی مسائل کا باعث بنتا ہے، جسے سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس مسئلے سے ایک طبقہ اس اقدام کو عوامی صحت اور ذہنی فلاح و بہبود کے لیے مثبت قدم قرار دے رہا ہے، جبکہ دوسرا طبقہ اسے حکومت کی ترجیحات پر سوالیہ نشان سمجھتا ہے اور ملک کو درپیش اہم معاشی اور سماجی مسائل کے حل پر زور دیتا ہے۔

ملائیشیا کے سابق وزیر اعظم ماتژ محمد گر گئے، اسپتال منتقل

کوالالمپور، 6 جنوری (یو این آئی) ملائیشیا کے سابق وزیر اعظم ماتژ محمد اپنی رہائش گاہ میں گر گئے، انہیں اسپتال منتقل کر دیا گیا۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق ملائیشیا کے بزرگ سیاستدان اور سابق وزیر اعظم ماتژ محمد کو گھر میں گرنے کے بعد اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ سابق وزیر اعظم ماتژ محمد کے معاون سوفی یوسف نے کہا کہ طبی رپورٹ کا ابھی انتظار ہے، لیکن ڈاکٹروں کو ان کے ہپ میں فریکچر کا شبہ ہے۔ خبر ایجنسی کے مطابق وہ ملائیشیا دارالحکومت کوالالمپور کے نیشنل ہارٹ انسٹی ٹیوٹ (آئی جے این) میں داخل ہیں، ماتژ منگل کی صبح تقریباً 7:40 بجے گھر میں گرے۔ 99 سالہ ماتژ محمد کو پہلے بھی دل کی تکلیف رہی ہے اور ان کی سرجریز بھی ہو چکی ہیں جب کہ انہیں آخری مرتبہ جولائی میں اسپتال داخل ہونا پڑا تھا۔ واضح رہے کہ ماتژ محمد پہلی مرتبہ 1981 سے 2003 اور پھر 2018 سے 2020 تک ملائیشیا کے وزیر اعظم رہے، انہیں 2 دہائیوں سے زیادہ عرصہ ملائیشیا کے وزیر اعظم رہنے کا اعزاز حاصل رہا ہے۔

موبائل فون کے بغیر گھبراہٹ؟ یو اے ای کے ڈاکٹرز نے نوموفوبیا کے بڑھتے رجحان پر خبردار کر دیا

لنڈن/۶ جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) اسکول بسوں سے لے کر رات گئے دفتری چیٹس تک، اسمارٹ فون کا ہماری روزمرہ زندگی سے جدا ہونا تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ موبائل فون کام، خاندان، تحفظ اور سماجی رابطے کا بنیادی ذریعہ ہے، تاہم ماہرینِ صحت خبردار کر رہے ہیں کہ فون سے دور ہونے پر بے چینی محسوس کرنا محض عادت نہیں بلکہ ایک سنجیدہ ذہنی مسئلہ بھی بن سکتا ہے۔ طبی ماہرین اس کیفیت کو نوموفوبیا قرار دیتے ہیں، یعنی موبائل فون کے بغیر رہنے کا غیر منطقی خوف یا اضطراب۔ انٹرنیشنل جرنل آف ریسرچ اسٹڈیز ان ایجوکیشن میں شائع ایک تحقیق کے مطابق امریکا میں 94 فیصد موبائل صارفین کسی نہ کسی حد تک نوموفوبیا کا شکار ہیں۔ اگرچہ یہ تحقیق امریکا تک محدود ہے، مگر مشرق وسطیٰ اور خاص طور پر یو اے ای میں کام کرنے والے ماہرینِ نفسیات کا کہنا ہے کہ یہی علامات یہاں بھی تیزی سے سامنے آ رہی ہیں۔ ڈاکٹرز کے مطابق نوموفوبیا اکثر لوگ خود پہچان نہیں پاتے، بلکہ یہ خاموش علامات کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ فون ہاتھ میں نہ ہونے پر نیند کی خرابی، چڑچڑاپن، بے چینی، توجہ میں کمی اور ذہنی دباؤ جیسی شکایات عام ہو جاتی ہیں۔ این ایم سی رائل اسپتال ابوظہبی کے ماہرِ نفسیات ڈاکٹر عمر بن عبدالعزیز کا کہنا ہے کہ کلینک میں شاذ و نادر ہی کوئی مریض نوموفوبیا کی شکایت لے کر آتا ہے، لیکن اس کے اثرات نیند، موڈ اور روزمرہ کارکردگی میں واضح نظر آتے ہیں۔ یو اے ای میں طلبا اور نوجوانوں پر کی گئی مختلف تحقیقات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ موبائل فون کا حد سے زیادہ استعمال خراب نیند اور ذہنی دباؤ سے جڑا ہوا ہے۔ ڈاکٹر عبدالعزیز کے مطابق مسئلہ فون کے زیادہ استعمال کا نہیں بلکہ توازن اور خود پر قابو کھونے کا ہے۔ جب فون کے بغیر رہنا مسلسل ذہنی پریشانی، تعلقات میں خرابی یا کام اور تعلیم پر منفی اثر ڈالنے لگے تو یہ ایک سنجیدہ مسئلہ بن جاتا ہے۔ ماہرین خبردار کرتے ہیں کہ فون سے دور ہونے پر شدید گھبراہٹ، بار بار استعمال کم کرنے میں ناکامی، نیند کا متاثر ہونا، گھر والوں سے دوری اور گھریلو تنازعات ایسے خطرے کے اشارے ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ خاص طور پر نوجوانوں میں آن لائن توثیق پر جذباتی انحصار ایک اہم انتباہ سمجھا جاتا ہے۔ میڈ کیئر کامالی کلینک دبئی کی کلینیکل سائیکولوجسٹ سری وودھیا سرینواس کے مطابق نوموفوبیا اب تھراپی رومز میں زیادہ نظر آنے لگا ہے، اگرچہ مریض خود اس اصطلاح سے واقف نہیں ان کا کہنا ہے کہ فون سے دوری پر بے چینی، گھبراہٹ، بے سکونی، نیند کی خرابی اور توجہ میں کمی نوجوانوں میں عام علامات بنتی جا رہی ہیں، خاص طور پر ایسے معاشرے میں جہاں ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی زندگی کا لازمی حصہ ہے۔ ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ مسئلے کا حل فون پر مکمل پابندی نہیں بلکہ توازن کی بحالی ہے۔ ڈاکٹر عبدالعزیز کے مطابق علاج میں عملی اور تدریجی تبدیلیوں پر زور دیا جاتا ہے، جیسے سونے کے وقت فون کو بیڈروم سے باہر رکھنا، آہستہ آہستہ فون سے دور رہنے کی عادت ڈالنا اور غیر ضروری نوٹیفکیشنز کم کرنا۔ نوجوانوں کے معاملے میں والدین کا خود متوازن رویہ اپنانا اور واضح مگر متفقہ حدود طے کرنا زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ دوسری جانب انٹرنیشنل ماڈرن اسپتال دبئی کے ماہرِ نفسیات ڈاکٹر شاجو جارج کا کہنا ہے کہ اگرچہ نوموفوبیا کو باضابطہ ذہنی بیماری کے طور پر ابھی تسلیم نہیں کیا گیا، مگر کلینکس میں اس کی اسکریننگ بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق فون سے محرومی پر دل کی دھڑکن تیز ہونا، پسینہ آنا، کپکپی، گھبراہٹ اور سانس کی بے ترتیبی جیسی جسمانی علامات اب معمول بنتی جا رہی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یو اے ای میں اگرچہ اس حوالے سے بڑے پیمانے پر اعداد و شمار ابھی محدود ہیں، مگر علاقائی رجحانات واضح طور پر یہی بتاتے ہیں کہ خاص طور پر نوجوان اور خواتین اس مسئلے سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، جو جدید ڈیجیٹل طرزِ زندگی میں توازن کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

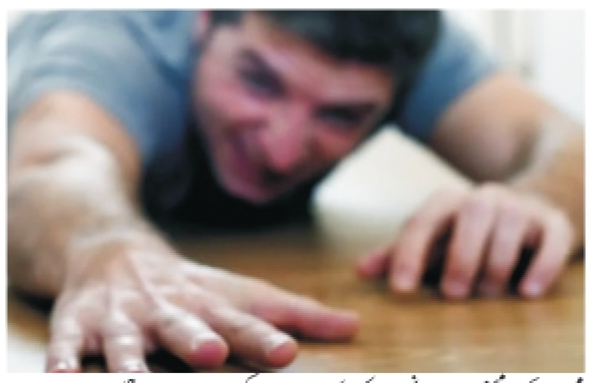

امریکی حملے کے بعد ایلون مسک کا وینزویلا کیلئے کا بڑا اعلان، مفت انٹرنیٹ سروس دینے کا اعلان

نیویارک، 6 جنوری (یو این آئی) دنیا کے امیر ترین شخص ایلون مسک نے امریکہ کی جانب سے متنازع حملے کے بعد وینزویلا میں مفت انٹرنیٹ سروس دینے کا اعلان کر دیا۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے بیان میں ایلون مسک نے لکھا کہ وینزویلا میں 3 فروری سے مفت انٹرنیٹ سروس فراہم کریں گے۔ امریکی میڈیا رپورٹ کے مطابق ایلون مسک نے اسٹار لنک کی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے کہا کہ وینزویلا میں مسلسل رابطے کو یقینی بنانے کے لیے فری انٹرنیٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ نے وینزویلا پر حملہ کر کے صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ کو پکڑ کر امریکہ منتقل کر دیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وینزویلا میں حکومت کی تبدیلی تک ملک کا نظام امریکہ چلائے گا۔ یہ اقدام ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب امریکہ نے وینزویلا میں ایک بڑے پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے صدر نکولس مادورو کو گرفتار کیا۔ امریکی آپریشن کے بعد دارالحکومت کراکس اور قریبی ریاست مرانڈا کے بعض علاقوں میں بجلی اور انٹرنیٹ کی بندش کی اطلاعات سامنے آئی تھیں۔

فوج کو دوبارہ وینزویلا بھیجنے کیلئے کسی قانون سازی کی ضرورت نہیں: ٹرمپ

واشنگٹن، 6 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ وینزویلا کے ساتھ حالتِ جنگ میں نہیں، ساتھ یہ بھی واضح کر دیا کہ وینزویلا میں اگلے 30 دن کے دوران نئے الیکشن نہیں ہوں گے۔ امریکی میڈیا کو انٹرویو کے دوران صدر ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ہم وہاں فوری طور پر انتخابات نہیں کرا سکتے کیونکہ اس وقت عوام کے لیے ووٹ ڈالنا بھی ممکن نہیں، ہمیں پہلے ملک کو دوبارہ سنبھالنا ہوگا اور اس میں وقت لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ امریکی فوج کو دوبارہ وینزویلا بھیجنے کے لیے قانون سازی کی ضرورت نہیں، وینزویلا کے توانائی کے شعبے کی بحالی کے لیے تیل کمپنیوں کی مدد کریں گے جس پر بھاری سرمایہ کاری درکار ہوگی اس قسم کے پروجیکٹ کے لیے 18 ماہ سے کم وقت لگ سکتا ہے۔ صدر ٹرمپ نے بتایا کہ امریکہ وینزویلا میں طویل المدتی بنیادوں پر کردار ادا کرے گا اور مستقبل کے اقدامات مرحلہ وار کیے جائیں گے۔ ٹرمپ کا کہنا تھا ہم وینزویلا کے ساتھ جنگ میں نہیں ہیں، ہم منشیات فروشوں کے خلاف جنگ میں ہیں، ان لوگوں کے خلاف جو اپنے قیدیوں، منشیات کے عادی افراد اور ذہنی مریضوں کو ہمارے ملک میں بھیجتے ہیں۔ انٹرویو میں ٹرمپ نے بتایا کہ امریکہ کی جانب سے وینزویلا سے متعلق معاملات کی نگرانی کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی گئی ہے، جس میں وزیر خارجہ مارکو روبیو، وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ سمیت دیگر شامل ہیں۔

وینزویلا کے بعد ٹرمپ کے ممکنہ اگلے ہدف

واشنگٹن، 6 جنوری (یو این آئی) صدر ٹرمپ نے 2026 کا آغاز ایک حیران کن اور متنازع فوجی کارروائی سے کیا، جس میں وینزویلا کے رہنما نکولس مادورو کو گرفتار کر کے امریکی خارجہ پالیسی میں غیر ملکی مداخلت کے نئے خطرات کو اجاگر کیا۔ ٹائم میگزین کی رپورٹ کے مطابق یہ اقدام ایسے وقت سامنے آیا جب ٹرمپ نے 2025 میں نوبل امن انعام نہ جیتنے کے بعد اپنی بین الاقوامی ساکھ کو دوبارہ مضبوط کرنے کی کوشش کی۔ کراکس میں اس کارروائی نے واضح کیا کہ وہ وہی سخت گیر حکمتِ عملی اختیار کر رہے ہیں جس کے خلاف وہ خود مہم چلاتے رہے، جس سے دنیا بھر میں تشویش پیدا ہوئی کہ دیگر ممالک بھی ممکنہ ہدف بن سکتے ہیں۔ ٹرمپ اور کولمبیا کے صدر گستاوو پیڈرو کے تعلقات پہلے ہی کشیدہ ہیں اور ٹرمپ نے پیڈرو کو منشیات کے غیر قانونی رہنما قرار دیتے ہوئے کولمبیا میں ممکنہ فوجی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ کیوبا کے حوالے سے ان کے بیانات میں تضاد نظر آیا، ایک طرف انہوں نے اسے ناکام قرار دیا، مگر بعد میں کہا کہ مداخلت کی ضرورت نہیں، یہ خود گر جائے گا۔ وینزویلا کی کارروائی نے ٹرمپ کی گرین لینڈ کو امریکہ میں شامل کرنے کی پرانی خواہش کو دوبارہ اجاگر کیا، جس پر ڈنمارک کی وزیر اعظم میٹے فریڈرکسن نے سختی سے تردید کی۔ اس کے علاوہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کولمبیا کو بھی خبردار کر چکے ہیں۔

مصر میں منشیات کے بحالی مرکز میں آگ لگنے سے چھ افراد ہلاک

قاہرہ، 6 جنوری (یو این آئی) مصر کے دارالحکومت قاہرہ کے شمال میں واقع صوبہ قلیوبیہ میں منشیات کی بحالی کے ایک مرکز میں پیر کو آگ لگنے سے چھ افراد ہلاک اور سات دیگر زخمی ہو گئے۔ سرکاری میڈیا نے یہ اطلاع دی۔ سرکاری اخبار الیوم کی رپورٹ کے مطابق اطلاع ملنے پر سیکورٹی فورسز اور شہری تحفظ کے یونٹ، فائر انجنوں اور ایمبولینسوں کی مدد سے، بنہا قصبے میں جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔

منشیات اسمگلنگ میں ملوث

افغان پناہ گزین جرمنی سے ملک بدر

برلن، 6 جنوری (یو این آئی) مجرمانہ سرگرمیوں کی وجہ سے جرمنی اور ترکیے سے افغان مہاجرین کی ملک بدری کا سلسلہ جاری ہے۔ افغان میڈیا کے مطابق جرائم میں ملوث ایک اور افغان پناہ گزین کو جرمنی سے ملک بدر کر دیا گیا، یہ شخص منشیات اسمگلنگ میں ملوث تھا۔ افغان میڈیا کے مطابق 2025 میں 83 افغان پناہ گزینوں کو جرمنی سے نکالا جا چکا ہے۔

برطانیہ اور فرانس نے گرین لینڈ پر قبضے کی امریکی دھمکی کو مسترد کر دیا

لندن، 6 جنوری (یو این آئی) برطانوی وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر نے گرین لینڈ پر ڈنمارک کے موقف کو درست قرار دیا۔ ایک بیان میں وزیر اعظم سر کیئر اسٹارمر کا کہنا تھا کہ گرین لینڈ کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق وہاں کے عوام اور ڈنمارک کے حکمرانوں کا ہے اور برطانیہ اس مسئلے پر ڈنمارک کی وزیر اعظم کے ساتھ کھڑا ہے۔ ادھر فرانس نے بھی گرین لینڈ کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا ہے، ترجمان فرانسیسی وزارتِ خارجہ کا کہنا ہے کہ سرحدیں طاقت سے تبدیل نہیں کی جا سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ گرین لینڈ، گرین لینڈ کے عوام اور ڈنمارک کے عوام کا ہے اور یہ ان پر منحصر ہے کہ وہ اس کے ساتھ کیا کریں۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ وینزویلا کے معاملے میں عالمی قوانین کا احترام نہیں کیا گیا، سلامتی کونسل کے مستقل اراکین جیسے فرانس کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی خلاف ورزی کی مذمت کریں اور ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ ٹرمپ نے کہا تھا کہ امریکہ کو قومی سلامتی کے نکتہ نظر سے گرین لینڈ کی ضرورت ہے۔

گھر میں توڑ پھوڑ کے واقعے پر افسوس

کرنے والوں کا شکر گزار ہوں: امریکی نائب صدر

واشنگٹن، 6 جنوری (یو این آئی) امریکی نائب صدر نے کہا ہے کہ وہ ان لوگوں کی نیک خواہشات پر شکر گزار ہیں جنہوں نے ان کے گھر میں توڑ پھوڑ کے واقعے پر افسوس کا اظہار کیا، ساتھ ہی وہ معاملے پر خفیہ ایجنسیوں کے خصوصی تعاون پر بھی مشکور ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے ریاست اوہائیو میں واقع اپنی رہائش گاہ پر توڑ کے واقعے پر سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بیان جاری کیا ہے۔ اپنے بیان میں نائب صدر نے کہا ہے کہ وہ اس معاملے پر اظہار یکجہتی کرنے والوں کے پیغامات پر شکر گزار ہیں۔ انہوں نے کہا ایک دیوانے شخص نے میرے گھر کی بیرونی حصہ کو نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اس معاملے پر سیکریٹ سروس اہلکاروں کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے معاملے پر مکمل تعاون کیا۔ قبل ازیں امریکی ریاست اوہائیو میں امریکی نائب صدر جے ڈی وینس کے گھر پر توڑ پھوڑ کے الزام میں ایک شخص کو حراست میں لیا گیا ہے۔

اطلاع عام

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بانڈی برہمناواوڑی میں زمین زیر خسرہ نمبر خسرہ 203/34 کھاتہ نمبر 114 کھیوٹ نمبر 144 کو کوئی نہ خریدیں یا اس کی ہیئت ر تبدیل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بصورت دیگر قانونی کاروائی کی جائے گی۔
عبدالرشید شیخ ولد محمد نظام الدین ساکنہ بانڈی اوڑی
بانڈی برہمناواوڑی تحصیل بارہمولہ

PUBLIC NOTICE

I NELOFAR BANO w/o Hafi ullah bhai R/o Shaheed gunj Srinagar, J&K wants to change Name OF passport BEARING NO.J3911067 from NELOFAR to NELOFAR BANO . If anybody having any objection he/she may contact concerned school with a period of 07 days, After that no will be entertained
NAME :NELOFAR BANO
W/O HAFI ULLAH BHAT
R/O SHAHEED GUNJ

WALLET LOST

I have lost my wallet, containing documents including Adhaar, PAN , ATM , Identity card etc , yesterday afternoon while travelling ,probably in Bemina - Qamarabad area. If any body has picked up ,kindly inform me at the contact No. 7889963216 & oblige.
Name:- Hissam -ud- Din Shah

Government of Jammu & Kashmir

Office of the Executive Engineer, Mechanical & Hospitals Division Baramulla

e-mail, ID: xenmhd.bla@jk.gov.in
CORRIGENDUM

Subject: - Extension of Critical Dates of e-NIT Nos. 87 of 2025-26 Dated: - 30-12-2025 & 88 of 2025-26 Dated: - 31-12-2025.
Reference: -Tender IDs: - 2025_PWDJK_299425_1 2025_PWDJK_299502_1
Due to inadequate response in reference to above cited e-NIT, the Critical Dates are extended as under: For e-NIT No. 87

S. No	Description	Re-Scheduled date
1	Date of Downloading	30-12-2025 (06:15 PM) to 14-01-2026 (06:00 PM)
2	Date of uploading	30-12-2025 (06:15 PM) to 14-01-2026 (06:55 PM)
3	Due date of opening of tender	15-01-2026 (01:00 PM)
For e-NIT No. 88		
S. No	Description	Re-Scheduled date
1	Date of Downloading	31-12-2025 (06:15 PM) to 14-01-2026 (06:00 PM)
2	Date of uploading	31-12-2025 (06:15 PM) to 14-01-2026 (06:55 PM)
3	Due date of opening of tender	15-01-2026 (01:00 PM)

Sd/-
Executive Engineer
Mechanical & Hospitals Division Baramulla

No:-M&HDB/TS/4062-65 Dated: - 06-01-2026
DIPK No:-9731-25 Dated 06-01-2026

بیاد گارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب

روزنامہ آفاق سرینگر

Daily AFAAQ Srinagar

بدھوار ۷ جنوری ۲۰۲۶ء بمطابق ۱۷ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ

اقوال ذریں

زبان کی پکار ضائع کی جاسکتی ہے پر اعمال کی صدا کبھی جواب لئے بغیر نہیں جاسکتی (ابوالکلام آزاد)

فوری اقدامات کی ضرورت

آج سری نگر کے بلبل باغ، برزلہ میں ایک بڑی آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا جس نے مقامی رہائشیوں کو خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا۔ آتشزدگی ایک بنے بنائے گودام میں شروع ہوئی جہاں پر پرانے سکریپ شدہ گاڑیوں اور دیگر جلنے والے مواد کو جمع رکھا گیا تھا۔ چند لمحوں میں ہی شعلوں نے تیزی سے پھیلاؤ اختیار کیا۔ فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کافی گھنٹوں کی کوششوں کے بعد آگ پر قابو پالیا تاہم اس سے پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔

یہ واقعہ صرف ایک حادثہ نہیں بلکہ ایک سنجیدہ اجتماعی خطرے کی گہرائی کو واضح کرتا ہے۔ بہت سے رہائشی شہروں اور کالونیوں میں گودام اور ایسا سمان ذخیرہ کرنے والی عمارتیں تعمیر کی جارہی ہیں جہاں ایسے با آسانی جلنے والے مواد کو رکھا جاتا ہے۔ یہ گودام بہت سی جگہوں پر رہائشی علاقوں کے بیچ بنے ہوئے ہیں جو نہ صرف وہاں کے باشندوں کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں، بلکہ پورے علاقے کو آتشزدگی کے بڑے سانحے میں بھی تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جس طرح آج بلبل باغ میں ہوا، ایسے مقامات پر ذخیرہ شدہ پرانی گاڑیاں، لکڑیاں، پلاسٹک اور دیگر جلنے والی اشیاء جلد ہی بھڑک اٹھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ اس قسم کے سامان میں معمولی نوعیت کی چنگاری بھی بڑے آتشزدگی کا سبب بن سکتی ہے۔

یہ حقیقت پسندی کے ساتھ تسلیم کرنا ہوگی کہ رہائشی علاقوں میں غیر قانونی تجارتی اور صنعتی سرگرمیوں کی اجازت بہت سی غیر قانونی جگھوں پر دی گئی ہے۔ بہت سے گودام، اسٹور رومز اور تجارتی کمپلیکس رہائشی آبادیوں کے اندر یا انتہائی قریب قائم ہو چکے ہیں، جس سے نہ صرف رہائشی علاقوں کی خوبصورتی اور سکون متاثر ہو رہا ہے بلکہ یہ انسانی جانوں اور املاک کے لئے ایک بڑا خطرہ بھی بن گئے ہیں۔

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ کئی اداروں، حتیٰ کہ عدالت عالیہ نے بھی اس خطرے کا نوٹس لیا ہے۔ ہائی کورٹ میں دائر عذرداری میں بھی رہائشی علاقوں میں غیر قانونی طور پر تجارتی و گودامی سرگرمیوں کے خلاف سخت نوٹس لیا گیا ہے اور اس طرح کی سرگرمیوں کو روکنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ رہائشی علاقوں کے اندر یا ان کے قریب جو بھی تجارتی گودام یا تعمیراتی کمپلیکس موجود ہیں، ان کا فوری سروے کیا جائے۔ وہ تمام گودام جو غیر قانونی طور پر رہائشی علاقوں میں قائم ہو چکے ہیں انہیں فوری طور پر بند کر کے سیل کیا جائے، اور ان سے وہاں موجود خطرناک سامان نکالنے کے سخت احکامات جاری کئے جائیں۔ اسباب کی تحقیقات کی جائے کہ رہائشی علاقوں میں ان گوداموں کو تعمیر کرنے کی کس نے اجازت دی ہے۔ ایسے اہلکاروں کیخلاف بھی کاروائی کرنے کی ضرورت ہے۔

آج کا بلبل باغ واقعہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آگ صرف ایک حادثہ نہیں بلکہ ایک پالیسی اور انتظامی ناکامی کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے۔ شہری علاقوں میں غیر قانونی تجارتی سرگرمیوں کا تسلسل بڑے المیے کی طرف دھکیل سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ انتظامیہ موجودہ خطرات کا سد باب کریں تا کہ مستقبل میں ایسے واقعات سے بچا جا سکے۔ ساتھ ہی فوراً سے پیشتر رہائشی علاقوں میں میونسپل قوانین پر سختی سے عملدرآمد کیا جائے۔ اس ضمن میں غفلت شعاری لوگوں کے جان و مال کیلئے خطرہ بن سکتی ہے۔

روزگار گارنٹی میں اصلاح: مباحثے کی بنیاد جذبات نہیں

بلکہ ٹھوس حقائق ہونے چاھئیں

(پریس انفارمیشن بیورو آف انڈیا)

از: شیلیش کمار سنگھ

سکریٹری، محکمہ دیہی ترقیات، حکومت ہند

سرکاری پالیسی پر عوامی مباحثہ نہ صرف فطری ہے بلکہ یہ جمہوریت میں لازمی حیثیت کا حامل ہے۔ وہ قوانین جو خصوصاً دیہی گھرانوں کے لیے روزگار کو نئی شکل دیتے ہیں، ان کو باریکی سے دیکھا جانا چاہئے۔ پھر بھی، ایسا جائزہ سابقہ فریم ورکس سے اخذ شدہ مفروضات یا ناقدین کو جس چیز کے کھونے کا ڈر ہے، اس کے بجائے، اس بات پر مبنی ہونا چاہئے کہ نیا قانون درحقیقت کیا چیز پیش کرتا ہے۔ ترقی یافتہ بھارت - روزگار اور آجیویکا مشن کے لیے گارنٹی (گرامین) ایکٹ 2025 کے بارے میں بیشتر تنقیدی مباحثوں کے اس جال میں پھنسنے کا اندیشہ ہے، بعینہٖ ماضی کی ناکامیوں کا پتہ لگانے میں ناکام ہو سکتے ہیں اور جلد بازی میں اس کی وجہ خود اصلاح کو قرار دے سکتے ہیں۔

دو دہائی قبل نافذ کیے گئے روزگار گارنٹی قانون نے دیہی آمدنیوں کے استحکام اور تنگدستی کی مدت کے دوران تحفظ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ کووڈ وبائی مرض جیسے بحرانوں میں اس کے تعاون کا بجا طور پر اعتراف کیا جاتا ہے۔ تاہم، وقت گزرنے کے ساتھ تجربے نے مسلسل ڈھانچہ جاتی کمزوری کا انکشاف کیا۔ اجرتوں کی ادائیگی میں اکثر و بیشتر تاخیر، طریقہ کار کی رکاوٹوں نے روزگار بھتے کو کھوکھلا کر دیا، تمام ریاستوں میں رسائی میں واضح فرق نظر آیا، انتظامی صلاحیت میں یکسانیت نہیں تھی، اور فرضی روزگار کارڈس سے بڑے پیمانے پر سقم پیدا ہوا، سرکاری اعداد و شمار کو بڑھا چڑھا کر دکھایا گیا، اور کم معیاری اثاثہ جات پیدا ہوئے۔ یہ کوئی معمولی کوتاہیاں نہیں تھیں؛ یہ منظم تھیں۔

لہٰذا، مرکزی سوال یہ نہیں ہے کہ اصلاح ضروری تھی یا نہیں، بلکہ سوال یہ ہے کہ آیا نیا قانون ان ناکامیوں کو بامعنی طور پر دور کرتا ہے یا نہیں۔

ایک عام دعویٰ یہ ہے کہ بحث صرف مخففات تک محدود رہ گئی ہے، جبکہ اصل کمزوریوں پر توجہ نہیں دی جارہی ہے۔ درحقیقت، سچائی اس کے برعکس ہے۔ نیا قانون بہم رسانی کی ان ناکامیوں کی اصلاح پر راست طور پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جنہوں نے سابقہ قانون کی معتبریت کو کمزور کیا تھا۔ کارکنان کی تصدیق شدہ رجسٹری پرانے کمزور نظام کی جگہ لیتی ہیں؛ مزدوری کی اجرت معینہ مدت کے اندر ادا کی جاتی ہے اور تاخیر کی صورت میں خودکار طور پر معاوضہ ملتا ہے؛ طریقہ کار سے وابستہ ایسی شقیں جو بے روزگاری بھتے کو اصل میں بے اثر بنا دیتی تھیں، انہیں ہٹا دیا گیا ہے؛ اور شکایات کے ازالے کے نظام کو واضح ٹائم لائنوں اور جوابدہی کے ساتھ مضبوط کیا گیا ہے۔ یہ محض دکھاوے کی تبدیلیاں نہیں ہیں۔ یہ ان آپریشنل کمیوں کو دور کرتی ہیں جنہوں نے کارکنان کے اعتماد کو کمزور کیا تھا۔

ایک اور تنقید یہ کی جاتی ہے کہ روزگار گارنٹی کو ختم کر دیا گیا ہے اور اس کی جگہ ایک نئی اسکیم لائی گئی ہے جو پرانے مسائل کو دوہراتی ہے۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ مزدوری والے روزگار کا قانونی حق ابھی بھی برقرار ہے اور یہ قابل سماعت ہے۔ اس سے بھی ضروری بات یہ ہے کہ قانونی حق کو 100 سے بڑھا کر 125 دن کر دیا گیا ہے۔ صرف نفاذ کا طریقہ کار تبدیل ہوا ہے۔ یہ تبدیلی ایک بکھرے ہوئے، ردعمل پر مبنی ماڈل - جو تنگدستی قائم ہو جانے کے بعد حرکت میں آتا تھا - سے ہٹ کر ایک منصوبہ بند اور قابل نفاذ قانون کی جانب ایک قدم ہے جسے توقع کے مطابق کام انجام دینے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔ قانونی اصلاح کے توسط سے نفاذ کی ناکامیوں کو دور کرنا تکرار نہیں؛ بلکہ یہ ایک سدھار ہے۔

بہار اور اتر پردیش جیسی ریاستیں جہاں ناداروں کی بڑی آبادیاں ہیں، ان سے متعلق تشویشات پر سابقہ فریم ورک میں زیادہ توجہ نہیں دی گئی تھی، تاہم اس نئے فریم ورک میں ان کو اجاگر کیا گیا ہے، اور یہ ریاستیں اصلاح کے ضرورت کو نظر انداز کرنے کی بجائے اسے اجاگر کرتی ہیں۔ ان ریاستوں میں اس قانون کا کمزور نفاذ ایم جی نریگا کی ایک دستاویز بند ناکامی ہے۔ ایک غیر منصوبہ بند مطالبے پر مبنی ردعمل ماڈل نے صرف ان ریاستوں کے لیے سہولت فراہم کی جو مضبوط تر انتظامی صلاحیت کی حامل تھیں، لہٰذا بقیہ ریاستیں زیادہ ضرورت اور نقل مکانی کی اعلیٰ سطحوں کے باوجود محروم رہ گئیں۔ نیا قانون وکست گرام پنچایت منصوبوں میں روزگار بہم رسانی کے ذریعہ اس عدم توازن کو راست طور پر ٹھیک کرتا ہے۔ یہ منصوبے مقامی طور پر ظاہر کیے گئے مطالبات کو کام کی پیشگی منظوری اور یقینی فنڈنگ کے ساتھ پورا کرتے ہیں۔ بہم رسانی میں عدم مساوات کی وجہ سے ہی اصلاح ضروری تھی؛ پرانے قانونی ڈھانچے کو برقرار رکھنے سے موجودہ عدم مساوات مزید مضبوط ہو جاتیں۔ اس کے علاوہ، معروضی پیرامیٹرس کی بنیاد پر اصولی تخصیصات تمام ریاستوں کے وسائل کی تقسیم میں وسیع تر شفافیت اور انصاف لے کر آتی ہیں۔

اس قانون کی تنقید کرتے ہوئے یہ سوال بھی کیا جاتا ہے کہ کیا دنوں کی تعداد بڑھا کر 125 دن کرنا غیر حقیقی ہے کیونکہ اب ریاستوں کو لاگت کا بوجھ برداشت کرنا ہوگا۔ یہ دلیل نظیر اور حفاظت دونوں کو نظر انداز کرتی ہے۔ مرکزی - ریاستی لاگت کا بوجھ ساجھا کرنے کا طریقہ مرکز کے ذریعہ اسپانسر شدہ اسکیموں کے لیے عرصہ طویل سے قائم اصولوں کی پیروی کرتا ہے، جبکہ شمال مشرق اور ہمالیائی ریاستیں اور جموں و کشمیر مزید مفید 90:10 تناسب والے انتظام کے تحت ہیں۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ منصوبہ بندی پر مبنی عمل آوری سرمایہ آمد کی توقعات کو بہتر کرتی ہے، اور عارضی انتظام کو کم کرتی ہے جس سے نفاذ میں اکثر رخنے پیدا ہوتے تھے۔ مشترکہ ذمہ داری کے ساتھ استحقاق کی توسیع سے امداد باہمی پر مبنی وفاقی نظام کی عکاسی ہوتی ہے، کمزوری کی نہیں۔ دیہی سڑکوں سے لے کر ہاؤسنگ اور پینے کے پانی تک، مختلف کامیاب قومی پروگرام اسی نظم کے تحت کام کرتے ہیں۔

یہ امکان اکثر ظاہر کیا جاتا ہے کہ مالی تنگی کی شکار ریاستوں پر اس نئے قانون کے مضر اثرات مرتب ہوں گے۔ تاہم صرف مالی تنگی ہی محرومی کی اصل وجہ نہیں ہوتی۔ سابقہ نظام کے تحت، محرومی کی اکثر وجوہات کمزور منصوبہ بندی، محدود انتظامی صلاحیت اور آپریشنل رکاوٹیں تھیں۔ نیا قانون جدید، شراکتی اور ٹکنالوجی سے آراستہ منصوبہ بندی، منصوبوں کی منظوری کے بعد کام نہ دینے کے اختیار میں تخفیف، اور شفافیت و جوابدہی کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اہم طور پر، انتظامی لاگت 6 فیصد سے بڑھا کر 9 فیصد کیبقدر کر دی گئی ہے، جس سے ریاستوں کو پروگرام کے پیمانے اور اولوالعزمی کے مطابق فیلڈ صلاحیت پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ ریاست کی مخصوص چنوتیاں ایک قومی اصلاح کو غیر جائز نہیں ٹھہرا سکتیں جس کا مقصد انتظامی کمزوریوں کو دور کرنا ہے۔

ناقدین کا یہ بھی کہنا ہے کہ سابقہ فریم ورک کے تحت کئی ضرورت مند ریاستوں میں روزگار کے سب سے کم دن ملے، اور بہت کم گھرانے ہی قانونی حد تک پہنچے۔ یہ مشاہدہ اصلاح کی ضرورت کو کمزور کرنے کے بجائے مزید تقویت دیتا ہے۔ نیا فریم ورک ریکارڈ کیے گئے مطالبے کو منظور شدہ کاموں، طے شدہ مدت اور مضبوط بے روزگاری بھتے سے تعاون فراہم کرے گا۔ اس کا مقصد سیدھا ہے: قانونی استحقاق کو حقیقی اور بھروسے مند روزگار کے دنوں میں بدلنا، خصوصاً ان علاقوں میں جو اس سے قبل محروم تھے۔

مطالبات پر مبنی پرانی اسکیم اور سپلائی پر مبنی نئی اسکیم کے درمیان فرق پر بھی کافی باتیں ہوئی ہیں۔ اصل میں، یہ فرق بڑھ چڑھ کر بتایا گیا ہے۔ نیا فریم ورک مطالبات کو کم نہیں کرتا؛ یہ منصوبہ بندی کے ذریعہ اسے ادارہ جاتی شکل دیتا ہے، جس سے اس امر کی یقین دہانی ہوتی ہے کہ مطالبہ پورا ہو۔ یقینی وسائل کی حمایت کے ساتھ ایک منصوبہ بند مطالبہ ایک نامکمل اصولی حق سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔

روزگار گارنٹی کا حقوق پر مبنی کردار کمزور ہونے کے بجائے مزید مضبوط ہوا ہے۔ 125 دنوں کی توسیع، اجرت کی ادائیگی کی قابل نفاذ معینہ حد، تاخیر کے لیے خودکار معاوضے کا نظام، حقداری ختم کرنے والی شقوں کو ہٹانا، اور اپیل کے قابل شکایت کا ازالہ، یہ سب مل کر کام کے حق کی عملی قدر میں اضافہ کرتے ہیں۔ حقوق کی اہمیت اس وقت سب سے زیادہ ہوتی ہے جب انہیں انتظامی رکاوٹوں کے بغیر استعمال کیا جا سکے۔

یہ بات ناقدین بھی مانتے ہیں کہ نفاذ میں ناکامی - بدعنوانی، فرضی روزگار کارڈس، مبالغہ آرائی پر مبنی اعداد و شمار، اور غیر معیاری اثاثہ جات - یہ تمام سابقہ فریم ورک کی کمزوریاں تھیں۔ یہی وہ کمیاں ہیں جنہیں یہ اصلاح تصدیق شدہ مستفید نظام، مضبوط احتساب، اور ہم آہنگی پر مبنی اثاثے پیدا کرنے کے ذریعہ دور کرنا چاہتی ہے۔ ماضی کی ناکامیوں کا اعتراف اصلاح کا جواز ہے، نہ کہ اس کے خلاف کوئی دلیل ہے۔

لمیٹڈ پاز ونڈو کو لے کر تشویشات کو بھی سیاق و سباق میں دیکھا جانا چاہئے۔ یہ ایک لیبر مارکیٹ سیف گارڈ ہے جسے کھیتی کے مصروف سیزن کے دوران تحریف سے بچنے کے لیے وضع کیا گیا ہے اور یہ 125 دنوں کے قانونی حق کو کم نہیں کرتا ہے۔ یہ نظم سوچی سمجھی اقتصادی دانشمندی ظاہر کرتا ہے - یہ پیداواری زرعی روزگار کو کمزور کیے بغیر آمدنی کی حفاظت کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ، بیشتر تنقید پرانے فریم ورک کی خامیوں کو اجاگر کرتی ہیں اور پھر ان کمیوں کی وجہ خود اصلاح کو ہی قرار دیتی ہیں۔ وکست بھارت روزگار اور آجیویکا مشن کے لیے گارنٹی (گرامین) ایکٹ روزگار گارنٹی کو بالائے طاق نہیں رکھتا۔ یہ اسے مضبوط کرتا ہے اور آگے بڑھاتا ہے، اور خاص طور پر ان کمزوریوں پر توجہ دیتا ہے جنہوں نے زیادہ ضرورت والے علاقوں اور کمزور مزدوروں کے درمیان اس کی اثر انگیزی کو محدود کر دیا تھا۔ یہاں اصلاح سماجی تحفظ سے پیچھے ہٹنا نہیں ہے؛ یہ کام کے وعدے کو حقیقی، بھروسے مند اور باوقار بنانے کی کوشش ہے۔

روٹھا ہے، ناراض نہیں

ماجد مجید

کشمیر یونیورسٹی

میں نہیں جانتا کہ ممتحن کے سکول میں میرا داخلہ کب اور کیسے ہوا، مدت طویل بے خبری میں گزری، ہوش سنبھالتے ہی رفتہ رفتہ سکول کے معلمین سے جانکاری ملی خصوصاً سکول کے بہترین معلم نے پوری وضاحت کے ساتھ نہ صرف سکول کی جانکاری دی بلکہ سکول کے مالک اور ممتحن کی مہربانیاں اور اس کا سکول میں موجود ہر فرد سے ایسی محبت کہ والدین بھی اپنے عیال سے محبت میں ناکام ہیں سمجھو والدین کی اپنے عیال سے محبت سکول کے ممتحن کے سامنے ہیچ ہے سکول کے بہترین معلم کا اس قدر وضاحت سے سمجھانا کہ ممتحن کو دیکھنے کی خواہش ہوئی لیکن سکول کے قواعد وضوابط کے مطابق امتحان کے وقت ہی ممتحن کے سامنے کھڑا رہنا ہے

دوسری طرف سکول کا نصاب بھی آسان اور دل کو چھو لینے والا ہے دلچسپی اتنی بڑھی کہ چین و قرار سکول نصاب اور کتابوں میں ملا ۔سکول میں کتابوں کی خاصی تعداد رہی لیکن ایک ایسی کتاب جو سب سے بہترین کتاب ہے بہترین معلم نے وضاحت سے سمجھا کر اس کا مطالعہ آسان بنادیا

بہترین معلم کے سمجھانے پر ممتحن کے سامنے کتاب اور نصاب میں شامل پانچ ضروری سوال پوچھے جائیں گے اگر جواب دینے میں کامیابی ملی تو ممتحن ایسے انعام و اکرام سے نوازے گا کہ تیرے گمان میں بھی نہیں۔ ممتحن کے سکول میں اس کی کتاب کے مطالعے میں اس قدر مصروف رہا کہ معلوم نہیں نیند نے مجھے کب اپنی آغوش میں لے لیا کیا دیکھتا ہوں کہ نصاب میں شامل وہی پانچ سوال کا امتحان دینے ممتحن کی طرف جا رہا ہوں مجھ سے پہلے وہاں بہت سے افراد اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں ایک کے بعد ایک کی باری آئی لیکن میری نہیں آئی پھر کہیں سے آواز سنائی دی "میرے تین کام پس پشت ڈالے ہو اور اپنی آٹھوں کی فکر میں اپنا دن رات ایک کرتے ہو واپس جاو" پھر میں اپنے بہترین معلم کے دروازے پر دھاڑیں مارنے لگا کہ ممتحن ناراض ہے وہیں سے بشارت آئی کہ ممتحن کی کتاب کا مطالعہ صحیح ڈھنگ سے کرو اور بہترین معلم کے سمجھانے پر عمل کرو ممتحن تجھ سے محبت کرتا ہے۔ وہ روٹھا ہے ناراض نہیں، یہ الفاظ سنتے ہی میری ہچکیاں تیز ہوئیں آنسو بھی نکلے اور کانوں میں گھسے جن کی گرماہٹ سے میری آنکھ کھلی اور میں نے پھر سے خود کو اس دنیائے بے ثباتی میں مقید پایا۔

> بہترین معلم کے سمجھانے پر ممتحن کے سامنے کتاب اور نصاب میں شامل پانچ ضروری سوال پوچھے جائیں گے اگر جواب دینے میں کامیابی ملی تو ممتحن ایسے انعام و اکرام سے نوازے گا

وزیر اعظم کا دورہ

ہے، جس کا مقصد کاربن کے اخراج کو کافی حد تک کم کرنا ہے۔مجوزہ افتتاح لداخ میں سڑکوں، سرنگوں اور شاہراہوں سمیت کئی دیگر اہم منصوبوں کی تکمیل کے ساتھ ہونے کی توقع ہے۔خیال رہے کہ حکومت نے چین کے ساتھ لائن آف ایکچول کنٹرول کے ساتھ دفاعی تیاریوں کے لیے ان کاموں کی تزویراتی اہمیت کو بار بار اجاگر کیا ہے، جبکہ خطے میں سیاحت، تجارت اور شہری نقل و حرکت کو بھی تقویت دی ہے۔متوقع دورے سے پہلے، لداخ کے لیفٹنٹ گورنر کویندر گپتا نے حال ہی میں نئی دہلی میں وزیر اعظم سے ملاقات کی تاکہ انہیں مرکز کے زیر انتظام علاقے کے ترقیاتی منظرنامے سے آگاہ کیا جا سکے۔مبینہ طور پر بات چیت میں بنیادی ڈھانچے کی توسیع، فلاحی اقدامات، سڑک اور فضائی رابطہ، سرحدی اور دور دراز علاقوں میں صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم کے ساتھ ساتھ مقامی نوجوانوں کے لیے پائیدار سیاحت اور روزگار کو فروغ دینے کی کوششوں کا احاطہ کیا گیا۔سمجھا جاتا ہے کہ وزیر اعظم نے جامع ترقی پر انتظامیہ کے زور کا خیر مقدم کیا اور لداخ کے لیے مرکز کی حمایت کی تصدیق کی۔

وادی ہنوز

ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔سرحدی ضلع کپواڑہ میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.1 ڈگری سینٹی گریڈ جبکہ گیٹ وے آف کشمیر کے نام سے مشہور قصبہ قاضی گنڈ میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔شمالی کشمیر کے بارہمولہ اور بانڈی پورہ اضلاع میں شبانہ درجہ حرارت بالترتیب منفی 4.0 ڈگری سینٹی گریڈ اور منفی 3.1 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.9 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔لداخ یونین ٹریٹری کے ضلع لیہہ میں شبانہ درجہ حرارت منفی 11.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ادھر وادی کشمیر میں گرچہ چالیس روزہ چلہ کلاں کا کم و بیش نصف حصہ بیت چکا ہے تاہم آنے والے دنوں میں وادی میں برف باری کی بجائے سردیوں میں مزید اضافے کا امکان ہے۔محکمہ موسمیات کے مطابق وادی کشمیر میں 20 جنوری تک موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کے بیچ شبانہ سردیوں میں اگلے چار دنوں کے دوران مزید اضافے کا امکان ہے۔متعلقہ محکمے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ وادی میں 6 جنوری کو موسم جزوی سے مجموعی طور پر ابر آلود رہنے کے ساتھ شمالی، وسطی اور جنوبی کشمیر کے پہاڑی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی برف باری ہو سکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ بعد میں 7 سے 15 جنوری تک موسم جزوی طور پر ابر آلود رہ سکتا ہے جبکہ 16 سے 18 جنوری تک بھی موسم کی یہی صورتحال جاری رہ سکتی ہے۔ان کا کہنا ہے کہ وادی میں 10 اور 20 جنوری کو موسم مجموعی طور پر ابر آلود رہ سکتا ہے۔محکمے نے اپنی ایڈوائزری میں کہا کہ وادی میں 10 جنوری تک شبانہ درجہ حرارت میں مزید گراوٹ درج ہو سکتی ہے جس کے بعد شبانہ درجہ حرارت میں بہتری متوقع ہے۔انہوں نے کہا کہ جموں ریاست کے میدانی علاقوں میں آئندہ دو دنوں کے دوران درمیانی درجے کی دھند جاری رہ سکتی ہے۔ادھر وادی میں سخت سردیوں اور بھاری برف باری کے لئے مشہور چالیس روزہ چلہ کلاں کم و بیش نصف حصہ بیت جانے کے باوجود میدانی علاقے برف باری کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔وادی کے بالائی علاقوں اور سیاحتی مقامات میں گرچہ ہلکی یا درمیانی درجے کی برف باری ہوئی جس سے سرمائی سیاحت کو تقویت مل گئی لیکن سری نگر سمیت دیگر میدانی علاقوں میں خشک موسمی صورتحال نے لوگوں کو پریشان کر دیا ہے۔لوگوں کا کہنا ہے کہ ماہ جنوری میں برف باری کا نہ ہونا ایک تشویشناک امر ہے۔وادی کے کسان و باغ مالکان خاص طور پر برف باری کا نہ صرف انتظار کر رہے ہیں بلکہ اس کے لئے دعائیں بھی مانگ رہے ہیں۔اعجاز احمد نامی ایک باغ مالک نے بتایا: 'رواں ماہ میں برف باری کا ہونا انتہائی ضروری ہے، کیونکہ اس مہینے میں جو برف باری ہوتی ہے اس کے درختوں اور زمین پر دیر پا اثرات رہتے ہیں جس کے کافی فائدے ہیں'۔ انہوں نے کہا: 'چلہ کلاں کے اختتام کے بعد بھی بھاری برف باری ہوتی ہے لیکن اس وقت درجہ حرارت نقطہ انجماد سے اوپر ہی ریکارڈ ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ برف زمین پر زیادہ دیر تک نہیں رہتی ہے'۔

اودھمپور میں پٹواری

نے ایک منصوبہ بند کارروائی کے دوران پٹواری کو پانچ ہزار روپے رشوت لیتے ہوئے رنگے ہاتھوں دھر دبوچا۔بیورو کے مطابق پٹواری کو آزاد گواہوں کی موجودگی میں گرفتار کیا گیا، جبکہ رشوت کی رقم بھی اسی وقت اس کی تحویل سے برآمد کر لی گئی۔بعد ازاں اے سی بی نے اس کے سیلان تالاب اودھمپور اور بسوٹے تحصیل موونگری میں واقع کرائے کے رہائشی مقامات پر مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی بھی لی۔اینٹی کرپشن بیورو کے مطابق معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے اور مزید گرفتاریاں خارج از امکان نہیں۔

وزیر اعلیٰ نے

اور اسٹریٹجک طور پر اہم علاقوں میں طویل المدتی زیر التوا پلوں کی بحالی پر تفصیلی پریزینٹیشن پیش کی گئی۔تاخیر پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر عمر عبداللہ نے ہر پروجیکٹ کیلئے واضح ٹائم لائنز طلب کیں اور رائٹ آف وے (آر او ڈبلیو) مسائل اور فاریسٹ کلیئرنس کی صورتحال کا جائزہ لیا۔انہوں نے متعلقہ محکموں کو ہدایات دیں کہ وہ جنگلاتی کلیئرنس کو مربوط انداز میں تیزی سے مکمل کریں اور زور دیا کہ طریقہ کار کی تاخیر کو ڈیڈ لائنز سے چوک جانے کا بہانہ نہیں بننے دیا جانا چاہئے۔وزیر اعلیٰ نے کئی پروجیکٹس میں ٹائم لائنز سے چوک جانے پر ناراضگی کا اظہار کیا اور عمل آوری ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ وہ رکاوٹوں کی نشاندہی کریں اور انہیں فوری طور پر حل کریں۔انہوں نے زور دیا کہ کام کی سست رفتار انفراسٹرکچر کی ترقی کے مقصد کو شکست دیتی ہے اور عوام کو غیر ضروری تکلیف کا باعث بنتی ہے۔عوامی مفاد کو خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دیتے ہوئے مسٹر عمر عبداللہ نے ایجنسیوں خاص طور پر این ایچ اے آئی اور این ایچ آئی ڈی سی ایل کو ہدایت دی کہ جہاں ٹنل اور بڑے ہائی وے کے کام جاری ہیں وہاں موجودہ سڑکوں کی مناسب دیکھ بھال کو یقینی بنائیں۔انہوں نے عمل آوری ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ جہاں نئے پروجیکٹس یا کام شروع کرنے کی تجویز ہو وہاں جنگلاتی کلیئرنس کا مسئلہ متعلقہ فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ باقاعدگی سے اٹھائیں اور اسے سختی سے فارسٹ کنزرویشن ایکٹ (ایف سی اے) کی شقوں کے مطابق ہو۔وزیر اعلیٰ نے زور دیا کہ پروجیکٹ کے نفاذ کے آخری مراحل میں تاخیر سے بچنے کیلئے فاریسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ابتدائی اور مسلسل رابطہ ضروری ہے۔اجلاس میں 26-2025 کے سال کیلئے کیپکس اخراجات کے تحت بڑی کامیابیوں اور سینٹرلی اسپانسرڈ اسکیموں (سی ایس ایس) کی کارکردگی کا بھی جائزہ لیا گیا۔وزیر اعلیٰ نے فنڈز کے بہترین استعمال پر زور دیا اور محکموں سے کہا کہ وہ نتائج پر مبنی منصوبہ بندی اور نفاذ کو یقینی بنائیں۔شہری مراکز میں بڑھتے ہوئے ٹریفک کی بھیڑ پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے محکمہ کو سرینگر اور جموں کے جڑواں شہروں میں فلائی اوورز اور سڑک منصوبوں کیلئے اچھی طرح سوچے سمجھے اور تکنیکی طور پر مضبوط تفصیلی پروجیکٹ رپورٹس (ڈی پی آرز) تیار کرنے کی ہدایات دیں۔پائیداری اور موسمیاتی لچک کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ تمام سڑک منصوبوں میں لازمی طور پر مناسب نکاسی آب کے نظام شامل کئے جائیں۔وزیر اعلیٰ نے آخر میں دوبارہ زور دیا کہ انفراسٹرکچر کی ترقی حکومت کی کلیدی ترجیح ہے اور عمل آوری ایجنسیوں کو قریبی تعاون، اعلیٰ معیار کے معیارات برقرار رکھنے اور منصوبوں کو رابطے اور عوامی سہولت میں حقیقی اور نظر آنے والی بہتری میں تبدیل کرنے کی ہدایات دیں۔اس سے قبل وزیر اعلیٰ نے گاندھی نگر میں پی ڈبلیو ڈی گیسٹ ہاؤس کے از سر نو مرمت شدہ کانفرنس ہال اور متعلقہ سہولیات کا افتتاح کیا۔اس موقع پر انہوں نے انجینئرز میں تعریفی اسناد بھی تقسیم کیں۔

شمالی کشمیر میں تلاشی

میں ہتھیاروں کو ذخیرہ کرنے کی کوششوں کی طرف اشارہ کرتی ہے، جو دہشت گردوں کی سرگرمیوں کے لیے استعمال ہو سکتی تھی۔ضبط شدہ مواد کو مزید جانچ اور قانونی کارروائی کے لیے تحویل میں لیا گیا ہے۔آپریشن کو مربوط انداز میں انجام دیا گیا، اور کسی بھی اضافی اسلحہ، دھماکہ خیز مواد یا مشتبہ افراد کی موجودگی کو تباہ کرنے کے لیے علاقے کی مکمل تلاشی لی گئی۔سیکورٹی فورسز نے آپریشن کے دوران علاقے میں سخت چوکسی برقرار رکھی۔پولیس کا کہنا ہے کہ برآمد شدہ اسلحے کے ماخذ کا پتہ لگانے اور اسلحہ چھپانے میں ملوث افراد کی شناخت کے لیے مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔اس بازیابی کو شمالی کشمیر میں امن و سلامتی کو برقرار رکھنے کی جاری

کوششوں میں ایک اہم کامیابی قرار دیا گیا ہے۔

چیف سیکرٹری نے

ٹیری کے سکلنگ ایکو سسٹم کو تبدیل کرنے کیلئے ایک جامع اور دور اندیش روڈ میپ پیش کیا۔اجلاس میں مقامی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلرز، ڈائریکٹر آئی آئی ایم جموں، مینجنگ ڈائریکٹر جے اینڈ کے بینک، سیکرٹری تعلیم، ایم ڈی سکل مشن، آئی آئی ٹی، این آئی ایف ٹی اور دیگر ممتاز تعلیمی اور پیشہ ورانہ اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔روڈ میپ کا جائزہ لیتے ہوئے چیف سیکرٹری نے جموں وکشمیر میں بہتر اور اعلیٰ معیار کے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کیلئے گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز (جی سی سیز) کے تصور کو تلاش کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے یونین ٹیریٹری میں ہنر مند انسانی وسائل کا مضبوط پول تیار کرنے کیلئے فیلوشپ پروگرامز تیار کرنے کی بھی تجویز پیش کی۔چیف سیکرٹری نے منصوبے کے مجموعی فریم ورک کی تعریف کی اور کہا کہ یہ آبادی کے مختلف طبقات کو ہنر مند بنانے کیلئے تمام ضروری اجزاء کو شامل کرتا ہے جو اسے جامع اور دور اندیش بناتا ہے۔تاہم انہوں نے زور دیا کہ روڈ میپ کو زیادہ عملی، نتائج پر مبنی اور جس میں تمام شریک اداروں کی واضح طور پر بیان کردہ ذمہ داریاں اور کردار ہوں، بشمول قومی سطح کے اداروں جیسے آئی آئی ٹیز، آئی آئی ایم ایز، ایمس، این آئی ٹیز، یونیورسٹیز، ایس کے آئی ایم ایس اور دیگر پیشہ ورانہ اداروں کے قابل عمل بنایا جائے۔روزگار کی صلاحیت پر زور دیتے ہوئے چیف سیکرٹری نے صنعت اور تعلیم کے درمیان روابط کو مضبوط کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ ہنر مندی کے پروگراموں کی زیادہ اطلاقیت اور ملازمت کی سمت کو یقینی بنایا جائے اور انہیں مارکیٹ کے مطابق اور مستقبل کیلئے تیار کیا جائے۔انہوں نے مزید ہدایت دی کہ روڈ میپ کو مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول یونیورسٹیوں، تعلیمی اداروں اور متعلقہ سرکاری محکموں کے تبصروں اور تجاویز کیلئے گردش کیا جائے تاکہ حتمی دستاویز نتائج کے لحاظ سے زیادہ موثر اور اثر انگیز بن سکے۔روڈ میپ پیش کرتے ہوئے سیکرٹری سکل ڈیولپمنٹ کمار راجیو رنجن نے بتایا کہ یہ منصوبہ اگلے پانچ برسوں میں نافذ کیا جائے گا جس کا مقصد جموں و کشمیر بھر میں تقریباً 14 لاکھ افراد کو صنعت کے مطابق ہنر مندی کے ذریعے بااختیار بنانا ہے تاکہ جامع ترقی، بہتر روزگار کی صلاحیت اور طویل مدتی معاشی استحکام کو یقینی بنایا جائے۔

وزارت دیہی ترقی

کی ضروریات اور جموں وکشمیر کے تمام اضلاع میں منریگا کے کاموں کے بلاتعطل نفاذ کو یقینی بنانے کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس تجویز کا تفصیل سے جائزہ لیا۔نظر ثانی شدہ لیبر بجٹ کا مقصد دیہی معاش کو مضبوط بنانا، اجرت کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنانا اور جاری اور مجوزہ ترقیاتی کاموں کو آسانی سے انجام دینے میں سہولت فراہم کرنا ہے۔سرکاری مواصلت کے مطابق، وزارت نے MGNREGA کی قابل اجازت دفعات کے تحت یونین ٹیریٹری میں سیلاب سے متاثرہ 1,962 گرام پنچایتوں کے لیے اضافی 50 دن کی ملازمت کی منظوری بھی دی ہے، جو حالیہ سیلاب سے متاثر ہونے والے گھرانوں کو روزی روٹی کی اہم مدد فراہم کرتی ہے۔عہدیداروں نے بتایا کہ پچھلے پانچ مالی سالوں میں روزگار کے رجحانات کا تجزیہ 381 لاکھ افرادی دنوں کی اوسط سالانہ نسل کی نشاندہی کرتا ہے۔مزید برآں، پچھلے پانچ مالی سالوں کے آخری چار مہینوں کے دوران روزگار پیدا کرنے کا تقابلی جائزہ، موجودہ مالی سال کے بقیہ چار مہینوں میں متوقع طلب کے مقابلے، بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے تقریباً 195 لاکھ افرادی دنوں کی ضرورت کی نشاندہی کرتا ہے۔اس بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر، مزدوری بجٹ میں اجرتوں کی ادائیگیوں کے تسلسل اور ترقیاتی کاموں کی بلاتعطل عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے نظر ثانی کی گئی ہے۔اس کے مطابق، منظور شدہ لیبر بجٹ کو 250 لاکھ یوم دن سے بڑھا کر 445 لاکھ یوم دن کر دیا گیا ہے، جبکہ موجودہ 287 لاکھ یوم دن کی کامیابی کے مقابلے میں۔مالی سال 26-2025 کے لیے نظر ثانی شدہ لیبر بجٹ کا مقصد 4.45 کروڑ افرادی دن روزگار پیدا کرنا ہے۔لیبر بجٹ اور ہر گرام پنچایت کے منصوبوں کے شیلف کو متعلقہ گرام پنچایت ترقیاتی منصوبوں (GPDPs) کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہوئے مالی سال کے آغاز سے پہلے NREGAsoft پر منظور اور اپ لوڈ کیا گیا تھا۔سیکرٹری، آر ڈی ڈی، محمد اعزاز اسد نے بتایا کہ سالانہ ایکشن پلان کے تحت 2.24 لاکھ کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں حالیہ سیلاب کے دوران تباہ ہونے والے اثاثوں کی بحالی کے لیے ستمبر کے بعد سے منظور کیے گئے خصوصی منصوبے بھی شامل ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ 60 فیصد سے زائد منصوبے، لاگت کے لحاظ سے، زراعت اور اس سے منسلک شعبوں سے متعلق ہیں، جن کا مقصد دیہی معاش کو مضبوط بنانا اور کمیونٹی کے پائیدار اثاثے بنانا ہے۔انہوں نے مزید بتایا کہ یونیفائیڈ کنورجنس پلان کے تحت 8,239 پروجیکٹوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جس میں 19 محکموں اور دیہی ترقیاتی اسکیموں کے ساتھ ہم آہنگی شامل ہے، تاکہ وسائل کے زیادہ سے زیادہ استعمال کو یقینی بنایا جا سکے۔مرکز کے زیر انتظام جموں و کشمیر کی جانب سے دیہی ترقی کی وزارت، حکومت ہند کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، اعزاز اسد نے کہا کہ نظر ثانی شدہ لیبر بجٹ اجرت کے حصے کے تحت مناسب فنڈ کے بہاؤ کو یقینی بنانے اور MGNREGA اور جموں۔جموں میں MGNREGA (VBGRAM) کے ہموار، شفاف اور موثر نفاذ کو قابل بنانے کے لیے اہم ہے

نیا سال جموں وکشمیر

عبداللہ نے بتایا کہ جموں وکشمیر اسمبلی کا نیا اجلاس دو فروری سے شروع ہوگا جس میں اہم بل پیش کیے جائیں گے اور عوامی مسائل پر تفصیلی بحث ہوگی۔بی جے پی لیڈر شام لال شرما کے 'علیحدہ جموں' کے بیان پر سخت ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایسے بیانات تقسیم پیدا کرتے ہیں اور جموں وکشمیر کی وحدت و سالمیت کے منافی ہیں۔شری ماتا ویشنو دیوی میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس نشستوں کے معاملے پر انہوں نے کہا کہ حکومت صحت اور تعلیم کے شعبوں کو مضبوط بنانے کے لئے سنجیدگی سے کام کر رہی ہے اور اس مسئلے کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔بنگلہ دیشی کرکٹر کو آئی پی ایل سے ہٹانے کے فیصلے پر عمر عبداللہ نے کہا کہ کھلاڑی کا کوئی قصور نہیں اور ایسے اقدامات دونوں ممالک کے تعلقات بہتر بنانے میں مددگار ثابت نہیں ہوتے۔انہوں نے کہا کہ اس وقت بنگلہ دیش کا بھارت سے متعلق نہ کھلنا تشویشناک صورتحال ہے۔بنگلہ دیش میں ہندو و کمیونٹی پر حملوں کے معاملے میں انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو بھارت کو سفارتی سطح پر اٹھانا چاہئے۔ساتھ ہی انہوں نے واضح کیا کہ بنگلہ دیش کے عوام کے خلاف کچھ غلط نہیں کیا ہے۔انہوں نے مزید کہا: جس طرح ٹرمپ نے وینیز ویلا کے معاملے میں سخت موقف اختیار کیا تھا، بھارت کو بھی بنگلہ دیش کے معاملے میں مضبوط اور واضح موقف اپنانا چاہئے۔' عمر عبداللہ نے زور دیا کہ مضبوط خارجہ پالیسی ہی خطے میں امن و استحکام کی ضمانت بن سکتی ہے۔

دلنہ بارہمولہ

کی وجہ کا پتہ لگانے کے لئے تحقیقات کی جا رہی ہے۔اس دوران کولگام کے ایک 23 سالہ نوجوان کی لاش ٹنگمرگ کے ہوٹل سے برآمد ہوئی۔معلوم ہوا کہ کولگام کا ایک نوجوان شمالی کشمیر کے بارہمولہ ضلع کے ٹنگمرگ علاقے میں منگل کو ایک ہوٹل کے اندر مردہ پایا گیا، جس سے تشویش پیدا ہوگئی اور پولیس نے تحقیقات کا آغاز کیا۔حکام نے بتایا کہ مرنے والے کی شناخت حاذق ریاض ولد ریاض احمد کے طور پر کی گئی ہے جو کہ لارکی پورہ کولگام کا رہنے والا ہے۔معلوم ہوا کہ حاذق ریاض اپنے کچھ دوستوں کیساتھ پیر کو یہاں پہنچا تھا اور انہوں نے ہوٹل میں چیک ان کیا تھا اور کل رات سے وہ ٹھہرا ہوئے تھے۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس اسٹیشن ٹنگمرگ کی ایک ٹیم موقع پر پہنچی اور معاملے کا نوٹس لیا۔بعد ازاں لاش کو قانونی کارروائی کیلئے سب ڈسٹرکٹ اسپتال ٹنگمرگ منتقل کر دیا گیا۔پولیس نے موت کی اصل وجہ جاننے کے لیے تفتیش شروع کر دی ہے جبکہ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

جموں خطے کو الگ

نے لداخ کو ہم سے الگ کر دیا۔اب ہمارے پاس صرف جموں و کشمیر بچا ہے۔اور جنہوں نے یہ تقسیم کی، وہ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ کنگ منڈی کو بھی ریاست بنایا جائے۔" انہوں نے مزید کہا کہ پیر پنچال اور چناب ویلی کی طرف سے بھی ایسا مطالبہ سامنے نہیں آیا، اس لیے اس بحث کی کوئی عملی حیثیت نہیں ہے۔"اگر کل کنگ منڈی کو بھی ریاست بنانے کا اعلان ہو جائے تو کون روک سکتا ہے؟"۔ واضح رہے کہ مرکز نے 5 اگست 2019 کو آئین کی دفعہ 370 کو منسوخ کرنے کے ساتھ ہی جموں و کشمیر کی سابقہ ریاست کو دو

حصوں۔جموں وکشمیر اور لداخ۔میں تقسیم کر کے یونین ٹیریٹریز میں بدل دیا تھا۔

ٹرانسپورٹر کرایہ

تمام ٹرانسپورٹرا نتظار کریں گے کسی جلد بازی کا کام نہیں کریں۔انہوں نے مسافروں کو مشورہ دیا کہ وہ فی الحال اضافے کرایہ ادانہ کریں اور کسی بھی پر شکایت کے لئے وہ ان کے نمبر پر روابط قائم کر کے شکایت درج کر سکتے ہیں۔خیال رہے کہ یکم جنوری 2026 کے بعد سے ٹرانسپورٹروں نے کرایوں میں اضافہ کیا ہے جہاں پرانے کرایوں میں 18 فیصد اضافے کے ساتھ کرایہ وصول کرنا شروع کیا گیا ہے جس کے بعد سے سرکاری منظوری نہ ملنے کے بعد جگہ جگہ پر ڈرائیوروں اور مسافروں کے درمیان تلخ کلامیوں کے رپورٹ بھی موصول ہوئے ہیں۔

سرینگر کے بلبل باغ

اطلاع موصول ہوئی۔اطلاع ملتے ہی فائر اینڈ ایمرجنسی کے عملے کو متعدد یونٹوں سمیت فوری طور پر جائے واردات کی جانب روانہ کیا گیا۔عہدیدار نے بتایا کہ ابتدائی مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ آتشزدگی نے 'تھرماکول فیکٹری' اور 'قالین فیکٹری' کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور دونوں عمارتیں مکمل طور پر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئی ہیں۔انہوں نے مزید بتایا کہ آگ کی شدت اس قدر زیادہ تھی کہ شعلے دور دور تک نظر آ رہے تھے جبکہ گرمی کی تپش نے محلے کے دیگر ڈھانچوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لینے کا خطرہ پیدا کر دیا تھا۔فائر سروسز نے فوری طور پر بڑے پیمانے پر امدادی کارروائی شروع کرتے ہوئے پندرہ فائر ٹینڈرز جائے مقام پر تعینات کیے۔انہوں نے کہا کہ ہم لگاتار گزشتہ چار گھنٹوں سے آگ بجھانے کی کارروائی میں مصروف ہیں، مگر تھرماکول اور دیگر آتش گیر اشیا موجود ہونے کے باعث آگ تیزی سے پھیل رہی ہے۔علاقے کے مقامی لوگوں کے مطابق آگ اس قدر خوفناک تھی کہ کچھ ہی منٹوں میں شعلوں نے دونوں فیکٹریوں کو لپیٹ میں لے لیا۔کچھ عینی شاہدین نے بتایا کہ فیکٹریوں کے اندر رکھی مشینری، خام مواد اور تیار شدہ سامان مکمل طور پر جل کر تباہ ہو گیا۔ایک مقامی شہری نے بتایا کہ ہم نے پہلی بار اتنی بڑی آگ دیکھی۔شعلے بہت اونچے تھے اور ہمیں لگ رہا تھا کہ آس پاس کے گھروں کو بھی شدید خطرہ لاحق ہے۔فائر اینڈ ایمرجنسی کے سینئر افسر نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ جس مقام پر آگ نمودار ہوئی، وہاں کئی دیگر ڈھانچے بھی موجود ہیں، جنہیں بچانے کے لیے اہلکاروں نے بھرپور کوششیں کیں۔فائر ٹینڈرز کے عملے نے شعلوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے قریبی عمارتوں پر مسلسل پانی کا چھڑکاؤ کیا تاکہ آگ مزید گھروں تک نہ پہنچ پائے۔اسی دوران پولیس بھی موقع پر پہنچی اور علاقے کو مکمل طور پر سیل کر دیا۔ٹریفک کو مختلف راستوں کی طرف موڑ دیا گیا تاکہ امدادی ٹیمیں بلا رکاوٹ متاثرہ مقام تک پہنچ سکیں۔پولیس نے آگ لگنے کی وجہ جاننے کے لیے ابتدائی کارروائی شروع کر دی ہے، تاہم فوری طور پر آگ لگنے کی اصل وجہ کا علم نہیں ہو سکا۔اطلاعات کے مطابق اب تک کسی جانی نقصان کی خبر موصول نہیں ہوئی ہے، تاہم مالی نقصان کافی بھاری تصور کیا جا رہا ہے۔متعلقہ محکموں نے کہا کہ آگ پر مکمل قابو پانے کے بعد ہی مجموعی نقصان کا تخمینہ لگایا جا سکے گا۔آخری اطلاعات موصول ہونے تک آگ پر بڑی حد تک قابو پالیا گیا تھا، تاہم فائر اینڈ ایمرجنسی کا عملہ احتیاط کے طور پر کولنگ آپریشن میں مصروف تھا تاکہ کوئی چنگاری دوبارہ شعلوں کو جنم نہ دے سکے۔اس سلسلے میں مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

منشیات جموں و کشمیر میں

تجارت میں ملوث متعدد افراد کو گرفتار کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ عادت اور کلیدی مجرموں کے خلاف بھی NDPSPIT ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ انہیں معاشرے کو مزید نقصان پہنچانے سے روکا جائے۔الزمان نے کہا 'منشیات کا خاتمہ صرف پولیس کا کام نہیں ہے۔کمیونٹی کی شمولیت ناگزیر ہے۔لوگوں کو آگے آنا چاہیے اور معلومات کا اشتراک کرنا چاہیے تاکہ اس خطرے کو جڑوں سے ختم کیا جا سکے'۔ڈی آئی جی نے کہا کہ حکام اسمگلروں کی جائیدادوں کو ضبط کر کے منشیات کے سنڈیکیٹس کے مالیاتی ڈھانچے کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں، جس کا مقصد غیر قانونی تجارت کی حمایت کرنے والے پورے ماحولیاتی نظام کو تباہ کرنا ہے۔ورچول پرائیویٹ نیٹ ورکس کے غلط استعمال پر تبصرہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس طرح کے ڈیجیٹل ٹولز کا اکثر مجرمانہ سرگرمیوں کو چھپانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اور ان پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے، کیونکہ ان کے غلط استعمال سے سیکورٹی کے سنگین خدشات بھی پیدا ہوتے ہیں۔سرحدی سیکورٹی پر الزمان نے کہا کہ شمالی کشمیر، لائن آف کنٹرول کے قریب ہونے کی وجہ سے حساس ہے، لیکن اس بات پر زور دیا کہ دراندازی کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنانے کے لیے جامع حفاظتی انتظامات اور مسلسل نگرانی رکھی گئی ہے۔جموں وکشمیر پولیس کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، ڈی آئی جی نے کہا کہ منشیات کے خلاف کریک ڈاؤن کو مزید تیز کیا جائے گا۔

ممبر اسمبلی علی محمد ساگر

اللہ میر علی محمد ڈار، ربیر سنگھ پٹھانیہ، ڈاکٹر بشیر احمد شاہ ویری، شوکت حسین گنائی اور تنویر صادق کے علاوہ سیکرٹری جے کے ایل اے منوج کمار پنڈت بھی موجود تھے۔جموں اور کشمیر میڈیکل سپلائیز کارپوریشن لمیٹڈ (جے کے۔ایم ایس سی ایل) کی طرف سے ادویات اور آلات کی خریداری میں خامیوں کے بارے میں سی اے جی کے آڈٹ پیرا نمبر 5.1 میں موجود مختلف مسائل پر سیر حاصل بحث و تمحیص ہوئی۔ اکاؤنٹنٹ جنرل جموں وکشمیر تسوانگ تھارچن نے بھی کمیٹی کو محکمہ صحت و طبی تعلیم (جے کے ایم ایس سی ایل) سے متعلق سی اے جی رپورٹ میں بتائے گئے مسائل کے بارے میں آگاہ کیا۔کمیٹی نے مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کیا جن میں معاہدوں کی شرح کی منظوری میں تاخیر اور اس کے نتیجے میں ادویات، آلات، مشینری اور دیگر سازوسامان کی خریداری میں تاخیر یا عدم خریداری شامل تھی جس کے نتیجے میں کمپنی کے قیام کے مقصد کو نقصان پہنچا۔سیکرٹری محکمہ صحت و طبی تعلیم ڈاکٹر سید عابد رشید شاہ نے کمیٹی کو آڈٹ پیراز کی صورتحال اور جے کے ایم ایس سی ایل کی کارکردگی کے بارے میں آگاہ کیا جبکہ مینجنگ ڈائریکٹر جے کے ایم ایس سی ایل یو ایچ گنائی نے بھی کمیٹی کو بریف کیا۔قانون سازوں نے اپنی قیمتی تجاویز پیش کیں اور جموں وکشمیر میڈیکل سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ کے کام کاج کے علاوہ عوامی مسائل کو اجاگر کیا۔کمیٹی محکمہ صحت و طبی تعلیم (جے کے ایم ایس سی ایل) کی جانب سے آڈٹ پیرا کے حوالے سے پیش کی گئی وضاحت سے مطمئن نہیں تھی جس پر کمیٹی کے چیئرمین نے سینئر افسران کو ہدایت دی کہ سات دن کے اندر ایک نئی، جامع اور تفصیلی رپورٹ کمیٹی کو جانچ پڑتال کے لئے پیش کی جائے۔میٹنگ میں ڈائریکٹر فائنانس محکمہ صحت و طبی تعلیم اور متعلقہ محکمے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے دیگر سینئر افسران نے بھی شرکت کی۔

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے

ایریا، کچن، استقبالیہ اور انتظار گاہیں، لانڈری اور ہاؤس کیپنگ کی سہولیات کے علاوہ لفٹیں اور سیڑھیاں شامل ہوں گی۔اس کے علاوہ اس عمارت میں ایک جمنازیم، تفریحی ہال اور ایک میٹنگ ہال بھی ہوگا جس سے اس افادیت میں اضافہ ہوگا اور معززین اور افسران کے لئے آرام اور سہولت کو یقینی بنایا جائے گا۔وزیر اعلیٰ نے اس بات پر زور دیا کہ معیاری بنیادی ڈھانچے کی تعمیر نہایت اہم ہے جو عصری تقاضوں پر پورا اترے اور انتظامی و عوامی ضروریات کو موثر انداز میں پورا کرے۔

نائب وزیر اعلیٰ نے

والے تعلیمی پروگراموں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کیں جن میں ڈیری ٹیکنالوجی، بائیو ٹیکنالوجی، ویٹرنری سائنسز اور زرعی سائنسز کے کورسز شامل ہیں۔انہوں نے باغبانی، زراعت، اینمل سائنس اور متعلقہ شعبوں میں ترقی پسند کاشت کاری کا سپورٹ اور فروغ کی اہمیت کو اجاگر کیا تاکہ معیشت اور روزگار کے مواقع کو تقویت مل سکے۔نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے میٹنگ کے شروعات میں سکاسٹ جموں کے مرکزی کیمپس اور اس کے کرشی وگیان کیندروں (کے وی کے) میں بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور سیلابی مرمت کے کاموں کی صورتحال کا جائزہ لیا جنہیں جموں میں حالیہ سیلاب کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے۔انہیں بتایا گیا کہ بنیادی ڈھانچے کے نقصانات کی تفصیلی جانچ رپورٹ حکومت کو بروقت بحالی اور متاثرہ سہولیات کی مرمت کے لئے پیش کی جا چکی ہے۔وائس چانسلر نے یونیورسٹی کی فلاح و بہبود اور مجموعی ترقی کے

متعلق کئی مسائل اُٹھائے اور ان کے جلد از جلد حل کے لئے وزیر سے مداخلت کی درخواست کی۔اُنہوں نے تحقیق، توسیعی خدمات اور تعلیمی بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لئے مسلسل تعاون کی ضرورت پر بھی زور دیا۔نائب وزیر اعلیٰ نے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے اعادہ کیا کہ موجودہ حکومت اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تعلیمی معیار، سائنسی تحقیق اور اختراعات کو فروغ دینے کے لئے پُرعزم ہے۔اُنہوں نے کہا کہ سکاسٹ کو کسانوں کو بااختیار بنانے، زرعی پیداوار بڑھانے اور جموں وکشمیر کی سماجی و اقتصادی ترقی میں بامعنی کردار ادا کرنے کے لئے ضروری مدد ملتی رہے گی۔

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ

وزیر اعلیٰ نے متعلقہ محکموں کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے اقدامات جموں وکشمیر کے سیاحتی امکانات کی ترقی اور وسیع پیمانے پر تشہیر میں نمایاں کردار ادا کریں گے۔اُنہوں نے کہا: "یہ کیلنڈر محض سالانہ اشاعتیں نہیں ہیں بلکہ جموں وکشمیر کی قدرتی خوبصورتی اور ترقی پذیر سیاحتی ڈھانچے کی بصری داستانیں ہیں۔" اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے ڈائریکٹوریٹ آف ٹورازم کشمیر کی آفیشل ویب سائٹ کا بھی افتتاح کیا۔اس پورٹل کو سیاحتی تقریبات اور مقامات کی تشہیر، ڈیجیٹل آرکائیوز کو برقرار رکھنے اور جموں وکشمیر میں سیاحت سے متعلق جامع معلومات فراہم کرنے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ویب سائٹ میں جموں ٹورازم، جے کے ٹی ڈی سی، جموں وکشمیر کیبل کار کارپوریشن اور دیگر متعلقہ اداروں کے مفید روابط بھی شامل ہیں تاکہ تمام ضروری معلومات ایک ہی پلیٹ فارم پر دستیاب ہوں۔اُنہوں نے کہا کہ موثر رسائی کے لئے جدید اور متحرک ڈیجیٹل موجودگی بہت ضروری ہے۔اُنہوں نے کہا: "ٹورازم کشمیر کی نئی ویب سائٹ معلوماتی ہوگی اور سیاحوں اور شراکت داروں کے لئے ایک جامع، سنگل ونڈو پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گی۔" اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ نے گلمرگ اور سونہ مرگ میں ایڈوانسڈ اسکیئنگ کورس کا افتتاح کیا جس میں بالترتیب 32 اور 25 تربیت یافتہ افراد پر مشتمل دو بیچ شامل ہیں۔انہیں بتایا گیا کہ بنیادی سکیئنگ کورس کی مدت 14 دن ہے اور یہ 12 سے 18 برس کی عمر کے تربیت حاصل کرنے والوں کے لئے مخصوص ہے۔اس موقعہ پر وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی، رکن قانون ساز اسمبلی زڈی بل تنویر صادق، چیف سیکرٹری اٹل ڈولو، ایڈیشنل چیف سیکرٹری سیاحت آشیش چندر ورما، ڈائریکٹر ٹورازم کشمیر سید قمر سجاد، جوکہ مینجنگ ڈائریکٹر جے کے سی سی بھی ہیں، ڈائریکٹر ٹورازم جموں ڈاکٹر وکاس گپتا، مینجنگ ڈائریکٹر جموں وکشمیر ٹورازم ڈیولپمنٹ کارپوریشن شریا سنگھل اور دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

ستیش شرما نے

کے پارٹنرز کی بھی تعریف کی کہ انہوں نے ایک اعلیٰ معیار کی لیگ کا انعقاد کیا جو بڑی عوامی شرکت کو اپنی طرف کھینچنے میں کامیاب رہی اور یونین ٹیریٹری کے مختلف حصوں سے نوجوان کرکٹرز کو اکٹھا کیا۔انہوں نے کہا کہ ایسے ایونٹس نہ صرف جسمانی تندرستی کو فروغ دیتے ہیں بلکہ نوجوانوں میں ٹیم ورک، ڈسپلن اور اتحاد کے جذبے کو بھی پیدا کرتے ہیں۔بگ جے کے پی ایل 26-2025 بڑے جوش اور سنسنی خیز فائنل کے ساتھ اختتام پذیر ہوا جو علاقے میں کرکٹ اور کھیلوں کی ثقافت کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی عکاسی کرتا ہے۔

قبائلی طبقے کے

شاعروں، سماجی کارکنوں، ماحولیاتی تحفظ کے علمبرداروں، عوامی نمائندوں اور کمیونٹی رہنماؤں کا ایک معزز اجتماع اکٹھا ہوا جس نے حکومت اور عوامی نمائندگی رکھنے والی اقدامات کے درمیان براہ راست گفتگو کے لئے ایک معنی خیز پلیٹ فارم فراہم کیا ہے۔سیشن کا مقصد قبائلی فلاح و بہبود کی حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کو بہتر بنانے کے لئے حقیقی تجربات اور معلوماتی تجاویز حاصل کرنا تھا۔وزیر جاوید احمد رانا نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اس بات چیت کو معمول کی میٹنگ کے بجائے ایک مشترکہ کاوش قرار دیا اور زور دیا کہ حقیقی قبائلی ترقی کمیونٹیوں کی اپنی خواہشات اور عملی حالات کے مطابق ہونی چاہیے۔اُنہوں نے کہا: "یہ بات چیت قبائل کی شمولیت، بااختیاری اور عزت کے بارے میں ہماری مشترکہ ذمہ داری کی عکاس ہے۔ترقی تب ہی دیرپا ہو سکتی ہے جب اسے ان لوگوں سے رہنمائی ملے جن کی خدمت کے لئے یہ کوشش کی جا رہی ہے۔" وزیر موصوف نے جموں وکشمیر کے دور دراز قبائلی اکثریتی علاقوں میں موثر پالیسیوں کی تشکیل اور ان پر عمل آوری کی نگرانی میں ماہرین، منتخب نمائندوں اور سماجی طور پر موثر رہنمائی کے اہم کردار پر زور دیا۔اُنہوں نے کہا: "یہ طریقہ کار مشترکہ حکمرانی کو فروغ دیتا ہے جہاں پالیسی کا مقصد زمینی حقائق کے مطابق ہوتا ہے۔جب کمیونٹی کی حکمت عملی اور انتظامی عمل ساتھ چلیں تو عوامی فلاح و بہبود کے نتائج بامعنی اور دیرپا بن جاتے ہیں۔" وزیر جاوید رانا نے ادیبوں، فن کاروں، شعرا اور سول سوسائٹی کے رہنماؤں پر زور دیا کہ وہ قبائلی اور دیگر پسماندہ کمیونٹیوں کے فلاح و بہبود کے اقدامات میں پیش پیش رہیں کیوں کہ ان کا ثقافتی اور سماجی اثر انہیں معاشرے کی رہنمائی اور متحرک کرنے کے لئے ایک منفرد مقام دیتا ہے۔انہوں نے کہا کہ استفساری سیشن ایک سٹریٹجک پلیٹ فارم کے طور پر کام کرے گا جس سے حکومت قبائلی آبادیوں کی بدلتی ہوئی سماجی، ثقافتی اور اقتصادی ضروریات کے جواب میں موثر طور پر مشغول رہ سکے گی۔وزیر موصوف نے "ذمہ دارانہ حکمرانی" کے ویژن پر زور دیتے ہوئے شرکا کو یقین دلایا کہ ان کی فراہم کردہ معلومات مستقبل کی پالیسی فریم ورک میں براہ راست مددگار ثابت ہوں گی۔بات چیت کے دوران تعلیم ایک اہم توجہ کا مرکز بن کر سامنے آئی۔وزیر جاوید رانا نے اس بات کا اعادہ کیا کہ قبائلی تعلیم حکومت کی اولین ترجیح ہے جس میں جدید ہوسٹلوں کے ذریعے معیاری رہائشی تعلیم، شیڈولڈ ٹرائب کے طلباء کے لئے بروقت وظائف اور منظم تعلیمی بیداری پروگراموں پر خاص زور دیا گیا تاکہ کوئی بھی قبائلی بچہ پیچھے نہ رہ جائے۔انہوں نے بتایا کہ گجر اور بکری وال ہوسٹلوں کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کیا جا رہا ہے اور ایکلویہ ماڈل رہائشی سکول (ای ایم آر ایس) کی عمل آوری کے ذریعے معیار تعلیم کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔وزیر موصوف نے روایت کے ساتھ ترقی کے توازن کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ قبائلی تاریخ، زبانوں، فن اور زبانی روایات کی منظم دستاویز سازی اور تحفظ کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ ثقافتی تحفظ قبائلی شناخت اور خود اعتمادی کو مضبوط بنانے کے لئے مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور قبائلی تحقیقی ادارے جیسے ادارے اس کوشش میں اہم کردار ادا کریں گے۔انہوں نے کہا کہ عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت جموں وکشمیر کی قبائلی آبادی کی جامع ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے پوری طرح پرعزم ہے۔انہوں نے مرکزی حکومت کی قبائلی فلاح و بہبود پر توجہ کو بھی اجاگر کیا اور فلاحی اقدامات کے ہم آہنگ مشن موڈ نفاذ کی ضرورت پر زور دیا۔وزیر نے قبائلی فلاح کے لئے عملائی جانے والی اہم سکیموں کی تفصیل دی جن میں ٹی ایس پی بجٹ، قبائلی ذیلی سکیم کے لئے خصوصی مرکزی معاونت (ٹی ایس ایس ٹو ایس سی اے)، پردھان منتری آدی آدرش گرام یوجنا (پی ایم اے اے جی وائی)، دھرتی آبا جنجاتیہ گرام اتکرش ابھیان (ڈی اے۔جے جی یو اے) اور وزیر اعظم ون دھن یوجنا (پی ایم وی ڈی وائی) شامل ہیں۔استفساری سیشن میں رکن قانون ساز اسمبلی کوکرناگ ظفر کھٹانہ، ڈی ڈی سی چیئر پرسن اننت ناگ محمد یوسف کوہلی اور ڈی ڈی سی وائس چیئر پرسن اننت ناگ نذیر چودھری نے شرکت کی۔سینئر افسران میں ڈائریکٹر قبائلی امور جموں وکشمیر ممتاز علی، ڈپٹی ڈائریکٹر قبائلی امور جموں اور نوڈل افسر قبائلی تحقیقی ادارہ ڈاکٹر عبدالخبیر اور ڈپٹی ڈائریکٹر قبائلی امور کشمیر سید مشتاق رضوی شامل تھے۔کشمیر ڈویژن کی مختلف قبائلی کمیونٹیوں کے ممتاز شہریوں، مصنفین، فنکاروں اور شاعروں نے استفساری سیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اپنے مطالبات اور تجاویز وزیر کو گوش گزار کئے۔اہم مسائل میں قبائلی علاقوں میں سہولیات کی اپ گریڈیشن، زبانی تاریخوں کی دستاویز سازی، قبائلی زبانوں اور ثقافت کو فروغ دینا اور کمیونٹی فلاحی سرگرمیوں کے لئے جنگلات سے متعلق اجازت ناموں کو آسان کرنا شامل تھے۔وزیر نے تمام مسائل کو بغور سنا اور متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ اٹھائے گئے مسائل کا فوری اور بروقت ازالہ کو یقینی بنائیں۔سیشن اعتماد مضبوط کرنے، شمولیتی حکمرانی کو یقینی بنانے اور قبائلی کمیونٹیوں کو جموں وکشمیر کی ترقی کے سفر میں برابر کے شراکت دار کے طور پر بااختیار بنانے کے مشترکہ مقصد کی طرف ایک اہم قدم ہے۔

شہر کی سڑکوں کو

کا استعمال کرنا چاہیے یا پبلک ٹرانسپورٹ پر انحصار کرنا چاہیے۔انہوں نے مزید کہا "وہ دن بھر دکانوں کے باہر اپنی گاڑیاں پارک کر کے سڑک کی جگہ پر قبضہ نہیں کر سکتے۔" دکانداروں اور خریداروں کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے، ایس ایس پی نے کہا کہ صارفین کو مختصر طور پر رکنے، اشیاء خریدنے اور آگے بڑھنے کی اجازت ہے۔تاہم، انہوں نے زور دیا کہ دکاندار اپنی

گاڑیوں کو لمبے وقت تک کھڑی کر کے سڑکوں یا فٹ پاتھوں کو بلاک نہیں کر سکتے۔ٹریفک چالانوں کے حوالے سے عوامی خدشات کو دور کرتے ہوئے ایس ایس پی نے واضح کیا کہ ٹریفک پولیس صرف موبائل فون کی تصاویر کی بنیاد پر چالان جاری نہیں کرتی۔انہوں نے کہا کہ چالان جاری کرنے کا ایک مناسب طریقہ کار ہے اور زیادہ تر معاملات میں کاغذی چالان مناسب عمل کے بعد موقع پر جاری کیے جاتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ٹریفک پولیس شہر کی سڑکوں پر نظم و ضبط کو یقینی بنانے کے لیے سخت اقدامات جاری رکھے گی اور عوام پر زور دیا کہ وہ سری نگر میں ٹریفک کی روانی کو ہموار رکھنے میں تعاون کریں۔

ڈاکٹر اندرابی

گئے بنیادی ڈھانچے کے ترقیاتی کاموں کی تفصیلات بیان کیں۔انہوں نے کہا کہ حضرت نورالدین نورانی کی سرزمین کشمیر کا روحانی مرکز ہے اور یہ مقام ہمارے ملک کے روحانی منظرنامے میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ڈاکٹر آندرابی نے کہا کہ جلد ہی وقف بورڈ کے زیر انتظام تمام تعلیمی اداروں میں اسمارٹ کلاسز کا آغاز کیا جائے گا۔انہوں نے بتایا کہ وقف بورڈ اپنے تعلیمی اداروں میں قومی تعلیمی پالیسی نافذ کرنے والا پہلا ادارہ تھا۔انہوں نے مزید کہا، حضرت علمدار کی درگاہ پر ہونے والی بڑی تبدیلی کو عوام کی بھرپور تائید حاصل ہوئی ہے اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق اقدامات نہایت تیز رفتاری سے جاری ہیں۔2026 جموں وکشمیر بھر میں وقف بورڈ کے لیے بنیادی ڈھانچے میں تاریخی فروغ کا سال ثابت ہوگا۔وقف بورڈ کی چیئر پرسن نے حضرت زندہ ریشی کے مزار پر حاضری دی اور جاری ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ بھی لیا۔اس موقع پر موجود معزز شخصیات میں حاجی یونس، امام و خطیب مولوی امیر الدین، مصنف عنایت گل، رجسٹرار ڈائریکٹر مانو سری نگر ڈاکٹر اعجاز اشرف، ایگزیکٹو مجسٹریٹ اشتیاق محی الدین، ایگزیکٹو انجینئر قاضی مشتاق احمد اور دیگر شامل تھے۔

اننت ناگ میں

مصنوعات کی فروخت پر فوری پابندی عائد کرنے کا حکم دیا۔انہوں نے مزید کہا کہ "ایکٹ کے تحت غیر محفوظ خوراک کی تیاری اور فروخت پر پابندی ہے، اور صارفین کی حفاظت کے لیے سخت کارروائی کی ضرورت ہے۔" حکام نے بتایا کہ یہ پابندی اگلے احکامات تک نافذ رہے گی۔احمد نے کہا، "فوڈ بزنس آپریٹرز کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ فوری طور پر مصنوعات کی فروخت بند کر دیں اور فوڈ سیفٹی کے ضوابط کی تعمیل کو یقینی بنائیں۔" احمد نے کہا۔فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ نے خبردار کیا ہے کہ حکم کی کسی بھی خلاف ورزی پر ایف ایس ایس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت کارروائی کی جائے گی، حکام نے کہا۔اس سے قبل بھی 12 دسمبر کو گزشتہ سال اننت ناگ میں حکام نے پریا گولڈ بٹر ڈیلائٹ بسکٹ کے بیچ کی فروخت پر پابندی عائد کر دی تھی جب ایک سرکاری لیبارٹری نے سلفائٹ کی سطح کی اجازت حد سے زیادہ تصدیق کی تھی۔

وفود نے جاوید رانا

کی فراہمی کے نظام کو مضبوط بنانا اور فاریسٹ رائٹس ایکٹ کے تحت زیر التوا دعووں کا جلد تصفیہ شامل ہے۔وزیر نے تمام وفود کو غور سے سنا اور انہیں یقین دلایا کہ ان کے مسائل کو مقررہ وقت میں حل کیا جائے گا۔انہوں نے دوہرایا کہ عوامی شکایات کا ازالہ موجودہ حکومت کی اولین ترجیح ہے اور بتایا کہ متعلقہ محکموں کو ضروری ہدایات جاری کی جا چکی ہیں تاکہ فوری اور موثر کارروائی یقینی بنائی جائے۔

پہلگام میں ایمانداری

ایمانداری پر ڈرائیور کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ایسے واقعات دنیا میں کہیں کہیں ہی دیکھنے کو ملتے ہیں۔خاتون سیاح نے میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے کہا: میں نے دنیا کے کئی علاقوں میں سفر کیا ہے، مگر ایسی ایمانداری اور انسانیت آج کے دور میں بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔کشمیر کے لوگوں کی شرافت اور مہمان نوازی حقیقتاً متاثر کن ہے۔میں یہ تجربہ اپنی زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔' انہوں نے مزید کہا کہ اس واقعے نے ان کے دل میں کشمیر کے لوگوں کے لیے ایک خاص جگہ بنا دی ہے۔پہلگام کے مقامی لوگوں نے واقعے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے واقعات وادی کے لوگوں کی حقیقی پہچان ہیں۔ایک مقامی شہری نے کہا: 'یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ہمارے یہاں ایمانداری کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں۔خصوصاً سیاحوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات میں لوگ ہمیشہ دیانتداری اور اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔یہی کشمیر کی اصل شناخت ہے۔' ایک اور بزرگ شہری نے کہا کہ یہ واقعہ سیاحت کو فروغ دینے میں بھی مدد کرتا ہے، کیونکہ جب سیاح اپنے تجربات دنیا کے سامنے رکھتے ہیں تو کشمیر کا مثبت چہرہ اجاگر ہوتا ہے۔یہ پہلا موقع نہیں ہے جب کشمیر میں کسی ڈرائیور یا مقامی شہری نے گمشدہ سامان سیاحوں کو واپس کیا ہو۔گزشتہ برس گلمرگ میں بھی ایک اسکیئنگ گائیڈ نے ایک غیر ملکی سیاح کا 4 لاکھ روپے سے زائد مالیت کا بیگ واپس کیا تھا۔اسی طرح جھیل ڈل اور سری نگر ائیر پورٹ پر بھی متعدد مرتبہ مسافروں کا قیمتی سامان ایمانداری کے ساتھ واپس کیا جا چکا ہے۔مقامی ٹور آپریٹرز کا کہنا ہے کہ ایسے واقعات وادی میں سیاحوں کے اعتماد کو مزید مضبوط کرتے ہیں اور کشمیر کی شبیہ بہتر بنانے میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ عالمی سطح پر کشمیر کی ایک نئی پہچان بن رہی ہے۔جہاں ایک طرف یہاں کی قدرتی خوبصورتی لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے، وہیں دوسری طرف مقامی لوگوں کے اخلاق، مہمان نوازی، اور ایمانداری پر مبنی واقعات سیاحت کی ساکھ کو مزید مضبوط کرتے ہیں۔ایک ٹور آپریٹر نے کہا: 'جب کوئی سیاح واپس جا کر بتاتا ہے کہ کشمیر کے لوگوں نے امانت داری کا مظاہرہ کیا، تو یہ کسی بھی اشتہار سے زیادہ اثر رکھتا ہے۔یہی اصل برانڈ ویلیو ہے۔' لوگوں نے ڈرائیور کی ایمانداری کی سوشل میڈیا پر بھی تعریف کی۔سوشل پلیٹ فارمز پر متعدد صارفین نے اس واقعے کو کشمیر کی خوبصورت اقدار کی عملی تصویر قرار دیا۔

پلوامہ میں ٹریک

کیا گیا۔پولیس ترجمان نے بتایا کہ اس سلسلے میں متعلقہ پولیس اسٹیشن میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے دفعات 8/21 کے تحت زیر ایف آئی آر نمبر 3/2026 ایک مقدمہ درج کیا گیا اور مزید تحقیقات شروع کی گئیں تاکہ منشیات کے ماخذ اور اس کی ترسیل کی منزل کا پتہ لگایا جا سکے اور اس میں ملوث دیگر افراد کی شناخت کی جا سکے۔انہوں نے کہا کہ پلوامہ پولیس منشیات کی لعنت کے مکمل خاتمے کے لئے پرعزم ہے۔

24 گھنٹوں سے

لدیپ واٹ میں آگ لگنے سے ایک گائے کا شید متاثر ہوا، سلار کے شیخ پورہ میں آگ لگنے سے رہائشی مکان جل گیا۔پلوامہ کے زینہ پورہ علاقے میں، گجر بستی میں آگ لگنے سے دو گھاس کے ڈھیر جل گئے۔ضلع کپواڑہ میں آگ لگنے کے واقعے کی اطلاع ملی جس میں قاضی آباد کے کلو میں ایک رہائشی مکان میں آگ لگ گئی۔محکمہ نے کہا کہ فائر یونٹوں کی جانب سے فوری ردعمل نے تمام واقعات پر بروقت قابو پانے کو یقینی بنایا۔کسی بھی آتشزدگی میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

اقدام قتل

سنہتا (بی این ایس) کی دفعات 2(115)، 109 (اقدام قتل)، 2111 (191) اور آرمز ایکٹ کی دفعات 4/25 کے تحت درج کیا گیا۔بیان میں کہا گیا کہ تحقیقات کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ ملزمین نے مشترکہ نیت کے تحت غیر قانونی ہتھیاروں کا استعمال کرتے ہوئے متاثرین پر بے رحمانہ حملہ کیا جس کا واضح مقصد قتل تھا۔انہوں نے کہا کہ فوری کارروائی کرتے ہوئے پولیس ٹیم نے ایس ایچ او پولیس اسٹیشن ستی کی قیادت میں مختلف مقامات پر چھاپے مار کر چار ملزموں کو گرفتار کیا۔گرفتار شدگان کی شناخت آفتاب عرف افو ولد مشتاق احمد ساکن مکان نمبر 114 گجر نگر، جموں، محمد راشد ولد محمد ریاض ساکن مکان نمبر 20، نزدیک جے کے بینک گجر نگر، گل کرسٹ ولد سنیل گل ساکن کرسچن کالونی جموں اور دھروو شرما ولد وکاس شرما ساکن لوئر مست گڑھ پیر مٹھا جموں کے طور پر کی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ مذکورہ افراد کے خلاف مختلف تھانوں میں مقدمے درج ہیں۔پولیس ترجمان نے بتایا کہ ایک ملزم محمد دانش ولد ریاض ساکن گجر نگر فی الحال مفرور ہے جس کی گرفتاری کے لئے کوششیں جاری ہیں اور ممکنہ ٹھکانوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ واردات میں استعمال ہونے والے غیر قانونی ہتھیاروں اور گولہ بارود کی برآمدگی کے لئے بھی اقدامات کئے جا رہے ہیں جنہیں

قانون کے مطابق ضبط کیا جائے گا۔

سرینگر جموں سمیت

مسافروں سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ہوائی اڈوں پر جانے سے پہلے باقاعدگی سے ایئرلائنز کیساتھ فلائٹ اسٹیٹس چیک کریں اور ریئل ٹائم اپڈیٹس کیلئے ایئرپورٹ حکام سے رابطے میں رہیں۔حکام نے کہا کہ ایئرلائنز موجودہ موسمی حالات کی بنیاد پر آپریشنل ایڈجسٹمنٹ کر رہی ہیں، لیکن سردیوں کے چوٹی کے مہینوں میں دھند ایک اہم چیلنج بنی ہوئی ہے۔اس ایڈوائزری کا مقصد مسافروں کی مشکلات کو کم کرنا ہے کیونکہ گھنی دھند پورے خطے میں فضائی رابطے، خاص طور پر صبح کے اوقات میں متاثر کرتی رہتی ہے۔

یوم جمہوریہ 2026

ایس بیز، اور متعلقہ تھانوں کے ایس ایچ اوز نے شرکت کی۔اجلاس کے دوران حساس مقامات کی حفاظت، علاقے کی ناکہ بندی، مشترکہ انٹیلی جنس شیئرنگ، سیکورٹی ایجنسیوں کے باہمی تال میل، ٹریفک مینجمنٹ، اور داخلی و خارجی راستوں پر موثر کنٹرول جیسے اہم معاملات پر تفصیلی غور و خوض ہوا۔افسران کو ریپبلک ڈے کے موقع پر ہر طرح کی سازش یا امن میں خلل ڈالنے کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لیے مسلسل گشت، بڑھتی ہوئی مستعدی اور پیشگی کارروائی کی ہدایات دی گئیں۔ایس ایس پی خلیل احمد پوسوال نے کہا کہ تمام ایجنسیوں کے درمیان بروقت معلومات کا تبادلہ، مشترکہ کارروائیاں اور سختی سے عمل درآمد ہی پرامن تقریبات کی ضمانت ہیں۔انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ 'ہمیشہ چوکس، متحرک اور عوام دوست رہ کر یہ یقینی بنائیں کہ جشن جمہوریہ کے موقع پر لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور تقریب بغیر بخوبی منعقد ہو۔' میٹنگ کے اختتام پر تمام سیکورٹی اداروں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ باہمی تعاون اور ہم آہنگی کے ساتھ ریپبلک ڈے 2026 کو ضلع گاندربل میں پرامن، محفوظ اور وقار کے ساتھ منایا جائے گا۔

ڈوڈہ میں پہاڑی

ہی مقامی پولیس کی ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور صورتحال کا جائزہ لیا۔

کٹھوعہ میں بدنام

درمیان تین ایف آئی آرز درج ہیں۔بار بار کے جرائم اور عوام میں خوف و ہراس پیدا کرنے کی وجہ سے اس کے خلاف این ڈی پی ایس کے تحت کارروائی کرتے ہوئے اسے حراست میں لیا گیا۔تمام قانونی کارروائیاں مکمل ہونے کے بعد ملزم کو سینٹرل جیل کوٹ بھلوال، جموں منتقل کر دیا گیا ہے۔اسی دوران سانبہ کے وجیہ پور علاقے میں پولیس نے ناکے پر ایک گاڑی کو چیک پوائنٹ پر روک کر تلاشی لی۔تلاشی کے دوران دو افراد۔دیپک شرما اور عادل حسین۔کے قبضے سے 9.72 گرام ہیروئن برآمد ہوئی۔دونوں کو موقع پر گرفتار کر کے ان کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ادبی مرکز

اور مرکز کے میڈیا سیکریٹری جمیل انصاری کی والدہ نسبتی و دیگر فوت شدگان کے حق میں فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کی گئی۔میٹنگ میں مرکز سے وابستہ تمام یونٹوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔میٹنگ میں کئی اہم فیصلے لئے گئے۔جن میں مرکز کے عہدیداران کی جانب سے ایگزیکیٹو باڈی کے سامنے مرکز کی جموں میں سہ روزہ کشمیری کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کو منظوری دیا جانا بھی شامل تھا اور اس کانفرنس کی حتمی تاریخ کا اعلان بہت جلد کیا جائے گا۔میٹنگ میں مرکز کی طرف سے دیے جانے والے سالانہ انعامات 'شرف کمراز' اور 'خلعت حنفی سوپوری' 2025 کے لئے جیوری کے فیصلوں کی توثیق کی گئی۔میٹنگ میں یہ اعلان بھی کیا گیا کہ مرکز کی طرف سے بیسٹ بک ایوارڈ اب 'یوم اسلاف' کے موقعے پر یعنی 14 جون کو ہر سال دیا جائے گا۔میٹنگ میں یہ فیصلہ بھی لیا گیا کہ ماہ رمضان کے بعد مرکز کے صدر دفتر پر ایک تھیٹر ورکشاپ ادبی مرکز کمراز کی سرپرستی میں منعقد کیا جائے گا۔جس میں وادی سے باہر ماہرین تشریف لا کر یہاں کے آرٹسٹوں کو تربیت فراہم کریں گے۔

جموں کشمیر کے سرنکوٹ

کے موصولہ اطلاعات کے مطابق مہم سرنکوٹ میونسپلٹی کی طرف سے چلائی گئی تھی، جس میں ان دکانوں کو نشانہ بنایا گیا تھا جنہوں نے اپنے کاروبار کو سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر غیر قانونی طور پر اپنے احاطے کے باہر نمائش کے ذریعے پھیلایا تھا۔اس طرح کی تجاوزات نے پیدل چلنے والوں کی نقل و حرکت میں شدید رکاوٹ ڈالی اور بازار کے علاقے میں ٹریفک کی روانی میں خلل ڈالا۔مہم کے دوران میونسپل ٹیموں نے تجاوزات کو ہٹایا، غیر قانونی طور پر نمائش شدہ سامان ضبط کیا اور خلاف ورزی کرنے والوں پر جرمانے عائد کئے۔عہدیداروں نے کہا کہ یہ کارروائی دکانداروں کو عوامی مقامات کو خالی کرنے کے بار بار انتباہ کے بعد کی گئی تھی، جس پر زیادہ تر توجہ نہیں دی گئی۔مقامی لوگوں اور بازار میں آنے والوں نے اس اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ تجاوزات نے خاص طور پر بوڑھوں، خواتین اور بچوں کے لیے نقل و حرکت کو مشکل بنا دیا ہے۔انہوں نے بڑے عوامی مفاد میں ٹھوس کارروائی کرنے اور بھیڑ بھاڑ والے بازار میں امن بحال کرنے پر میونسپلٹی کی تعریف کی۔میونسپل حکام نے کہا کہ آنے والے دنوں میں بھی اسی طرح کی مہم جاری رہے گی تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ سڑکیں اور فٹ پاتھ تجاوزات سے پاک رہیں۔انہوں نے تاجروں پر زور دیا کہ وہ انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں اور اپنی کاروباری سرگرمیوں کو اجازت شدہ حدود تک محدود رکھیں۔حکام نے کہا کہ اس مہم کا مقصد تاجروں کو ہراساں کرنا نہیں تھا بلکہ سورنکوٹ ٹاؤن میں عوامی سہولت، حفاظت اور شہری جگہوں کے مناسب استعمال کو یقینی بنانا تھا۔

جے ایس ڈبلیو

OEM)) حاصل نہیں کر سکا۔ایم جی ونڈسر (MG Windsor) خاندانوں میں اپنی بھرپور مقبولیت کی بدولت بھارت کی نمبر 1 فروخت ہونے والی ای وی (EV) بن گئی ہے۔اس گاڑی نے وسیع جگہ (space)، اعلیٰ درجے کے آرام اور جدید ترین فیچرز سے لیس کیبن کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ڈرائیونگ کا ایک بہترین تجربہ فراہم کرنے میں کمال کر دکھایا ہے۔آج یہ بھارت کی سب سے زیادہ پسند کی جانے والی اور سب سے زیادہ ایوارڈز حاصل کرنے والی الیکٹرک گاڑی کے طور پر جانی جاتی ہے۔اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے، جے ایس ڈبلیو ایم جی موٹر انڈیا کے مینیجنگ ڈائریکٹر، انوراگ مہروترا (Anurag Mehrotra, Managing Director, JSW MG Motor India) نے کہا: "ونڈسر ایک جدید آٹو موٹو شاہکار کی عکاسی کرتی ہے جس نے اپنی عملیت، ٹیکنالوجی اور مستقبل کے تقاضوں کے مطابق ڈیزائن کے ذریعے ای وی (EV) سیگمنٹ کو نئے سرے سے متعارف کرایا ہے۔اس نے تذبذب کا شکار خریداروں کو فخر محسوس کرنے والے ای وی مالکان میں تبدیل کر کے الیکٹرک گاڑیوں کو اپنانے کی رفتار تیز کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے، اور یہ یقینی طور پر بھارت کے ای وی انقلاب میں ایک ٹرینڈ سیٹر کی حیثیت رکھتی ہے۔ونڈسر کے ساتھ ہم نے دیکھا ہے کہ صارفین خود برانڈ کے سفیر بن گئے ہیں اور اپنے ساتھیوں کو ای وی کی تحریک میں شامل ہونے کی ترغیب دے رہے ہیں۔مجھے اس بات پر بے حد خوشی ہے کہ یہ 2025 میں بھارت کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی ای وی بن گئی ہے، اور ہم 2026 کو مزید یادگار بنانے کے منتظر ہیں۔" کار ساز کمپنی نے سال 2025 کا اختتام مجموعی طور پر 19% ترقی کے ساتھ کیا اور سال 2024 کے مقابلے میں اپنی ای وی (EV) کی فروخت میں 111% کا غیر معمولی اضافہ ریکارڈ کیا۔ایم جی کی الیکٹرک گاڑیوں کی مستقل طلب نہ صرف بڑے شہروں Tier I) میں بلکہ چھوٹے شہروں اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں بھی واضح ہے، جو پائیدار سفری حل کو اپنانے کے لیے بھارت کی تیاری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

وزارت ثقافت

21 ماہ دسمبر 2025 کو ہوا تھا اور اس ماہ جنوری 2026 کو اختتام پذیر ہوگا۔اس تھیٹر ورکشاپ کی نگرانی معراج الدین بٹ کی تکنیکی معاونت سے عاشق حسین نجار کر رہے ہیں۔شدید سردی کے پیش نظر بچوں کو دن میں دو سے تین گھنٹے کی تھیٹر تربیت فراہم کی جا رہی ہے اور سردی کے باوجود کافی تعداد میں بچے اس تھیٹر ورکشاپ میں شرکت کر رہے ہیں۔

سڈنی ٹیسٹ: ہیڈ اور اسمتھ کی سنچریوں سے آسٹریلیا کی پوزیشن مضبوط

سڈنی، 06 جنوری (یو این آئی) ٹریوس ہیڈ (163) اور اسٹیون اسمتھ (ناٹ آؤٹ 129) کی شاندار سنچریوں کی بدولت آسٹریلیا نے سڈنی ٹیسٹ کے تیسرے دن مقابلے میں اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ میزبان ٹیم نے پورے دن میں 352 رن جوڑے اور کھیل کے اختتام تک 134 رن کی برتری حاصل کر لی۔ اسٹمپس تک آسٹریلیا کا اسکور 7 وکٹ پر 518 رن تھا، جس سے انگلینڈ کے لیے ٹیسٹ میچ بچانا ایک بڑا چیلنج بن گیا۔ سڈنی کرکٹ گراؤنڈ میں پنک ڈے کے موقع پر انگلینڈ نے اپنا دوسرا ریویو جلد ہی گنوا دیا، جب نائٹ واچ مین مائیکل نیسر کے کیچ بیہائنڈ کی اپیل میں صرف بلے کے زمین سے ٹکرانے کی آواز سامنے آئی۔ ہیڈ، جو 91 رن پر بلے بازی کے لیے آئے تھے، نے ایک شاٹ باؤنڈری لگا کر اسکور 96 تک پہنچایا، پھر جوش ٹنگ کو کورز کے اوپر سے کھیل کر سیریز کی تیسری اور مجموعی طور پر ٹیسٹ میں 12ویں سنچری مکمل کی۔ میچ کے دوسرے دن میتھیو پوٹس کا ہیڈ نے جارحانہ بلے بازی سے استقبال کیا اور دن کی اپنی پہلی تین گیندوں پر لگاتار تین چوکے لگائے۔ اگرچہ ہیڈ کے خلاف شارٹ گیندوں کی حکمتِ عملی تقریباً فوراً کارگر ثابت ہونے لگی، لیکن ول جیکس نے برائیڈن کارس کی گیند پر ڈیپ مڈوکٹ پر ایک آسان کیچ چھوڑ دیا، جس سے مہمان ٹیم کی مشکلات مزید بڑھ گئیں۔ نیسر، جنہوں نے پہلے سیشن میں کئی بار شاٹ کھیلنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے، بعدازاں آف سائیڈ پر چند خوبصورت ڈرائیوز بھی کھیلے، اس سے پہلے کہ انگلینڈ نے نیسر کے خلاف آف اسٹمپ کے باہر ہاک آئی پراثر کے ساتھ اپنا آخری ریویو استعمال کر لیا۔ آخرکار نیسر کارس کی گیند پر وکٹ کیپر کو کیچ دے بیٹھے اور نائٹ واچ مین کی مزاحمت ختم ہو گئی۔ ہیڈ نے لگاتار چوکے لگا کر انگلینڈ کی پریشانیاں بڑھائیں، جن میں پوٹس کی گیند پر ایک شاندار پل شاٹ بھی شامل تھا۔ ہیڈ نے سلپ کورڈن کے اوپر سے ایک طاقتور شاٹ کھیل کر 150 رن مکمل کیے، جبکہ اسمتھ آہستہ آہستہ اپنی اننگز میں جم رہے تھے۔ ہیڈ 163 رن پر جیکب بیتھل کی گیند پر پیڈ سے ٹکرانے کے بعد آؤٹ ہوئے اور انہوں نے ریویو بھی لیا، جس سے 54 رن کی شراکت ٹوٹ گئی۔ عثمان خواجہ اپنے آخری ٹیسٹ میں گارڈ لینے میدان میں آئے۔ اسی دوران اسمتھ نے بین اسٹوکس کو لگاتار تین چوکے مار کر میزبان ٹیم کو 300 کے پار پہنچایا اور رن بنانے کا سلسلہ جاری رہا۔ انگلینڈ نے دوسری نئی گیند ملتے ہی لے لی، لیکن پوٹس اور کارس کی گیندوں پر کافی چوکے لگے اور اسمتھ 50 رن تک پہنچ گئے۔ جیسے ہی دونوں بلے بازوں نے 50 رن کی شراکت مکمل کی، کارس نے خواجہ کو ایل بی ڈبلیو آؤٹ کر دیا۔ ایلکس کیری نے 13 گیندوں پر 16 رن کی تیز رفتار اننگز کھیلی، جس میں تین چوکے شامل تھے، جو سب ایکسٹرا کور میں لگے، اس کے بعد وہ ٹنگ کی گیند پر لیگ سلپ میں بیتھل کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گئے۔ پوٹس کی مسلسل آسان گیند بازی کے باعث آسٹریلیا انگلینڈ کے 384 رن کے قریب پہنچ گیا اور چائے کے وقفے تک وہ سات رن پیچھے تھے۔ چائے کے بعد پہلے اوور میں کیمرون گرین نے اسٹوکس کو چوکا لگایا، لیکن آخری سیشن مکمل طور پر اسمتھ کے نام رہا۔ ایکسٹرا کور کے ذریعے اسمتھ کا چوکا آسٹریلیا کو برتری دلانے والا ثابت ہوا۔ اسمتھ نے بیتھل کی گیند پر سیدھا چھکا لگایا، جبکہ گرین نے اسٹوکس کی گیند پر 94 میٹر طویل شاندار چھکا لگایا۔ اسمتھ بیک ورڈ اسکوائر لیگ کے ذریعے چوکا لگا کر نوے کے ہندسے میں داخل ہوئے، تاہم گرین ایک غلط انداز میں کھیلے گئے پل شاٹ پر بین ڈکٹ کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہو گئے اور کارس نے اپنا تیسرا وکٹ حاصل کیا۔ بعدازاں اسمتھ نے فائن لیگ کی جانب تین رن لے کر اپنی 37ویں ٹیسٹ سنچری مکمل کی، یوں وہ راہل دراوڑ کو پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ ان کی 13ویں ایشز سنچری بھی تھی، جبکہ اس فہرست میں صرف ڈان بریڈمین 19 سنچریوں کے ساتھ ان سے آگے ہیں۔ بیو ویبسٹر اور اسمتھ نے آٹھویں وکٹ کے لیے 81 رن کی ناٹ آؤٹ شراکت قائم کی اور دونوں بالترتیب 129 اور 42 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ مختصر اسکور: آسٹریلیا 518/7 (ٹریوس ہیڈ 163، اسٹیون اسمتھ *129: برائیڈن کارس 108-3، بین اسٹوکس 87-2) نے انگلینڈ 384 (جو روٹ 160، ہیری بروک 84: مائیکل نیسر 60-4، اسکاٹ بولینڈ 85-2) پر 134 رن کی برتری حاصل کی۔

بی سی آئی-بی سی بی تنازع کا مستفیض الرحمن پر کوئی اثر نہیں

ڈھاکہ، 6 جنوری (یو این آئی) ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) کے مشورے پر انڈین پریمیئر لیگ سے قبل کولکاتہ نائٹ رائیڈرز ٹیم سے مستفیض الرحمن کا باہر ہونا عالمی سطح پر بحث کا موضوع بن گیا، خاص طور پر اس وقت جب بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) نے سکیورٹی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے ٹی 20 ورلڈ کپ کے لیے ہندوستان نہ جانے کا فیصلہ کیا۔ تاہم، مستفیض الرحمن اس تمام بیرونی شور سے بے فکر نظر آ رہے ہیں۔ مستفیض، جو اس وقت جاری بنگلہ دیش پریمیئر لیگ میں رنگپور رائیڈرز کی نمائندگی کر رہے ہیں، گیند سے مسلسل شاندار کارکردگی دکھا رہے ہیں۔ چار جنوری کو سلہٹ انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں ڈھاکہ کیپیٹلز کے خلاف انہوں نے ڈیتھ اوورز میں لاجواب گیند بازی کرتے ہوئے اپنی ٹیم کو پانچ رن سے سنسنی خیز فتح دلائی۔ اس میچ میں انہوں نے 18ویں اوور میں صرف دو رن دیے اور آخری اوور میں 10 رن بچانے سے قبل شمیم حسین کو بھی آؤٹ کیا۔ بی سی آئی کی جانب سے کے کے آر کو انہیں ٹیم سے باہر کرنے کی ہدایت دینے کے محض ایک دن بعد مستفیض نے یہ شاندار مظاہرہ پیش کیا۔ مالی اعتبار سے بھی انہیں بڑا نقصان ہو سکتا ہے، کیونکہ آئی پی ایل نیلامی میں انہیں 9.2 کروڑ روپے میں خریدا گیا تھا، جو آئی پی ایل کی تاریخ میں کسی بھی بنگلہ دیشی کھلاڑی کے لیے سب سے بڑی رقم ہے۔ محمد اشرفل، جو موجودہ بی پی ایل میں رائیڈرز کے اسسٹنٹ کوچ کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں، نے چٹاگانگ رائلز کے خلاف میچ کے بعد صحافیوں سے کہا، "وہ (مستفیض) بالکل پرسکون ہیں۔ میدان سے باہر کی باتوں سے وہ بالکل بھی پریشان نہیں۔ چاہے وہ بی سی بی ہو، ہندوستان ہو، بی پی ایل ہو یا آئی سی سی۔" انہوں نے مزید کہا، "اس وقت ان کی توجہ صرف رنگپور رائیڈرز کے لیے کھیلنے پر مرکوز ہے، اس کے بعد جو بھی آئے گا، وہ اس پر توجہ دیں گے۔ وہ ایک مختلف مزاج کے انسان ہیں۔"

آیوش شیٹی نے اولمپک میڈلسٹ لی زی جیا کو شکست دی، لکشیہ سین دوسرے راؤنڈ میں داخل

کوالالمپور، 06 جنوری (یو این آئی) ہندوستان کے نوجوان بیڈمنٹن کھلاڑی آیوش شیٹی نے 2026 سیزن کا شاندار آغاز کرتے ہوئے ملائیشیا اوپن کے پہلے راؤنڈ میں پیرس اولمپکس کے میڈلسٹ لی زی جیا کو شکست دے دی۔ بوکیت جلیل میں کھیلے گئے سپر 1000 درجے کے مقابلے میں آیوش نے محض 39 منٹ میں تجربہ کار ملائیشین کھلاڑی کو 21-12، 21-17 سے شکست دی۔ پیرس اولمپکس کے سیمی فائنلسٹ لکشیہ سین نے بھی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سنگاپور کے جیا ہینگ جیسن کو ہرا کر دوسرے راؤنڈ میں جگہ بنائی ہے۔ گزشتہ برس شاندار فارم میں رہنے والے آیوش شیٹی لی زی جیا کے خلاف پُراعتماد اور جارحانہ انداز میں کھیلے، تاہم ان کے کھیل میں ٹھہراؤ اور نظم بھی نمایاں رہا۔ آیوش نے جون 2025 میں یو ایس اوپن جیتا تھا جبکہ آسٹریلین اوپن میں کوارٹر فائنل تک رسائی حاصل کر کے سیزن کا اختتام کیا، جس سے عالمی ٹور پر ان کے اعتماد میں نمایاں اضافہ ہوا۔ اپنے گھریلو شائقین کے سامنے کھیلنے والے لی زی جیا ہندوستانی کھلاڑی کی رفتار اور دباؤ کا سامنا کرنے میں مشکلات سے دوچار دکھائی دیے۔ طویل عرصے تک انجری کے باعث کھیل سے دور رہنے والے لی کی واپسی میں روانی کی کمی واضح تھی۔ 2024 میں اولمپک کانسی کا تمغہ جیتنے والے لی فٹنس مسائل کے سبب 2025 سیزن میں صرف پانچ ٹورنامنٹس ہی کھیل سکے تھے۔ آیوش کی اس کارکردگی نے ایک بار پھر ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کو اجاگر کر دیا ہے۔ لکشیہ سین نے 70 منٹ تک جاری رہنے والے سنسنی خیز مقابلے میں جیا ہینگ جیسن کو 21-16، 15-21، 21-14 سے شکست دی۔ عالمی نمبر 13 لکشیہ کا اگلا مقابلہ ہانگ کانگ کے لی چیوک ییو یا فرانس کے چھٹے سیڈ کرسٹو پوپوف سے خواتین سنگلز میں مالویکا بنسوڑ کو تھائی لینڈ کی ساتویں سیڈ رتچانوک انتانون کے خلاف سیدھے گیمز میں 21-11، 21-11 سے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

کناڈا کو 0-3 سے شکست دے کر بیلجیئم کوارٹر فائنل میں

سڈنی، 6 جنوری (یو این آئی) ٹیم بیلجیئم نے منگل کو سڈنی میں یونائیٹڈ کپ میں ٹیم کناڈا پر 0-3 سے شاندار فتح کے ساتھ گروپ بی جیت لیا اور کوارٹر فائنل میں جگہ بنا لی۔ ٹائی جیتنے کے لیے زیزو برگس اور ایلیس مرٹینز کی متاثر کن سنگلز حاصل کرنے کے بعد، بیلجیئم کے کھلاڑیوں نے گروپ میں ٹاپ پر رہنے کے لیے ایک اہم مکسڈ ڈبلز میچ میں کلائیو ہار پر اور وکٹوریہ مبوکو کو 6-3، 3-6، 10-5 سے ہرایا۔ برگس نے کہا، "ہمیں آج کچھ بڑے کھلاڑیوں اور ایک بڑی ٹینس ملک کو ہرانا تھا۔ ہم چھوٹے بیلجیئم کے لوگ، ہمیں آج ایک دوسرے پر بہت فخر ہے کہ ہم نے ایک ٹیم کے طور پر کیا، خاص طور پر چین کے ساتھ پہلے مشکل مقابلے کے بعد۔ اس لیے ہم خوش ہیں اور گروپ بہت خوش ہے۔" بیلجیئم کے کھلاڑی آج صبح بیدار ہوئے یہ انہیں معلوم تھا کہ اپنا گروپ جیتنے کے لیے انہیں کناڈا کو ہرانا ہے۔ یہ ایک مشکل کام تھا، یہ دیکھتے ہوئے کہ کناڈا نے چین کو ہرایا تھا، جس نے ٹورنامنٹ میں پہلے بیلجیئم کو شکست دی تھی۔ کین روزوال ایرینا کے اندر یہ بات بے معنی ثابت ہوئی، جہاں برگس اور مرٹینز نے اپنی یونائیٹڈ کپ کی امیدوں کو زندہ رکھنے کا راستہ تلاش کر لیا۔ مرٹینز نے کہا، "مجھے اس ٹیم پر صد فیصد اعتماد ہے اور مجھے لگتا ہے کہ ہم یہ کر سکتے ہیں اور ہم نے واقعی کر دکھایا۔ کچھ بھی ناممکن نہیں ہے، اس لیے ہم نے جو ڈبلز کھیلا، اس سے میں بہت خوش ہوں۔ ہم واقعی ایک ٹیم تھے، ہم آگے بڑھ رہے تھے۔" برگس نے دن کا آغاز اپنے کیریئر کی سب سے بڑی جیت کے ساتھ کیا، انہوں نے عالمی نمبر 5 فیلکس اوگر-الیا سائم کو 6-4، 6-2 سے شکست دی۔

نسیم شاہ پر آئی سی سی کی تادیبی کارروائی

اسلام آباد، 6 جنوری (یو این آئی) انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے پاکستان کے تیز گیند باز نسیم شاہ کے خلاف ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر کارروائی کرتے ہوئے ان پر جرمانہ عائد کر دیا ہے۔ آئی سی سی کے جاری کردہ بیان کے مطابق 22 سالہ نسیم شاہ، جو اس ٹورنامنٹ میں ڈیزرٹ وائپرز کی جانب سے کھیل رہے تھے، لیول ون خلاف ورزی کے مرتکب قرار پائے۔ اس خلاف ورزی کے نتیجے میں ان پر میچ فیس کا 10 فیصد جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ میچ آفیشلز کے مطابق نسیم شاہ آئی سی سی کوڈ آف کنڈکٹ کے آرٹیکل 2.5 کی خلاف ورزی کے مرتکب پائے گئے، جس کے تحت بلے باز کو آؤٹ کرنے کے بعد کسی بھی قسم کے اشتعال انگیز یا توہین آمیز طرزِ عمل، زبان یا اشاروں کی اجازت نہیں ہے۔ یہ واقعہ اتوار کو دبئی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے انٹرنیشنل لیگ ٹی ٹوئنٹی کے سیزن فور کے فائنل کے دوران پیش آیا، جہاں ڈیزرٹ وائپرز کا مقابلہ ایم آئی ایمریٹس سے تھا۔ میچ کے دوران ایم آئی ایمریٹس کے کپتان کیرون پولارڈ نے نسیم شاہ کی ایک گیند کو دفاعی انداز میں کھیلا جو واپس گیند باز کے ہاتھ میں آ گئی۔ گیند پکڑنے کے بعد نسیم شاہ نے مسکراتے ہوئے پولارڈ کی جانب دیکھا، جس پر ویسٹ انڈین آل راؤنڈر نے سخت ردِعمل ظاہر کیا۔ دونوں کھلاڑیوں کے درمیان سخت جملوں کا تبادلہ ہوا جس کے باعث صورتحال عارضی طور پر کشیدہ ہو گئی، تاہم امپائرز اور ڈیزرٹ وائپرز کے کھلاڑیوں نے بروقت مداخلت کرتے ہوئے صورتحال کو قابو میں کر لیا۔ اس تنازع کے باوجود میچ کے نتیجے پر کوئی اثر نہ پڑا اور ڈیزرٹ وائپرز نے شاندار کھیل پیش کرتے ہوئے ایم آئی ایمریٹس کو 46 رن سے شکست دے دی۔ اس کامیابی کے ساتھ ڈیزرٹ وائپرز نے اپنی تاریخ میں پہلی بار انٹرنیشنل لیگ ٹی ٹوئنٹی کا خطاب جیت لیا۔

پڈیکل نے 600 رن بنا کر وجے ہزارے میں تاریخ رقم کر دی

بنگلورو، 6 جنوری (یو این آئی) دیودت پڈیکل نے وجے ہزارے ٹرافی میں ایک بار پھر تاریخ رقم کر دی ہے۔ وہ ہندوستان کی صفِ اول کی گھریلو ایک روزہ کرکٹ مقابلے کے تین مختلف سیزن میں 600 یا اس سے زائد رن بنانے والے پہلے بلے باز بن گئے ہیں۔ پڈیکل نے یہ کارنامہ منگل کو گجرات کالج گراؤنڈ میں راجستھان کے خلاف کرناٹک کے ایلیٹ گروپ اے میچ کے دوران انجام دیا۔ راجستھان کے خلاف میچ میں بھی پڈیکل نے اہم کردار ادا کرتے ہوئے 82 گیندوں پر 12 چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے 91 رن بنائے اور کپتان مایانک اگروال کے ساتھ 184 رن کی شاندار اوپننگ شراکت قائم کی، جس نے کرناٹک کی اننگز کو مضبوط بنیاد فراہم کی۔ فیلڈنگ کے فیصلے کے بعد اس جوڑی نے ٹیم کو زبردست آغاز دلایا۔ جاری 26-2025 سیزن میں ان کی شاندار کارکردگی میں 147، 124 اور 113 رن کی سنچریاں شامل ہیں، جو مختلف میدانوں اور حالات میں ان کی مستقل مزاجی کی واضح مثال ہیں۔ اس غیر معمولی فارم کے باوجود پڈیکل کو حال ہی میں نیوزی لینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز کے لیے ہندوستانی ٹیم سے باہر رکھا گیا، جس پر کرکٹ حلقوں میں حیرت کا اظہار کیا گیا۔ اس نظرانداز ی نے گھریلو کرکٹ میں مزید غلبہ حاصل کرنے اور قومی ٹیم میں واپسی کے لیے ان کے عزم کو مزید مضبوط کیا ہے۔ پڈیکل نے 20-2019 سیزن میں 11 میچوں میں 609 رن بنا کر وجے ہزارے چارٹ میں سرفہرست مقام حاصل کیا تھا، جبکہ 21-2020 سیزن میں محض سات اننگز میں 147.40 کی اوسط سے 737 رن بناتے ہوئے نیا معیار قائم کیا، جس میں چار سنچریاں شامل تھیں، اور اس دوران کرناٹک سیمی فائنل تک پہنچا۔ ہندوستان کے لیے دو ٹیسٹ اور دو ٹی ٹوئنٹی کھیلنے والے پڈیکل 2026 انڈین پریمیئر لیگ میں رائل چیلنجرز بنگلورو کی نمائندگی کریں گے۔ گزشتہ سیزن کے دوران ہیمسٹرنگ انجری کے باعث باہر رہنے کے باوجود فرنچائز نے انہیں برقرار رکھا تھا۔ ایک مضبوط وجے ہزارے سیزن کے ساتھ پڈیکل کی نظریں ہندوستانی ٹیم میں دوبارہ جگہ بنانے اور اپنی شاندار فارم کو برقرار رکھنے پر مرکوز ہیں۔

ڈی کاک اور بیرسٹو کی طوفانی اننگز، سن رائزرس کی سنچورین میں ریکارڈ کامیابی

پریٹوریا، 06 جنوری (یو این آئی) بیٹ وے ایس اے 20 کے سیزن چار کو ریکارڈز کا سیزن کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ پیر کی شام سنچورین میں سن رائزرس ایسٹرن کیپ نے پریٹوریا کیپٹلز کے خلاف اپنی تاریخ کی پہلی فتح درج کرتے ہوئے اس سیزن کی ایک اور یادگار مثال قائم کر دی۔ سن رائزرس نے کیپٹلز کے 176/7 کے ہدف کو بغیر کسی وکٹ کے نقصان کے حاصل کر لیا، جو بیٹ وے ایس اے 20 کی تاریخ میں ان کا سب سے بڑا کامیاب رن چیز ثابت ہوا۔ اس شاندار فتح کے ساتھ ٹرسٹن اسٹبز کی قیادت میں ٹیم 17 پوائنٹس کے ساتھ پوائنٹس ٹیبل پر دوبارہ سرفہرست پہنچ گئی۔ اوپنرز کوئنٹن ڈی کاک (ناٹ آؤٹ 79 رن، 41 گیندیں، 5 چوکے، 6 چھکے) اور جونی بیرسٹو (ناٹ آؤٹ 85 رن، 44 گیندیں، 8 چوکے، 6 چھکے) نے آغاز ہی سے جارحانہ بلے بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کیپٹلز کے گیند بازوں کی جم کر پٹائی کی۔ ڈی کاک نے پاور پلے میں لنگی انگیڈی کی گیندوں پر کور کے اوپر لگاتار دو چھکے لگا کر اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ اس کے بعد انہوں نے لیزاڈ ولیمز کو بھی نہ بخشا اور اپنی ٹیم کو مضبوط پوزیشن میں پہنچا دیا۔ ابتدا میں بیرسٹو نے ڈی کاک کو کھل کر کھیلنے دیا، تاہم جیسے ہی اسپنر کیشو مہاراج گیند بازی کے لیے آئے، بیرسٹو نے اپنا انداز بدلا۔ سابق انگلش ورلڈ کپ فاتح نے مہاراج کے ایک ہی اوور میں پانچ چھکے اور ایک چوکا لگا کر 34 رن جوڑے، جو ابیٹ وے ایس اے 20 کی تاریخ کا سب سے مہنگا اوور قرار پایا۔ پلیئر آف دی میچ کے لیے کوئنٹن ڈی کاک، کونر ایسٹرہوئزن، اینرک نورکھیا اور شرفین رودرفورڈ زیرِ غور تھے، تاہم ڈی کاک کو شائقین کے ووٹوں کا 91.2 فیصد حاصل ہوا۔ اس سے قبل سن رائزرس نے منظم گیند بازی اور شاندار فیلڈنگ کی بدولت کیپٹلز کو اوسط سے کم اسکور تک محدود رکھا۔ اگرچہ نئے اوپنر کونر ایسٹرہوئزن 52 (رن، 33 گیندیں، 6 چوکے، 2 چھکے) اور مڈل آرڈر کے جارح مزاج بلے باز شرفین رودرفورڈ (ناٹ آؤٹ 47 رن، 22 گیندیں، 3 چوکے، 4 چھکے) نے اننگز کو سہارا دیا، مگر سن رائزرس نے پورے مقابلے کے دوران اپنی گرفت برقرار رکھی۔ اینرک نورکھیا نے اپنے پرانے گھریلو میدان پر 150 کلومیٹر فی گھنٹہ سے زائد رفتار سے گیند بازی کرتے ہوئے 3/32 کے شاندار اعداد و شمار درج کیے، جبکہ لوئیس گریگوری نے نہایت کفایتی گیند بازی کرتے ہوئے چار اوور میں صرف 18 رن دے کر ایک وکٹ حاصل کی۔ اگرچہ ایڈم ملن نے آخری سے قبل اوور میں 22 رن دے دیے، تاہم مجموعی طور پر انہوں نے 2/36 کی کارکردگی دکھائی، جس میں کیپٹلز کے نئے ویسٹ انڈیز اسٹار آندرے رسل کی اہم وکٹ بھی شامل تھی۔ میچ کا ایک یادگار لمحہ کوئنٹن ڈی کاک کا شاندار ایک ہاتھ سے لیا گیا ڈائیونگ کیچ رہا، جس نے اس مقابلے میں سن رائزرس کی بالادستی پر آخری مہر ثبت کر دی۔

پاکستان کے خلاف اہم ٹی ٹوئنٹی سیریز کے لیے سری لنکا کی ٹیم کا اعلان

کولمبو، 6 جنوری (یو این آئی) سری لنکا نے پاکستان کے خلاف آئندہ ٹی ٹوئنٹی بین الاقوامی سیریز کے لیے اپنی ٹیم کا اعلان کر دیا ہے، جو 7 فروری سے شروع ہونے والے آئی سی سی مینز ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ سے قبل تیاریوں کا ایک نہایت اہم آخری مرحلہ ہے۔ آئی سی سی کے مطابق، داسن شناکا کی قیادت میں منتخب کی گئی اس ٹیم میں تجربہ اور گہرائی کا امتزاج شامل ہے، جس میں چند ایسے کھلاڑی بھی شامل ہیں جو اس سے قبل ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کی ابتدائی ٹیم کا حصہ نہیں تھے۔ ان کی شمولیت سے ٹیم میں جگہ بنانے کے لیے مسابقت مزید بڑھ گئی ہے، کیونکہ سری لنکا عالمی ایونٹ کے لیے اپنی حتمی ٹیم کے اعلان سے قبل مختلف آپشنز کا جائزہ لے رہا ہے۔ بڑے ٹورنامنٹ کے قریب آتے ہی یہ سیریز سری لنکا کے لیے ایک قیمتی موقع ثابت ہوگی، جس کے ذریعے وہ ایک مضبوط حریف کے خلاف اپنی ٹیم کی ترتیب کو حتمی شکل دے سکے گا اور اعتماد میں اضافہ کرے گا۔ آخری بار جب دونوں ٹیمیں ٹی ٹوئنٹی سہ فریقی سیریز کے فائنل میں راولپنڈی میں مدمقابل ہوئیں تو اس مقابلے میں پاکستان نے کامیابی حاصل کی تھی۔ پاکستانی ٹیم، جس نے اب تک ورلڈ کپ کے لیے اپنی ٹیم کا اعلان نہیں کیا ہے، اس سیریز میں ایک سخت امتحان ثابت ہوگی، کیونکہ دونوں ٹیمیں ہندوستان اور سری لنکا میں میگا ایونٹ سے قبل اپنی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کریں گی۔ سری لنکا کی ٹی ٹوئنٹی ٹیم: داسن شناکا (کپتان)، پاتھم نسانکا، کمیل مشارا، کسل پریرا، کسل مینڈس، دھننجے ڈی سلوا، چارتھ اسالنکا، جانتھ لیاناجے، کامندو مینڈس، وانیندو ہسرنگا، دونتھ ویلالاگے، مہیش تھیکشنا، ٹریوین میتھیو، دشمنتھا چمیرا، متھیشا پاتھیرانا، نوان تشارا، ایشان ملنگا۔

آکلینڈ میں وینس ولیمز کا سفر پہلے ہی مرحلے میں ختم

ویلنگٹن، 06 جنوری (یو این آئی) سابق عالمی نمبر ایک وینس ولیمز نیوزی لینڈ کے آکلینڈ میں کھیلے جانے والے اے ایس بی کلاسک میں اپنے ابتدائی میچ میں پولینڈ کی میگڈا لینیٹ سے تین سیٹ میں مقابلہ ہار گئیں۔ سات مرتبہ کی گرینڈ سلیم چیمپئن ولیمز نے ویمنز ٹینس ایسوسی ایشن کے 250 درجے کے ایونٹ میں واپسی کے دوران حوصلہ افزا اشارے دیے۔ یہ ٹورنامنٹ 2 سے 17 جنوری تک جاری رہے گا۔ دنیا کی 53ویں رینکنگ پر موجود لینیٹ نے 4-6، 6-4، 2-6 سے کامیابی حاصل کر کے دوسرے راؤنڈ میں جگہ بنا لی، جہاں ان کا مقابلہ اٹلی کی ایلیز ایجا کوکیاریٹو سے ہوگا۔ میچ کے بعد لینیٹ نے کہا، "مجھے لگا کہ میں غلطیاں کم کر سکتی تھی، خاص طور پر اتنی طاقتور ہٹر کے خلاف کھیلتے ہوئے۔ مجھے مزید مضبوط اور مستحکم رہنے کی ضرورت تھی۔" وائلڈ کارڈ انٹری کے ذریعے میدان میں اترنے والی ولیمز، جو اس وقت 582ویں رینک پر ہیں، نے کہا، "میرا خیال ہے کہ میری حریف نے شاندار کھیل پیش کیا۔ وہ یقینی طور پر اس جیت کی حقدار ہے۔" 45 سالہ کھلاڑی، جو اگست میں یو ایس اوپن کے بعد اپنا پہلا میچ کھیل رہی تھیں، نے کہا کہ اس مرحلے پر ان کی اصل توجہ، ماہ کے آخر میں ہونے والے آسٹریلین اوپن سے قبل میچ فٹنس اور بہتر کھیل پر مرکوز ہے۔ اس نتیجے کے ساتھ ٹورنامنٹ میں چند بڑے ناموں کے لیے آغاز مشکل رہا، کیونکہ پیر کو دوسری سیڈ امریکی ایما نوارو بھی مقابلے سے جلد باہر ہو گئی تھیں۔

ویبھو سوریہ ونشی نے پنت کا ریکارڈ توڑا، ہندوستانی یوتھ ون ڈے میں تیز ترین نصف سنچری مکمل کی

بینونی، 06 جنوری (یو این آئی) نوجوان کرکٹر ویبھو سوریہ ونشی نے پیر کے روز ولومور پارک میں جنوبی افریقہ انڈر 19 کے خلاف کھیلے گئے دوسرے یوتھ ون ڈے میچ کے دوران تاریخ رقم کر دی۔ انہوں نے یوتھ ون ڈے انٹرنیشنل میں کسی ہندوستانی بلے باز کی جانب سے تیز ترین نصف سنچری بنانے کا ریکارڈ اپنے نام کر لیا۔ باقاعدہ کپتان آیوش مہاترے کی غیر موجودگی میں ٹیم کی قیادت کرتے ہوئے 14 سالہ سوریہ ونشی نے شاندار طاقتور بلے بازی کا مظاہرہ کیا اور محض 15 گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کر لی۔ اس طرح انہوں نے سینئر ہندوستانی وکٹ کیپر بلے باز رشبھ پنت کا سابقہ ہندوستانی ریکارڈ توڑ دیا، جنہوں نے یہ سنگ میل 18 گیندوں میں عبور کیا تھا۔ یہ نوجوان اوپنر آخرکار 24 گیندوں پر 68 رن کی شاندار اننگز کھیل کر آؤٹ ہوا۔ ان کی اننگز میں کلین اسٹرائکنگ نمایاں رہی، جس کے دوران انہوں نے 10 چھکے اور صرف ایک چوکا لگایا۔ ان کے 68 میں سے 64 رن باؤنڈریز سے آئے، جس سے جنوبی افریقی گیند بازوں کو انہیں قابو میں رکھنے میں شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے قبل جنوبی افریقہ انڈر 19 نے پہلے بلے بازی کا فیصلہ کیا اور 49.3 اوور میں 245 رن پر پوری ٹیم آؤٹ ہو گئی۔ بعدازاں بارش کے باعث میچ کی صورتحال تبدیل ہوئی اور ہندوستان کے لیے ہدف 27 اوور میں 174 رن مقرر کیا گیا۔ ہدف کے تعاقب میں ہندوستان نے جارحانہ آغاز کیا۔ سلامی بلے باز ایرون جارج اور سوریہ ونشی نے ابتدا ہی سے میزبان ٹیم پر دباؤ بنا دیا اور محض 4.1 اوور میں ٹیم کا اسکور 50 رن تک پہنچا دیا۔ ایرون جارج 19 گیندوں پر 20 رن بنا کر پہلے آؤٹ ہوئے اور 6.1 اوور میں ہندوستان کا اسکور ایک وکٹ پر 67 رن تھا۔ سوریہ ونشی نے اپنی جارحانہ بلے بازی جاری رکھی، تاہم 8.1 اوور میں مائیکل کروئس کیمپ نے انہیں آؤٹ کر دیا۔ اس وقت 10 اوور کے اختتام پر ہندوستان کا اسکور دو وکٹ پر 103 رن تھا۔ اس کے بعد ویدانت ترویدی اور ابھگیان کنڈو نے ہدف کا تعاقب با آسانی مکمل کر لیا۔ ترویدی 31 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے، جبکہ کنڈو نے ناٹ آؤٹ 48 رن کی ذمہ دارانہ اننگز کھیلتے ہوئے ہندوستان کو بغیر کسی مزید نقصان کے فتح سے ہمکنار کر جنوبی افریقہ انڈر 19 کی جانب سے مائیکل کروئس کیمپ سب سے کامیاب گیند باز رہے، جنہوں نے چھ اوور میں 23 رن دے کر دو وکٹ حاصل کیں۔

گرین لینڈ کے وزیر اعظم کا ٹرمپ کو دو ٹوک جواب

الحاق سے متعلق مزید کوئی خیالی بات قابلِ قبول نہیں

برسلز، 6 جنوری (یو این آئی) گرین لینڈ کے وزیر اعظم نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے گرین لینڈ کو امریکہ میں انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ الحاق سے متعلق مزید کوئی خیالی بات قابلِ قبول نہیں، اب ہم مزید دباو برداشت نہیں

شامل کرنے سے متعلق بیانات پر سخت ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بس اب بہت ہو چکا۔ خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اپنے ایک بیان میں کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کا ملک مذاکرات کے لیے تیار ہے لیکن مذاکرات مناسب چینل کے ذریعے اور احترام کے ساتھ ہونے چاہئیں۔ یورپ میں ڈنمارک کے اتحادی ممالک نے بھی واضح کیا ہے کہ اس جزیرے کا مستقبل صرف اور صرف اس کے عوام طے کریں گے۔ وزیر اعظم جنز فیڈرک نیلسن نے کہا کہ گرین لینڈ کا وینزویلا سے موازنہ نہیں کیا جاسکتا، ہم ایک جمہوری معاشرہ ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ امید ہے امریکا کے ساتھ تعلقات بہتر ہو جائیں گے، ابھی اس مقام پر نہیں پہنچے کہ جو سوچیں کہ ہمارے ملک پر راتوں رات قبضہ ہو سکتا ہے۔ وزیر اعظم گرین لینڈ کا مزید کہنا تھا کہ واشنگٹن کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، امریکا کے ساتھ اچھے تعلقات بحال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ردِعمل اس وقت سامنے آیا جب صدر ٹرمپ نے وینزویلا کے صدر کی برطرفی کے بعد ایک بار پھر اپنے بیان میں گرین لینڈ کو امریکہ کے لیے ضروری قرار دیا ہے۔ اس سے قبل گزشتہ روز ڈنمارک کی وزیر اعظم میٹے فریڈرکسن نے بھی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ گرین لینڈ پر قبضے سے متعلق بیانات اور دھمکیاں دینا بند کریں۔

ایران میں احتجاجی مظاہرے 78 شہروں تک پھیل گئے، 19 افراد ہلاک، 990 گرفتار

فساد پھیلانے والوں کیلئے کوئی رعایت نہیں، قانون کے مطابق سخت کارروائی ہوگی: چیف جسٹس

تہران، 6 جنوری (ایجنسیز) ایران میں جاری احتجاجی مظاہرے 26 صوبوں کے 78 شہروں تک پھیل گئے ہیں جہاں مظاہرین اور سکیورٹی فورسز کی جھڑپوں میں ہلاکتوں کی تعداد 19 ہو گئی۔ انسانی حقوق پر نظر رکھنے والے خبر رساں ادارے ایچ آر اے این اے (ایچ آر اے این اے) نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ فائرنگ کے واقعات میں 50 سے زائد مظاہرین زخمی ہوئے ہیں جبکہ ایرانی سکیورٹی فورسز نے 990 افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ ایچ آر اے این اے کے مطابق احتجاجی مظاہرے سخت سکیورٹی اقدامات اور پولیس و دیگر سکیورٹی اداروں کی اضافی تعیناتی کے باوجود مسلسل پھیل رہے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ ایران میں جاری احتجاج مظاہرے نویں روز میں داخل ہو گئے ہیں جبکہ جامعات کے طلبہ بھی احتجاجی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لے رہے ہیں۔ ایچ آر اے این اے کا کہنا ہے کہ مظاہروں کو کم کرنے کے لیے پولیس اور سکیورٹی فورسز نے فائرنگ، آنسو گیس کا استعمال اور بڑے پیمانے پر گرفتاریاں کیں تاکہ احتجاج کے دائرہ کار کو مزید پھیلنے سے روکا جا سکے۔ ادھر حکومت نے احتجاج کا دباؤ کم کرنے کے لیے عوام کو آئندہ 4 ماہ تک 7 ڈالر ماہانہ الاؤنس دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ دوسری جانب ایرانی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا کہ احتجاج کرنے والوں کے جائز مطالبات ضرور ماننے چاہیے، انہوں نے کہا کہ غیر ملکی ایجنٹوں کی سازشوں کو ناکام بنایا جائے گا۔ ادھر ایرانی چیف جسٹس غلام حسین محسنی نے واضح کیا ہے کہ ملک میں بدامنی اور انتشار پھیلانے والوں کے ساتھ اب کسی قسم کی نرمی نہیں برتی جائے گی۔ خبر رساں ادارے میزان کے مطابق چیف جسٹس نے عدالتی کونسل کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اٹارنی جنرل اور تمام صوبوں کے پراسیکیوٹرز کو قانون کے مطابق اور سختی کے ساتھ شرپسندوں اور ان کے حامیوں کے خلاف کارروائی کی ہدایت کردی۔ چیف جسٹس نے ملک میں حالیہ واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دشمن عناصر ہمارے ملک میں بدامنی

پھیلانے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ اسلامی جمہوریہ ایران احتجاج کرنے والے شہریوں اور تخریب کار عناصر کے درمیان واضح فرق کا قائل ہے۔ ایرانی چیف جسٹس کا کہنا تھا کہ عوام و قومی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والے عناصر کو قانون کے مطابق فیصلہ کن جواب دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ ایران میں مہنگائی اور کرنسی کی قدر میں شدید گراوٹ کے خلاف 9 روز سے احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے

میں بے گناہ اور شریف انسان ہوں: صدر نکولس مادورو

امریکی عدالت میں وینزویلا کے صدر نے جرم قبول کرنے سے انکار کر دیا

نیو یارک، 6 جنوری (یو این آئی) وینزویلا کے صدر نکولس مادورو نے عدالت میں پیشی کے موقع پر اپنے

اوپر عائد تمام الزامات مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں بے گناہ اور شریف انسان ہوں۔ امریکی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق نکولس مادورو نے امریکی عدالت میں نارکوٹیررازم (منشیات اور دہشت گردی) سے متعلق الزامات پر جرم قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ تاریخ میں پہلی مرتبہ تھا کہ وینزویلا کے صدر کسی امریکی عدالت میں پیش ہوئے ہوں۔ مادورو کو جیل یونیفارم میں عدالت لایا گیا، جہاں ان کے ہمراہ ان کی اہلیہ سیلیا فلورس بھی موجود تھیں۔ دونوں شخصیات نے عدالتی کارروائی کو انگریزی سے ہسپانوی زبان میں ترجمہ سننے کے لیے ہیڈ فونز استعمال کیے۔ عدالت کی جانب سے استفسار پر وینزویلا کے صدر مادورو نے کہا کہ میں بے گناہ، شریف انسان اور اب بھی صدر ہوں۔ عدالت نے مادورو کو مقدمے کی اگلی سماعت 17 مارچ تک تحویل میں رکھنے کا حکم دے دیا۔ جب ان سے فردِ جرم کے مطالعے سے متعلق سوال کیا گیا تو مادورو نے کہا کہ انہوں نے دستاویز دیکھی ضرور ہے مگر مکمل طور پر نہیں پڑھی۔ انہوں نے ایک بار پھر موقف دہرایا کہ وہ کسی بھی الزام کے مرتکب نہیں۔ واضح رہے کہ نکولس مادورو اور وینزویلا کے دیگر اعلیٰ حکام پر سال 2020 میں نارکوٹیررازم کی سازش کے الزامات عائد کیے گئے تھے۔ امریکی محکمۂ انصاف کے مطابق نارکوٹیررازم سے مراد دہشت گرد تنظیموں اور باغی گروہوں کا منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہونا ہے۔ امریکی محکمۂ انصاف نے مادورو اور ان کی اہلیہ کے خلاف نئی فردِ جرم جاری کی،

حسینہ واجد کے دور میں ہزاروں جبری گمشدگیاں رپورٹ

گمشدگیوں کے حوالے سے کل 1,913 شکایات درج

ڈھاکہ، 6 جنوری (یو این آئی) بنگلہ دیش میں سابق وزیر اعظم حسینہ واجد کے دور میں ہزاروں جبری گمشدگیاں ہوئیں۔ بنگلہ دیش نے انکشاف کیا ہے کہ ملک سے فرار شیخ حسینہ واجد سے منسلک جبری گمشدگیوں کی تعداد 4000 سے 6000 تک ہو سکتی ہے۔ جبری گمشدگیوں سے متعلق انکوائری کمیشن کی ایک نئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ان کے پاس گمشدگیوں کے حوالے سے کل 1,913 شکایات درج کی گئی تھیں جن میں سے 1,569 کو تصدیق کے بعد انتخاب "کے ذریعے غائب کر دیا گیا تھا۔ بنگلہ دیش کے چیف ایڈوائزر محمد یونس کی جانب سے فیس بک پر پوسٹ کی گئی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "ان میں سے 287 الزامات لاپتہ اور مردہ' کے زمرے میں آئے ہیں۔ تاہم کمیشن کی رکن نبیلہ ادریس نے کہا کہ جبری گمشدگیوں کی تعداد 4000 سے 6000 کے درمیان ہو سکتی ہے۔

ادریس نے کہا کہ لاپتہ ہونے والے بہت سے متاثرین سے رابطہ نہیں ہوا ہے اور بہت سارے کسی دوسرے ملک میں منتقل ہو گئے ہیں کافی لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ، اگر ہم خود بھی بات کرتے ہیں تو وہ ریکارڈ پر بات کرنے پر راضی نہیں ہوتے۔ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کے منجمد بینک لاکرز سے 10 کلوگرام سونا برآمد ہوا ہے، جس کی مالیت تقریباً تیرہ لاکھ ڈالر بتائی جا رہی ہے۔ سونا اُن لاکرز سے ملا جو ستمبر میں ضبط کیے گئے تھے۔ عدالت کے حکم پر جب یہ لاکرز کھولے گئے تو ان میں سونے کا ذخیرہ تھا، جس میں سونے کے سکے اور زیورات شامل تھے۔ رپورٹس میں بتایا گیا کہ بنگلہ دیش کی عبوری حکومت نے شیخ حسینہ کے دورِ حکومت میں ہونے والی مبینہ کرپشن، اختیارات کے غلط استعمال اور انسانیت کے خلاف جرائم کی جامع تحقیقات کا آغاز کر رکھا ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کی پاکستان میں 27 ویں آئینی ترمیم پر شدید تنقید

لندن، 6 جنوری (یو این آئی) انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے 27 ویں آئینی ترمیم کو پاکستان میں عدلیہ کی آزادی، منصفانہ سماعت کے حق اور قانون کی حکمرانی پر منظم اور مسلسل حملہ قرار دیتے ہوئے اس قانون سازی کا فوری طور پر از سرِ نو جائزہ لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق 27 ویں آئینی ترمیم پارلیمنٹ میں پانچ روزہ شدید بحث، اپوزیشن کے احتجاج اور آخری لمحات میں کی گئی ترامیم کے بعد منظور کی گئی۔ اس ترمیم پر وفاقی آئینی عدالت کے قیام کے ذریعے عدالتی آزادی ختم کرنے اور آئین کے آرٹیکل 243 میں ترمیم کر کے مسلح افواج کی قیادت کے اسٹرکچر میں تبدیلی لانے پر سخت تنقید کی گئی۔ منگل کو جاری بیان میں ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا کہ یہ ترمیم پاکستان میں عدلیہ کی آزادی، منصفانہ ٹرائل کے حق اور قانون کی بالادستی کے خلاف منظم حملے کی انتہا ہے۔ تنظیم نے حکام پر زور دیا کہ اس ترمیم کا فوری جائزہ لیا جائے تاکہ اس کی تمام شقیں پاکستان کی بین الاقوامی انسانی حقوق سے متعلق ذمہ داریوں اور وعدوں سے ہم آہنگ ہوں۔ ایمنسٹی نے کہا کہ یہ ترمیم صدرِ مملکت اور بری، بحری اور فضائی افواج کے سربراہان کو احتساب سے تحفظ فراہم کرتی ہے۔ تنظیم کے مطابق پاکستانی حکام کو فوری طور پر ایسے تمام اقدامات کرنے چاہئیں جن سے ججوں کی غیر جانبداری، آزادی اور سلامتی یقینی بن سکے تاکہ وہ کسی بھی قسم کی بلاجواز مداخلت، دباؤ یا دھمکی کے بغیر اپنے عدالتی فرائض انجام دے سکیں۔ ایمنسٹی نے کہا کہ یہ ترمیم بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کی خلاف ورزی ہے، خاص طور پر عدلیہ کی آزادی، منصفانہ ٹرائل، انصاف اور احتساب کو نقصان پہنچاتی ہے۔ عالمی تنظیم نے مطالبہ کیا کہ پاکستانی حکام انسانی حقوق سے متعلق اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی پاسداری کریں، ملک میں ہر فرد کے حقوق کا موثر تحفظ کریں، متاثرین کو انصاف تک رسائی اور موثر قانونی چارہ جوئی فراہم کریں اور اختیارات کی تقسیم اور قانون کی بالادستی کا احترام یقینی بنائیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق 27 ویں ترمیم کے نتیجے میں قائم کی گئی وفاقی آئینی عدالت آزادی سے محروم ہے اور ججوں کے تحفظ کو کمزور کرتی ہے۔ تنظیم نے نشاندہی کی کہ اس ترمیم کے وسیع اثرات کے باوجود اسے سول سوسائٹی اور اپوزیشن جماعتوں سے کسی مشاورت کے بغیر منظور کیا گیا۔

امریکہ اور اسرائیل ایران میں رجیم چینج پر غور کر رہے ہیں: یروشلم پوسٹ کا دعویٰ

تل ابیب، 6 جنوری (یو این آئی) اسرائیلی اخبار یروشلم پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل ایران میں جاری احتجاجی مظاہروں کے دوران رجیم چینج کے امکانات پر غور کر رہے ہیں۔ اسرائیلی اخبار یروشلم پوسٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ وینزویلا کے صدر نکولس مادورو کی گرفتاری نے اسرائیلی اور امریکی حکام کے ایران کے بارے میں حساب کتاب بدل دیے ہیں اور اب وہ ایران میں حکومت کی تبدیلی کے ممکنہ اقدامات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یروشلم پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی ذرائع کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ وینزویلا میں امریکی کارروائی سے قبل زیادہ تر اسرائیلی حکام یہ سمجھتے تھے کہ ایران میں سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کے خلاف احتجاج اتنا وسیع نہیں کہ وہ حکومت کا خاتمہ کر سکے تاہم مادورو کی گرفتاری کے بعد اس رائے میں تبدیلی آ گئی ہے اور اب ممکنہ مداخلت کے امکانات پر غور کیا جا رہا ہے۔ واشنگٹن میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ کچھ محدود اور

ٹارگیٹڈ کارروائیوں کے ذریعے احتجاجی تحریک کو ایران کی حکومت پر دباؤ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اسرائیل سمجھتا ہے کہ مادورو کی گرفتاری ایران میں کارروائی کے لیے موقع فراہم کر سکتی ہے، اسی طرح اسرائیل سمجھتا ہے کہ مادورو کی گرفتاری ایران میں کارروائی کے لیے موقع فراہم کر سکتی ہے۔

روس کا امریکہ سے وینزویلا کے صدر کی فوری رہائی کا مطالبہ

لندن، 6 جنوری (یو این آئی) فلسطینی سفیر حسام زملوط کا نے کہا ہے کہ لندن میں فلسطینی سفارتخانے کا کھلنا تاریخی اور یادگار لمحہ ہے۔ فلسطینی سفیر نے کہا کہ لندن میں سفارتخانہ فلسطینی شناخت، عالمی پہچان اور خودمختاری کی علامت ہے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق برطانیہ نے ستمبر 2025 میں فلسطینی ریاست کو تسلیم کیا تھا، فلسطینی سفارت خانے کی عمارت پہلے فلسطینی مشن تھی۔ فلسطینی مشن کی عمارت اب گریڈ ہو کر سفارت خانہ بن گئی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ماہ کچھ نقاب پوش افراد نے اسرائیلی جھنڈے لہرا کر اس عمارت کو نقصان پہنچایا تھا۔ ادھر روس نے امریکہ سے وینزویلا کے صدر نکولس مادورو اور ان کی اہلیہ کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ سلامتی کونسل میں روسی مندوب واسیلی نیبنزیا نے کہا کہ کراکس میں امریکی جرائم کا کوئی جواز نہیں ہے۔

امریکی شہریوں کی بڑی تعداد وینزویلا پر حملے کی مخالف: سروے

امریکا وینزویلا میں حد سے زیادہ ملوث ہو جائے گا

واشنگٹن، 6 جنوری (یو این آئی) وینزویلا پر امریکی حملے کے بعد امریکیوں کے رائے سامنے آ گئی جس میں ایک بڑی تعداد نے حملے کی مخالفت کی ہے۔ خبر رساں ایجنسی کے سروے کے مطابق صرف 33 فیصد امریکی وینزویلا پر امریکی حملے کے حامی ہیں جبکہ 72 فیصد امریکیوں کا خدشہ ہے کہ امریکہ وینزویلا میں حد سے زیادہ ملوث ہو جائے گا۔ سروے کے مطابق 65 فیصد ری پبلکن وینزویلا میں امریکی آپریشن کے حامی ہیں جبکہ ڈیموکریٹس میں یہ شرح 11 فیصد اور آزاد ووٹرز میں 23 فیصد ہے۔ دوسری جانب مادورو کے بعد وینزویلا کی قیادت کے لیے حکومت کے وفادار عناصر میں سب سے موزوں افراد سے متعلق سی آئی اے نے رپورٹ صدر ٹرمپ کو پیش کر دی ہے۔ امریکی

میڈیا کے مطابق قیادت کے لیے موزوں افراد میں وینزویلا کی قائم مقام صدر Delcy Rodriguez کا نام بھی شامل ہے۔ یہ افراد وینزویلا میں استحکام برقرار رکھنے کے لیے سب سے بہترین پوزیشن میں ہوں گے۔

گیمبیا میں کشتی حادثے میں مرنے

والوں کی تعداد بڑھ کر 31 ہو گئی

بنجول، 6 جنوری (یو این آئی) گیمبیا کے ساحل پر 31 دسمبر کو کشتی الٹنے سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 31 ہو گئی ہے۔ گیمبیا کے امیگریشن ڈیپارٹمنٹ نے پیر کو اس کا اعلان کیا۔ محکمہ نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ کشتی میں تقریباً 200 غیر دستاویزی تارکین وطن سوار تھے۔ انہوں نے بتایا کہ 31 دسمبر کو دیر رات گیمبیا کے شمالی ساحلی علاقے سے اسپین کے کینری جزائر کے لیے روانہ ہوئی ایک کشتی کچھ ہی دیر میں پانی کے نیچے ریت کے ایک ٹیلے سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ واقعے کی اطلاع ملنے پر، گیمبین نیوی نے، مقامی ماہی گیری کی کشتیوں کی مدد سے، تلاش اور بچاؤ آپریشن شروع کیا۔ محکمہ نے بتایا کہ اتوار تک گیمبیا میں 15 اور ہمسایہ سینیگال میں 16 لاشیں برآمد کی گئی ہیں، جن میں سے کئی اب بھی لاپتہ ہیں اور ان کی ہلاکت کا خدشہ ہے۔ مجموعی طور پر 102 افراد کو بچا لیا گیا، جن میں سے 23 اس وقت اسپتال میں داخل گیمبیا کے صدر اداما بارو نے واقعے کی مکمل تحقیقات "شروع کرنے کا حکم دیا ہے اور کہا ہے کہ ذمہ داروں کو قانون کے مطابق جوابدہ ٹھہرایا جائے گا۔

مادورو کو عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے تو نیتن یاہو کو کیوں نہیں

لندن، 6 جنوری (یو این آئی) برطانوی رکن پارلیمنٹ نے ایوان میں ایک نہایت چبھتا سوال کر کے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی دورنگی کو بے نقاب کر دیا۔ ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے جس میں برطانوی رکن پارلیمنٹ کو چبھتا ہوا سوال کرتے دیکھا جا سکتا ہے، وہ پوچھتا ہے کہ اگر امریکہ صدر مادورو کو پکڑنے کے لیے وینزویلا میں آپریشن کر سکتا ہے تو بین الاقوامی عدالت میں پیش کرنے کے لیے اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو پکڑنا کیوں ممکن نہیں؟ رکن پارلیمنٹ نے کہا اگر امریکہ ایک منتخب صدر مادورو کو پکڑ کر امریکی عدالت میں پیش کرنے کے لیے وینزویلا میں آپریشن کر سکتا ہے تو اسرائیل سے بینجمن نیتن یاہو کو پکڑنا کیوں ممکن نہیں؟ تاکہ اس کو عالمی عدالت انصاف میں پیش کیا جا سکے۔ امریکہ کے ہاؤس ڈیموکریٹک لیڈر حکیم جیفریز نے بھی ڈونلڈ ٹرمپ انتظامیہ پر کڑی تنقید کرتے ہوئے منشیات کے بہانے کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ٹرمپ اس سلسلے میں سنجیدہ ہوتے تو گزشتہ ماہ وہ منشیات میں سزا یافتہ ایک سابق صدر کو رہا نہ کرتے۔ حکیم جیفریز نے کارا کاس کارروائی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کانگریس کی منظوری کے بغیر وینزویلا پر حملہ غیر قانونی کارروائی ہے، امریکی عوام ایک اور غیر ملکی جنگ کو مسترد کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ٹرمپ نے منشیات کے جرم میں قید سابق صدر ہنڈوراس کی سزا معاف کر دی، اگر ٹرمپ سنجیدہ ہوتے تو گزشتہ ماہ سزا یافتہ قیدی کو رہا نہ کرتے۔

وینیز ویلا میں امریکہ کی فوجی کارروائی قابل مذمت: میکسیکو

ہم دیگر ممالک کے داخلی معاملات میں مداخلت کو سختی سے مسترد کرتے ہیں

میکسیکو سٹی، 6 جنوری (یو این آئی) میکسیکو کی صدر کلاڈیا شین بام نے وینزویلا میں امریکی فوجی مداخلت اور صدر نکولس مادورو کے اغوا کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے لاطینی امریکہ میں کسی بھی قسم کی فوجی مداخلت کو مسترد کرتے ہوئے میکسیکو کی سرزمین پر اسی طرح کے حملے کے امکان کو مسترد کیا ہے۔ شین بام نے کہا کہ میکسیکو تمام اقسام کی غیر ملکی مداخلت کو سختی سے مسترد کرتا ہے اور ان کے مطابق یہ موقف نہ صرف میکسیکن آئین بلکہ اقوام متحدہ کے چارٹر پر بھی مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دیگر ممالک کے داخلی معاملات میں مداخلت کو سختی سے مسترد کرتے ہیں۔ لاطینی امریکہ کی تاریخ واضح اور متاثر کن ہے: مداخلت نے کبھی جمہوریت کو پروان نہیں چڑھایا، کبھی فلاح و بہبود پیدا نہیں کی، اور نہ ہی دیرپا استحکام۔ مادورو اور ان کی اہلیہ سیلیا فلوریس کو اس وقت اغوا کر لیا گیا جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہفتہ کو وینزویلا کے دارالحکومت کراکس میں متعدد مقامات پر فضائی حملوں کا حکم دیا جس کے نتیجے میں وینزویلا کے حکام کے مطابق کم از کم 80 افراد کی تصدیق شدہ ہلاکتیں ہوئیں۔ میکسیکو کے وزیر خارجہ خوان رامون ڈی لا فوینٹے نے بھی ٹرمپ انتظامیہ کے اقدامات پر تنقید کی اور اقوام متحدہ کے غیر فعال کردار کی مذمت کی، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ اقوام متحدہ نے ایک خودمختار ملک کے خلاف یکطرفہ اور پرتشدد کارروائیوں کے سامنے فیصلہ کن کارروائی نہیں کی۔ ڈی لا فوینٹے نے کہا کہ اقوام متحدہ ہمارا بنیادی کثیر الجہتی ڈھانچہ ہے۔ یہ ہمارے پاس سب سے بہترین ہے لیکن بدقسمتی سے آج یہ طاقتور طاقتوں کی زیادتیوں کو روکنے میں ناکام ثابت ہوا ہے۔ روزانہ بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیوں کی مذمت کے لیے آواز بلند نہیں کی جا سکتی۔ وینزویلا میں امریکی مداخلت کے فوراً بعد ٹرمپ نے دیگر لاطینی امریکی ممالک کو امریکی کارروائی کے ممکنہ ہدف قرار دیا، جن میں میکسیکو اور کولمبیا شامل ہیں جنہیں انہوں نے بین الاقوامی منشیات کی اسمگلنگ کے مراکز قرار دیا۔

گرین لینڈ کا معاملہ، یورپی رہنماؤں کا ڈنمارک سے اظہار یکجہتی

برسلز، 6 جنوری (یو این آئی) کئی یورپی ممالک نے پیر کے روز ڈنمارک اور گرین لینڈ کی بھرپور حمایت کا اظہار کیا اور اس تجویز کو مسترد کیا کہ جزیرہ نما ملک کا مستقبل بیرونی طاقتیں طے کر سکتی ہیں اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بیانات کے بعد خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے احترام پر زور دیا۔ ٹرمپ نے بارہا گرین لینڈ پر کنٹرول حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے اور فوجی طاقت کے ذریعے ایسا کرنے کا امکان بھی رد نہیں کیا ہے۔ وینزویلا میں امریکی فوجی چھاپے کے ایک دن بعد جس میں صدر نکولس مادورو کو گرفتار کیا گیا، ٹرمپ نے اتوار کو امریکی سلامتی کے مفادات کے لیے گرین لینڈ پر امریکی قبضے کی اپیل دوبارہ کی جس پر ڈنمارک کی وزیر اعظم میٹے فریڈرکسن نے ٹرمپ سے کہا ہے کہ وہ دھمکیوں کو روکیں۔" نارڈک اور بالٹک رہنما سب سے پہلے جواب دینے والوں میں شامل تھے۔ سویڈش وزیر اعظم الف کرسٹرسن نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ صرف ڈنمارک اور گرین لینڈ کو ڈنمارک اور گرین لینڈ سے متعلق معاملات پر فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہے "اور مزید کہا کہ سویڈن مکمل طور پر ڈنمارک کے پیچھے کھڑا ہے۔ ناروے کے وزیر اعظم جوناس گار اسٹور نے کہا کہ ناروے مکمل اور مکمل" ڈنمارک کے پیچھے کھڑا ہے، جبکہ فن لینڈ کے صدر الیگزینڈر اسٹب نے کہا کہ گرین لینڈ اور ڈنمارک کے لیے کوئی فیصلہ نہیں کرتا سوائے گرین لینڈ اور خود ڈنمارک کے۔ "آئس لینڈ کی وزیر اعظم کرسٹرن فراستادوتیر نے بھی اسی طرح کا پیغام دیا کہ گرین لینڈ کے بغیر گرین لینڈ کے بارے میں کچھ نہیں۔" لیتھوین صدر ایڈ گرز رنکیوچ نے ایکس پر ڈنمارک کو مضبوط جمہوریت" اور قابل اعتماد "نیٹو اتحادی قرار دیا اور کہا کہ گرین لینڈ تاج ڈنمارک کا لازمی حصہ ہے۔

بیت المقدس میں اسرائیلی آبادکاروں

کی اسلامی قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی

یروشلم، 6 جنوری (یو این آئی) اسرائیلی آبادکاروں نے مقبوضہ مشرقی بیت المقدس میں ایک اسلامی قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی اور توڑ پھوڑ کا نشانہ بنایا ہے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق واقعہ پیر کو پیش آیا اور شرپسندوں نے متعدد کتبوں کو مسمار کر دیا اور کئی دیگر قبروں کو شدید نقصان پہنچایا۔ رپورٹس کے مطابق سنہ 2021 سے اب تک بیت المقدس کی قدیم مشرقی اور جنوبی دیواروں کے قریب واقع کئی اسلامی قبرستانوں کو شرپسندوں کی جانب سے یا اسرائیلی حکام کی کھدائی کے کاموں کی آڑ میں نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ مسجد اقصیٰ کی مشرقی دیوار کے ساتھ واقع باب الرحمہ قبرستان میں گزشتہ سال بھی دو مختلف مواقعوں پر اسرائیلی آبادکاروں کی جانب سے قبروں کی بے حرمتی کی گئی تھی۔ ان حملوں کا سب سے زیادہ نشانہ الاصفیہ اور باب الرحمہ کے قبرستان بنے ہیں۔ اس علاقے میں اسرائیل کی نیچر اینڈ پارکس اتھارٹی 'ایک بائبل ٹریل) 'مذہبی راستہ) بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں ایسے پارکس شامل ہوں گے جو سلوان، البستان، وادی الحلوہ اور بطن الہوی کے محلوں تک پھیلے ہوئے ہوں گے جہاں بائبل کے موضوع پر مبنی سٹی آف ڈیوڈ) 'داؤد کا شہر) تیار کیا جا رہا ہے۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com